کتاب مستطاب مشتمل برمسئلہ گیان و اپدیش خلاصہ ہر بید و شاستر و پران آتما شناسی کا صحیح بیان

تصنیف صاف باطن روشن ضمیر منشی جے دیال سنگھ صاحب پنشنر خطہ کاؤن ضلع غازیپور مسمی بہ

آئینہ مذہب تصوف

معروف بہ

مخزن گیان

کہ پہلا حصہ اسکا مسمی بہ آئینہ تصوف اور دوسرا حصہ موسوم بہ آئینہ روشن ضمیری ہے

بمطبع منشی نولکشور مقام کانپور میں حسب اہتمام مطبوع ہوئی

اطلاع

اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ بسلسلۂ وار فروخت کے لیے موجود ہی اور فہرست اوسکی ہر ایک شائق کو چھپا کر مل سکتی ہی جسکی معاینہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے ٹائیٹل پیج کے تین صفحہ سادہ مین کتب مذہب ہنود آردو بھاشا و کتب طبیہ و فتر کا یستھ سماچار الہ آباد و کتب بھاشا نجوم تاریخ اتہاس و پران و کتب ویدانت و کتب کا دیہ درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اوس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

کتب مذہب ہنود آردو بھاشا

دیوی بھاگوت۔ کا پورا ترجمہ موسوم بہ بھگوتی بہار مترجمہ پنڈت پیارے لال۔

وشنو بھاگوت۔ کا پورا ترجمہ بموجب ترجمہ رای مکھن لال بنارسی مع ترجمہ سکھ ساگر۔ مرتبہ منشی رگھبر دیال۔

بھاگوت منظوم۔ از منشی جگناتھ خوشتر۔

گنیش پران منظوم۔ از منشی شنکر دیال فرحت۔

شیو پران منظوم۔ مولفہ ایضاً۔

سورج پران منظوم۔ غریب و ناد مولفہ لالہ خیرات بخش [illegible]

گہیا مہاتم۔ مترجمہ منشی لالجی۔

ایکادشی مہاتم۔ مولفہ لالہ رام پرشاد۔

گیتا مہاتم۔ و گنیش چوتھ۔ مولفہ منشی رام سہائے تمنا

مہابھارت منظوم۔ مصنفہ منشی طوطا رام شایان۔

رامائن تلسی کرت بھاشا۔ مع تصاویر۔

رامائن منظوم۔ منشی شنکر دیال فرحت۔

ایضاً۔ منشی جگناتھ خوشتر مع تصاویر۔

ادھیاتم رامائن منظوم۔ مولفہ ایضاً۔

جانکی بجے منظوم۔ مولفہ ایضاً۔

سیتا سوئمبر منظوم۔ بابو گرونرائن۔

برج بلاس۔ شری کرشن لیلا۔

پریم ساگر۔ یعنے دسم سکندھ بھاگوت مترجمہ لالہ سوامی دیال۔

ایضاً منظوم۔ منشی شنکر دیال فرحت۔

کتھا ست نارائن مسمے بہ دافع عذاب۔

ایضاً منظوم۔ جگناتھ سہائے۔

کتھا ست نارائن۔ مولفہ بختاور سنگھ باشاعت چھدو لال پساری۔

کتھا چتر گپت منظوم۔

اننت کتھا۔ مصنفہ منشی رام سہل تخلص مبارک۔

پہلاد چرتر منظوم۔ مترجمہ لالہ گردھاری لال کھتری

سداما چرتر مع فرہنگ الفاظ بھاشا مصنفہ لالہ سوہن لال رئیس سندیلہ

ایضاً خرد۔ موسوم بہ منظومۂ فرخ۔

ایضاً۔ مولفہ جگناتھ سہائے۔

بھگت مال۔ مولفہ منشی تلسی رام۔

مجموعۂ صفات انسانی۔ تذکرہ روایات مندرجہ پران مترجمہ لالہ لالجی شری واستو کاکوروی۔

گنج [illegible] رس کش۔ منظوم منشی جگناتھ خوشتر۔

شیو [illegible] سمبر نامہ۔ مصنفہ منشی شنکر دیال فرحت۔

ست نام [illegible]۔ مصنفہ منشی جے کرن۔

سنکٹ چالیسی۔ مصنفہ منشی شنکر دیال فرحت۔

کتاب متضمن برہم گیان خلاصہ بید شاستر و پران آتما شناسی کا واضح بیان

تصنیف صداقت باطن روشن ضمیر منشی جی دیال سنگھ صاحب پنشنر کارون ضلع غازیپور مسمی بہ

آئینہ مذاہب

معروف بہ

مخزن گیان

کہ پہلا حصہ اسکا مسمی بہ آئینۂ تصوف اور دوسرا حصہ موسوم بہ آئینۂ روشن ضمیری ہے

مطبع منشی نولکشور مقام کانپور میں حسن اہتمام سے مطبوع ہوئی

نمبر بیانات	تعداد ورق	توضیح بیانات
۱۵	۴	بیان ما حصل کسب کمال وکشف ومعجزہ ومعیانیات پرماتما کہ جو درجہ جوگیشران نامی کو عطا ہوا کرتا ہے ۔
۱۶	۶	سولہ کلا جسم انسانی کا بیان کہ جسکی توضیح پر علم ہونے سے آدم فرشتون کے درجے سے بھی اعلے مراتب پر پہونچ جاتا ہے اور وضاحت معنی نرگن اور سرگن ۔
۱۷	۱۲	بے گیان یعنے عرفان کی تعریف کہ جسکے استعمال سے اولیا اور مرد کامل عیار اور واصل پرماتما ہو جاتا ہے ۔
۱۸	۸	بیان شناخت بیگیانی کہ جسکی تعظیم اور تکریم ہر ایک فرد مخلوقات پر واجب اور فرض ہے کیونکہ وہ واصل پرماتما ہوگیا ہے ۔
۱۹	۱۲	تارک الدنیا کی توضیح بمضامین عائد فصیح وبلیغ مختص دنیاداران کے لیے قابل دید اور فقرا کے لیے لائق فید ہے ۔
۲۰	۸	توضیح طریقہ حصول سلیقہ برہم گیانی کہ جسکی عمل آوری سے انسان فرشتہ خصال اور ملائک تمثال ہو جاتا ہے ۔
۲۱	۸	بیان توضیح سلیقہ پرمھنس اور وضاحت طریقہ پرمھنس کے عمل درآمد کا ۔
۲۲	۲	مجذوب کے عنوان کی وضاحت باحسن قرینہ بلاغت وفصاحت کہ جس درجے مین پہونچنا بہت مشکل سے ہوتا ہے ۔
۲۳	۴	بیان طریقہ ریاضت کہ جس راہ عمدہ دلپسندیدہ پر چلنے سے مرد مرتاض یعنے جوگیشر اور سدھ کہلاتا ہے ۔
۲۴	۵	بھگت کے نام کی شرح اور اُسکی توصیف کہ جس چال وچلن سے رہنے کے لیے متقدمین نے تاکید کی ہے ۔
۲۵	۴	ترکیب عجیبہ جاہل سے عقلمند ہونیکی شرح مع توضیحات جاہل اور جاہل مطلق اور عاقل اور فہیم عاقل
۲۶	۴	بیان عدم اظہار رمز اصلی کہ جسکے اخفا کو عقلا نے جائز رکھا ہے ۔

نمبر بیانات	تعداد صفحات	توضیح بیانات
۲۷	۳	بیان اٹھ جانے پردۂ غفلت [illegible] جو مبدع ریاضت باخوش وضاحت ہے۔
۲۸	۱۸	بیان وجہ لاعلمی اہل ہنود وعلم اور عمل بید و بیدانت سے اور طریقہ عمل آوری کا اونکی
۲۹	۱۸	بیان زنّاداری باقرینہ اور تعیین اوقات اور اشکال تولد اطفال۔
۳۰	۸	بیان رستگاری مقلدان منقول و پابندان قواعد قدیمہ خلاف بید سراپا معقول اور توضیح مراتبات بیخودی اور مدارج اتصال خداوند حقیقی۔

فہرست بیانات بقید توضیح اوسکی بابت حصہ دوم موسوم بہ آئینۂ روشنضمیری

نمبر بیانات	تعداد صفحات	توضیح بیانات
۳۱	۱۰	طریقہ پیدا ہونے روشنضمیری کا عامل کے وجود مین کہ جس سے صاحب کمال اور روشنضمیر کا خطاب ملتا ہے۔
۳۲	۲۶	قواعد پیدا کرنے روشنضمیری کا دوسرے کے دل پر کہ جس سے تمامی مخلوقات کی کیفیتین بلاتردد دیکھ سکے۔
۳۳	۵	بیان اُس کیفیت نادر اور غیر مترقبہ کا کہ جس سے بر اتمامی الفور ملجاوے اور لطف یہ کہ کوئی ریاضت شاقہ یا سہل الاصول معینہ استادان قدیم بھی نکرنے۔
۳۴	۱۷	بیان مشرح دیکھنے جسم لطیف اپنے کو اپنے آئینہ جسم مین مع کیفیت ہاے ہمزاد و طریقہ ہاے معاینہ بدیہی [illegible] سروپ۔
۳۵	۱۸	بیان دریافت حیات وممات یعنی جینے و مرنے ہر ایک فرد مخلوقات۔
۳۶	۱۴	خاتمہ کتاب مع نصایح و دستان شائق علم اکسیر یعنی برہمہ بدیا۔

تمام شد

سری پرماتما نیمہ

نفس ناطقہ ناطق ہے کہ یہ گلشن دنیا سے دون اقسام سے پُر اور شگفتہ اور مختص دو قسم مخلوق سے محمول ہے ایک وہ کہ جنسے اپنے کو صاحب تحریر اور توصیف سمجھ لیا اور نفس ناطقہ کے اقتدارات سے غافل مطلق ہو کے اپنے کو فاعل ہر فعل کا مفہوم کر لیا بالآخر جب تو دم مارنے اور دم ہلانے نہیں سکتا معترف بقصور ہوتا ہے اور دوسرا وہ جو اپنے کو فاعل کسی فعل کا قرار نہیں دیتا کیونکہ طاقت فعل باختیار آتما ہے بدین نظر وہ قائل نفس ناطقہ اور نفس ناطقہ قائل اُسکا رہتا ہے۔

دفعہ ۲ ـ جب تک عاشق و معشوق جدا ہین بے شک دو ہین اور جب یکجا ہوے درجہ مواحدت مین بلا خیال قالب یکجان ہو کر محو ہو جاتے ہین اور وہ کیفیت احاطۂ تحریر و تقریر سے باہر ہے ویسا ہی آتما کا بھجا سننے والا اُس مین محو ہو جاتا ہے اور اُس مذاق مین مستغرق ہو کے اپنے کو بھول جاتا ہے پس باہوش متکلم ہوتا اور مدہوش نشہ آتما استغنا کے مرتبے کو پہونچکر خاموش ہو جاتا ہے۔

دفعہ ۳ ـ بدین تصور یہ نشتے خاک بھی خاموشی کو گویائی سے نہایت عمدہ سمجھ کر اپنے پرمیشر کے تصور مین مست رہا کرتا تھا اور رسالہ نیم کسی سے کسی امر کے اظہار کو موجب اپنے تضیع اوقات کا تصور کرتا تھا اور اوقات تصور مین خیر سمجھتا تھا مگر عوام ہند کے حال پر رحم کر کے نفس ناطقہ نے بیکاری مین اس ہیمدان کو بکرار ارشاد فرمایا کہ تجھ مین جسقدر علم الٰہی بذریعہ بید بھرا ہوا ہے اُسکو ظاہر کر اور اپنے حسن جوہر سے عوام کو ماہر کر اور جس امر مین کہ تجھکو شک ہو گی اور اعانت کی استمداد و بفور رحق رسے آئینہ دل مین نقش و نگار سے منقش ہو جایا کریگی ہر چند کہ اُس کوہ گران بار کے اُٹھانے مین بہت سا عذر پیش لایا اور عدیم الفرصتی جو باعث حضوری جناب پادری شنکر دیال صاحب تحصیلدار اور سیٹ سٹراعی بہادر سکہ لاحق حال ہین دو بدو دکھایا مگر عقل کل نے کسی طرح نمانا اور بزراہ جناکہ بدریشہ کی فضلات دکھلا کر معقول کیا ناچار دل نے پر ماتما کے حکم کو ضروری

اور قابل التعمیل سمجھ کر اس آئینۂ مذہب ہنود کی تحریر مین قلم اٹھایا اور ترجمہ بید و شاستر مین جسقدر اپنی لیاقت نے گواہی دی اور جزویات اور کلیات بیرونی مین جس قدر مداخلت تھی اور جو کچھ الہام سے امداد ہوئی نہایت تہ کی بات کہ جسکو آج تک کسی گیانی اور فقیر اور رشی نے اظہار نہین کیا اور ہر متنفس اور گیانی جسکے اظہار اور توضیح سے عاجز اور قاصر رہتے آئے اور جن کو کہ معلوم بھی تھا ایسی مخالفت کرتے رہے کہ شائقین کم شوق ہو کے اسکے حصول سے نہایت معذور ہو جاتے تھے لہذا بنظر حل مشکلات عوام یہ فقیر قلم بر داشتہ ادن بیانات کو اپنے عقل کل کی امانت سے لکھنا شروع کرتا ہے۔

دفعہ ۴ — یہ فقیر اس کتاب مین ایسے ایسے عمدہ بیانون کو قلمبند کرتا ہے کہ جو خلاصہ بید اور بید انت کے ہین لبس بید انتی اور صاف دل بلا لحاظ و خیال خوشی عوام جنہار تتہ امر کے اظہار سے دریغ نہین کرتا ویسے ہی اس کتاب مین بعض مضامین بغرض تنسیخ طریق مروجہ و مستمرہ جو خلاف حکم بید کے ہین لکھے جاوینگے ہر چند جہلا اور کم فہمان روزگار اپنی ناخوشی بلا شک ظاہر کرینگے مگر عقلا ضرور بخواہش پسند کرینگے کیونکہ وہ سراپا معقول ہین۔

دفعہ ۵ — نیاضی نہایت عمدہ جوہر ہے اور اہل دنیا جب کمال خوش ہوتے ہین ایسی دولت بخشتے ہین جو تھوڑے عرصہ مین صرف ہو جاتی ہے اور یہ فقیر حقیر ایسی دولت ابد پایدار بلا تکلف اپنی خواہشون کے لیے بیدریغ دونون ہاتھون سے لوٹاتا ہے اسکا لوٹنے والا تاحین عمر محتاج کسی غیر کا نہ ہے بلکہ دوسرے اسکے دست نگر رہین اور جو کہ اس کیسۂ خزانۂ عامرہ کے زر کو نہ لوٹیگا ہمہ عمر ہاتھ ملتے ملتے پچھتائیگا کیونکہ ایسے لالی آبدار اور گوہر شاہوار رایگان اور بلا احسان دینے والا کہان پائیگا ورنہ اس عالم مین پیدا ہونے کے نتیجے سے بے لطف اوٹھائے محروم رہجائیگا۔

دفعہ ۶ — واہ کس خوبی اور کیسے درجہ کی بات عمدہ ہے کہ حسب مقولۂ حکماء سابق بیدیم تجر کو پہچان نہین سکتے اور عقلا بہ شناسی کے درجے پر فائز ہوتے ہین ویسی ہی اس کتاب کے شائقین کی نسبت تصور کر کے غافل و سے ہین کہ اسکے شرف مطالعہ سے

دولت ابد پائدار بلا تکلف حاصل کرینگے اور حضرات بعلم وہی ہین کہ جو خلاصہ بید و بیدانت
اسمین پر ہے اسکے پڑھنے کی جانب اپنے دل کو رجوع نہ لاوینگے۔
دفعہ ۷ - ہر شخص اولاد کی خواہش مین پرمیشر کو بھول کر ہزارون روپیہ صرف کرکے
اون بصورت بازدون کی دعا کے متمنی رہتے ہین کہ جن سے اسکا حاصلات بھی غیر ممکن اور
ماحصل بھی اسکا ناپائدار محض اور یہ فقیر الیاالله کا خورشید روکہ جو ہمیشہ اپنے شائقین کو
نوع بنوع کی فرحت بخشا کرسکے بخشتا ہے کہ جو پشتان پشت شائقین کو جیون اور مرن سے
آزاد کردیویگا۔
دفعہ ۸ - عوام اپنا وقت اشتغال دنیوی مین کہ محض نقش برآب ہین برباد کرتے ہین اور
یہ ہیچ میرز اپنا وقت ایسے شغل لطیفہ مین کاٹتا ہے کہ دین اور دنیا دونون ناچیز معلوم ہوتے ہین
باوصف اسکے کہ یہ نالائق دس روپیہ کا محرر رجسٹری تحصیلی اہرولا ضلع اعظم گڈھ کا ہے
اس کم بضاعتی مین ایسا قانع اپنے پیمانہ کا رہتا ہے کہ سلطنت ہفت اقلیم کو اپنے
مکان کا پافرش سمجھتا ہے بقول دیوان ناصر علی بادشاہیہا ہمہ فرش است
در ایوان ما
دفعہ ۹ - ہر شخص اپنے ایک طریقہ مذہب کا پابند اور مقلد ہے اور یہ فقیر کل مذاہب
کی زنجیرون کا کھولنے اور باندھنے کا قادر ہے۔
دفعہ ۱۰ - ہر شخص فکر دوزخ اور بہشت مین مبتلا ہے اور یہان دونون ناچیز اور مساوی
رتبہ مین ہین کیونکہ اُنکی کچھ خوف اور خواہش نہین ہے۔
دفعہ ۱۱ - ہر ایک اپنے معبود کو ایک مقام پر دیکھتا ہے اور اس دیوانہ کا یہ مذہب ہے
شعر - یار کو مین نے جابجا دیکھا * کہین ظاہر کہین چھپا دیکھا *
دفعہ ۱۲ - ہر شخص دولت جمع کر اپنے پاس رکھتا ہے اور یہ نالائق دنیا اپنا زر مکسو بہ طبع
کرانے اس کتاب مین کہ فیض بخشی عام سے غرض ہے صرف کرتا ہے۔
دفعہ ۱۳ - اب نفس کُل کا ارشاد ہے کہ اپنا نام اور نشان اور خاندان سے شائقین کو مطلع
کرو تاکہ دوسرے لائقون کو بھی شوق ترجمہ بید و بیدانت و انطباع کا اُسکے غالب ہو۔

دفعہ ۱۳ - یہ کمترین زائر بارگاہ فیض درویشان لالہ جیدیال سنگھ پسر لالہ گنیش پرشاد صاحب
ابن لالہ نرائن دت صاحب ساکن خطۂ لطیف کاروں پرگنہ گرھ ضلع غازی پور قوم کایستھ
سری باستب برن پنجم ہے اور اسی خاندان عظیم میں بابا شیو رام صاحب بشنو درویش کامل
رسیدۂ بارگاہ پرماتما اور مقبول حضور آتما کہ جنکے چیلے بابا کنہیا رام ہوے اور انہیں مہا پرشون کے
طریقے پر وہ زمین پر آج تک نہایت خوبی سے قائم ہیں ہو گئے ہیں قس علے ہذا اس فقیر حقیر میں
جو نور پرماتما محلول ہے کچھ تعجبات سے نہیں بلکہ خاندانی ہے اور اس خاندان اقدس سے
عہدۂ قانونگوئی کو عہد شاہان مغلیہ سے فخر اور عزت ہے -

دفعہ ۱۴ - اس ناقدر محض کو چندے رفاقت لالہ تلکدھاری لال صاحب درویش صفت آزاد
آزاد روش ہموطن بندہ بعدہ شاہ فرحت علی متوطن تکیہ غلام علی شاہ کی رہی کہ جنکی رفاقت کا
یہ نتیجہ جلوۂ ظہور میں نمود ہوا ہے بقول دیوان ناصر علی مصرعہ ہر کہ تعظیم فقیران کرد سلطان می شود

دفعہ ۱۵ - اس صحیفہ شریف کا نام آئینہ مذہب ہنود ہے اور اسمیں دو حصہ معین کیے گئے
ہیں پہلے حصہ کا نام آئینہ تصوف اور دوسرے حصہ کا نام آئینہ روشن ضمیری پہلے کا نام آئینہ تصوف
اس تحقیق کے ثبوت سے رکھا گیا ہے کہ اسمیں مراتبات ریاضت اور طریقہ اتصال پرماتما کے
بیانات درج کیے گئے ہیں اور دوسرے کا نام جو آئینہ روشن ضمیری رکھا گیا ہے وہ اس
تمہید سے کہ اس حصہ میں طریقہ نمایش اور پیدایش روشن ضمیری اور غائب بینی اور پیشین گوئی کے
مدارج اور قواعد مشرح لکھے گئے ہیں کہ جسکا مذاق درس سے کما حقہ معلوم ہوویگا مختصر
توضیح میں کیونکر ممکن ہے -

	مختصر توضیح اصول مذہب اہل ہنود	

دفعہ ۱ - منشی حقیقی جو وقائع نگار قدیم سے فرماندہ ہے کہ قبل تحریر کسی بیانات کے پہلے
اس امر کا بیان کہ مذہب منظورۂ اہل ہنود کا اصول کیا ہے مشرح لکھا جاوے اور شرح احدیت
پرماتما از روے بید و بیدانت جو متحقق اور مقدم ہے اور وہ باعث کثرت رائے رکھنے ان
ذریع دیگر ہو کر اسکی صورت اصلی کا تغیر مثل جوہر اور عرض از روے شاستروں کے ہو گیا ہے
منفصل کیا جاوے اور جو پردہ نقص باعث عدم استعداد کے مضمون اصلی احدیت پرماتما پر آگیا ہے

بشر کے دل پر پڑا ہوا ہے تشریح بیانات عمدہ سے اٹھا دیا جاوے انکو حسب دفعات ذیل کے لکھتا ہوں۔

دفعہ ۲۔ واضح ہو کہ اس عالم کے شروع پیدائش سے یہ دین مقدس ازلی اہل ہنود کا ہے اور اس وجہ سے بید اور بیدانت پرمیشر کو جو آفریدگار سب عالم و مظہر تمامی مظہرات و موجد کل موجودات کا ہے واحد اور از خود موجود ہونا اور فاعل ہر فعل کا سمجھنا یہ اصول مذہب ہنود ہے۔

دفعہ ۳۔ بید میں پرمیشر فرماتا ہے کہ ایکوہم دو تیو است چنانچہ اسی قول اشرف کی تائید پر تمامی گیانیوں اور برہم گیانیوں کا فعل اور پابندی ہے پس جو کوئی کہ سوائے ایک آفریدگار عالم کے دوسرے کو پوجتا ہے یا کسی قسم کی غیروں سے امید رکھتا ہے وہ جاہل مطلق اور گمراہ محض ہے کیونکہ آتما قائم جاودان اور حاجت برار ہر مخلوق ہے اور دوسرے مخلوق محض ذہنی محتاج آتما اور غیر اختیاری حاجت براری میں وجہ ظاہر ہے کہ وے سب فنا کی غذا میں آئے اور آوینگے اور بالعکس سمجھنے والے بھی کتنے مرے اور مرتے رہینگے اور جس نے اوسکو واحد سمجھ کر پہچانا اور پہچانینگے ہمیشہ زندہ رہے اور زندہ رہینگے۔

دفعہ ۴۔ زمانۂ سابق میں جب رکھیشروں کا دورہ اور زمان اس پردۂ زمین پر بدرجہ غایت تھے اور ہر ایک راجہ انکی ہدایت کے مطابق فرمان روائی کرتا تھا ان لوگوں نے اپنے علم اور عقل کے زور سے چھ شاستر اور اٹھارہ پوران بنائے اور انکی تصنیف سے اصلی غرض انکا اپنے پردہ میں یہ رکھا کہ حقائق ہر ایک دیوتا اور دیاتات معلوم ہر ایک بطور روایت معلوم ہوتی رہیں نہ کہ اسپر کسی کا عمل بلا مفہوم انکی علت غائی کلام کی ہو مگر رفتہ رفتہ باعث کم فہمی کے عوام نے اسپر عمل کرنا شروع کر دیا اور بوجہ نہ پڑھنے بید اور بیدانت کے اصلی کیفیتوں کی باریکیوں کے دریافت سے مجبور اور ناچار ہو گئے اور برتمان پوجن اور دیگر طلاقیہ خلاف بید کے رواج اور رونق غایت مرتبہ کو ہو گئی تا اینکہ تمامی اقالیم میں رواج بت پرستی زیادہ پھیل گئی ہر ایک مذاہب والے جو بالفعل دیکھنے میں آتے ہیں سب کی قدیم کتابوں سے ظاہر ہے کہ سابق کے لوگ سب برتما پوجن کرتے تھے یعنے محمد پیغمبر کے باپ اور چچا اور تمامی عرب اور فارس وغیرہ کے سکنا اور انگلنڈ اور فرانس والے سب اس شغل

بت پرستی مین مشغول رہتے تھے اور اسی کو پرمیشر کی عبادت سمجھتے تھے چنانچہ ہنوز بہتیرے
ملکون مین رواج آتش پرستی اور سورج پرستی اور بت پرستی وغیرہ کم و بیش ہر جگہ پر جاری ہے
پس راقم کی راے مین بھی افعال بالا کی تقلید بہ مفہوم پرمیشر یا مقبول آتما یا سالک طریقہ پراتما
خلاف مصلحت ہے کیونکہ یہ سب افعال آتما شناسی سے غافل کر دیتے ہین گو عقلاے سابق نے
بنظر ارجاع طبیعت بعض فرو بشر اس طریقہ کو پیدا کیا کہ عشق مجازی کے توسل سے عشق حقیقی کا
ظہور ہوجاویگا مگر مقلدان بے عقل انکے دماغ تصور تک نہ پہونچکر درمیان اس راہ دشوار
گذار اس درجہ الجھ گئے کہ جس سے نکلنا اونکا مثل حرمان مبتلاے دام بلا کے دشوار ہوگیا
اس بیان سے ما لا یخل مین اس امر کی تشریح بھی نہایت ضرورت ہے کہ عقلاے سابق نے کس
امر کو مخفی کرکے اس طریقے کو جاری کیا تھا وہ یہ ہے کہ ہر شخص کو نور جمال پرماتما دکھانا یا پرتو آتما کے
حسن لطیف کا لکھانا محض نازیبا مفہوم کرتے تھے اور ہر شائق کو جانب محبت کشی نوع بنوع طریق
مختلف رجوع کرتے اور ہادی ہوتے تھے مگر جیسے کہ انقلاب زمانہ سے قطب اپنے مقام
مختص سے جنبش کرجاتا ہے ویسے ہی سمجھو کہ یہ سب قدیم طریقے بھی اپنے مقام سے جنبش کر گئے
اور بجاے انکے عمدہ طریقے مشاہدہ پرتو نور پرماتما اور آتما بینی کے آئینہ تصوف کے بیان نمبری
پانچ اور نو اور تین مین لکھے گئے ہین تو پس سمجھو کہ جب پرماتما کے نور کا دیدار میسر ہوا تو
پھر کیا ضرور ہے کہ اصل طریقے و عمدہ راستے کو چھوڑکر کوچہ ضلالات مین بھٹکے اور ٹھوکر کھاتے
پھرو ہان البتہ اس حالت تک رہنا تھا کہ جب تک ہادی کامل مثل راقم کے تمکو نہ ملا تھا
تمثیل چھوکریین گوڑیا جبھی تک کھیلتی ہین کہ جب تک انکی شادی نہین ہوتی اور دولت
ہم آغوشی سے مشرف نہین ہوتین اور جب کیفیات زوج سے واقف ہوجاتی ہان پھر قاعدہ
قدیمہ کی تقلید نہین کرتی ہین العاقل تکفیہ الاشارۃ ۔ ورنہ اگر کسی سے حرفے بس است ۔
دفعہ ۵ ۔ اب یہ بات سمجھنے کی ہے کہ دین ہنود مین سواے ایک پرمیشر کے اور کسی سے
کچھ غرض رکھنا یا سجدہ یا تعظیم معبودانہ بجا لانا از روے وید جائز نہین ہے اور دوسرے
مذاہب والے ایک ایک پیغمبر سوفی کو اپنا شفیع بقول انکے معقولات خیالات کے جانتے ہین
اور اس پرمیشر سے کہ جو انکے پیغمبرون کا بھی شفیع ہے شفیع جانتے کاش جانتے بھی ہوتے تو نہ مانتے

آسان آسان ترکیبین جو اس کتاب مین راقم نے بلا ثالث امر کے شرح کی ہے اولا امر ست پر بھی [illegible]
استعمال ست خط وافی اٹھاو ۔

دفعہ ۸ ۔ الغرض نشا سے بیان دفعات بالا یہ ہے کہ مذہب اہل ہنود کا مدار او پر بید کے ہر
نہ او پر شاستروں کے لیس بمقابلہ قول پرمیشر کے آدمیوں کے کلام کو کیا مناسبت ہر [illegible]
چہ نسبت خاک را با عالم پاک ۔

دفعہ ۹ ۔ بادی النظر مین راقم کا کہنا حضرات کوتہ اندیش پابند ان منقول کے نزدیک
عجوبہ اور نامناسب معلوم ہووے گا بلکہ مجھکو وہمیہ وغیرہ ناقص اسما سے ملقب کرینگے مگر جبکہ وے
اس بات کو غور کرینگے کہ ہزار ہا ہندو مسلمان اور کرسٹان ہو گئے اور ہوتے جاتے ہین اسکی کیا
وجہ ہے اور دوسرے مذہب والے اپنے مذہبون کے نقائص کو مخفی رکھکر انکو کیا سمجھاتے ہین نا
کرچکے باعث سے وے دوسرا دین قبول کرتے ہین اور ایسا نفیس اور قدیم مذہب بلا سمجھے
چھوڑ دیتے ہین تب البتہ بندہ کے لکھنے کو اصلی واقع تحریر فقیر تک پہونچکر بدل تائید کرکے ملاح ہونگے
اور پورا پرچہ گیانی کا اقتباس دلوینگے ۔

دفعہ ۱۰ ۔ راقم یہ نہین کہتا کہ کوئی اسکی تعریف کرے صرف اصل غرض یہ ہے کہ اگر وے اپنے
نفس ناطقہ اور اپنے تقویم غیر وجود کی مقدرت کو سمجھین اور پرارتھنا کرکے انکو مطالعہ کتب ہذا کی جانب
رجوع کرنے مین ساعی ہوں اور منتظر آل اندیشی اپنی آل اور اطفال کو یہ کتاب پڑھا دین کہ جسکے
استعمال کے باعث سے انکی روشنی قلب جو غیر منور ہو رہی ہے منور ہو جاوے یعنے اپنے
اصلی مذہب کو خوب سمجھکر اور خرافات سے تبرا ہو کر پیا تاکے دھیان مین اپنے کو مشغول
کرین اور شرف دھیان سے مشرف ہوکے پرم انند کے درجہ کو پہونچین

دفعہ ۱۱ ۔ حضرات جاہل اور مہاجان کوتہ اندیش بادی النظر مین سمجھینگے کہ یہ کتاب
واسطے جوگیشروں اور فقیروں اور ہر دوان تر کے تصنیف کی گئی ہے اور دنیاداروں کے
لیے نہین ہے بجواب انکے کہتا ہوں کہ جوگیشر اور فقیر کے دم مین فا ہوتی ہے جو بشر پرماتما مین
دھیان لگاتا ہے اور اپنے مالک یعنے فاعل حقیقی کی تلاش مین رہتا ہے وہی فقیر اور جوگیشر
کہلاتا ہے اور اس طرح پر پابند ہونے کے واسطے کچھ دنیادار اور گرہست کا قید نہین ہے

دنیا دار اور مرد مرتاض مین صرف اسی قدر فرق ہے کہ دنیا دار پرماتما کی تلاش اور محبت مین کم رہتا ہے بلکہ بعض بالکل بے خبر رہتے ہین اور مرد مرتاض کارخانہ دنیا کو نقش بر آب سمجھ کر سب کام جہان اور جہانیات کا کرتا ہے مگر دل سے اُنکو خیالات اور ایک طلسم اور حباب آب سمجھکر ہمہ تن برمیشر جی مین دھیان لگائے رہتا ہے اور اپنے کو فاعل کسی فعل کا قرار نہین دیتا اور یہ کچھ ممانعت نہین ہے کہ دنیا دار کو جو یہ ایک نور حال پرماتما میسر ہو صرف ارجاع دل اور اطمینان خاطر شرط ہے سعدی کا قول ہے

شعر حاجت بکلاہ برکے داشتنت نیست ٭ درویش صفت باش و کلاہ تتری دار ٭ دیکھو باباشیو ارام صاحب کیسے عمدہ دنیا دار اور مرد کامل عیار تھے کہ جنکی پوتھی جگت جمال حقیقی موجود ہے اور منشی صاحب باکمال اُنکے چیلے باباکنیا رام ہوئے کہ جنکے طریقے کس خوبی سے تمام اقلیم دین پھیلے ہوئے ہین سوائے باباشیو ارام صاحب کے اور بہی بہوت سے فقیر کامل تخانہ دار ہوگئے ہین کہ جنکی تفصیل موجب طول عمل ہے اتنا ہی کافی ہے کہ ہر شخص نے قصہ راجہ جنک بدہ اور کبیر داس کا سُنا ہے ضرورت تحریر مشرح کی نہین ہے —

بیان آتما و ظہور وحدانیت او و دلائل اجابت پرماتما و تفریق مشاہل الہی آتما و رحم آتما

ناظرین حقیقی پر ظاہر ہے کہ کوئی حکایت نادر اور روایت لطیف بغیر انکشاف اور توضیح کسی بشر پر واضح نہین ہوتی اور سب بیانات سے مقدم بیان آتما ہے بدین نظر ضروری اور واجب ہوا کہ بیان آتما نہ بیصفی ہو لہذا بدفعات ذیل لکہا جاتا ہے اور پردۂ ظلمت ہر فرد بشر کے دل سے اُٹھایا جاتا ہے —

دفعہ اول — آتما تمام موجودات کا مدعا اور سب مین موجود اور تمامی مخلوق کا صانع ہے اور اُسکی کوئی صورت اور کوئی مقام نہین ہے پس محل حیرانی ہے کہ کس طرح اُسکی نشاندہی کیجاوے اور کس طرح مشتاقین کو دکہلایا جاوے کیونکہ وہ آنکہون سے نظر نہین آتا ہے عقل سلیم اور ذہن رسا سے پہچانا جاتا ہے قطع نظر اُسکے انسان نشاندہی اُس شے کی کر سکتا ہے جو حواس ظاہری اور باطنی سے محسوس ہو سکتا ہے اور تردید اُسکی کر سکتا ہے جسکو امکان ظہور ہے

اپنے احاطہ تصرف مین لاسکتا ہے اور دو نفی اور اثبات سے بالا ہے۔

دفعہ ۲۔ جیسے کہ آتما کی صورت دکھلائی نہین جاتی ویسے ہی اُسکے وصل کی لذت بتلائی نہین جاتی لیکن جس طرح وہ سب سے اعلیٰ ہے اُسکے وصل کی لذت بھی ویسے ہی درجہ اعلیٰ رکھتی ہے پس وہ ایسا لطیف اور لطیف تر ہے کہ جسکی کیفیت حد بیان اور توضیح سے بالا اور مبرا ہے۔

دفعہ ۳۔ اندر اور باہر تمام اشیا سے ساکن اور متحرک کے وہی ہے مگر بسبب کمال لطافت کے نظر نہین آتا چونکہ حد سے زیادہ نزدیک ہے پس بسبب قربت محض کے دکھلائی نہین دیتا اور وہ فی الحقیقت محیط تمام مخلوق اور غیر مخلوق کا ہے مگر اعمال کے نتائج سے خواہ نیک ہون یا بد جہان مین مقید ہے اور جدا جدا ہر جسم مین نظر آتا ہے ورنہ دراصل وہ نہایت لطیف اور واحد ہے اور کوئی شے علیحدہ ایسی نہین کہ جس سے تشبیہ دی جاوے پس سمجھو کہ جو کچھ ہے وہی آتما ہے اور عین باطن اور حق ہے پس انسان کو چاہیے کہ وہ کمال حاصل کرے کہ اُسکی صفت حلول کرے پھر تو اپنے تئین آپ پہچان لیوے۔

دفعہ ۴۔ جس طرح سے ہوا بسبب لطافت کے باآنکہ ہر قسم کی جگہ سے محیط ہے مکدر نہین ہوتی ہے اُسی طرح سے آتما قیام اجسام سے مکدر نہین ہوتا بلکہ آزاد رہتا ہے۔

دفعہ ۵۔ انسان کے جسم مین جو نفس ناطقہ قدیم محلول ہے وہ نور پرم جوت ہے لیکن وہ اس جسم کے حلول کے باعث مطلق سے مقید ہو گیا ہے پس جب حواس اور دل سے لذات محسوسات کو ترک کرے اور بالکل خیال محسوسات بھی چھوڑ دیوے اور بہشت اور دوزخ اور جیون مکت اور بدیہہ مکت تک کو محسوسات کے ذیل مین سمجھے اپنی اصل سے جا ملے جیسے کہ سورج اور چندرمان اور جمیع کواکب اقتباس نور کا کرتے ہین اور وجہ ظاہر ہے کہ کل شئے یرجع الی اصلہ ویسے ہی عارف ادراک معقولات کرکے اپنی روح اور طبیعت کو کہ عبارت نفس ناطقہ سے ہے دیکھتا ہے اور جاہل ہر چند حرص اُسکے دیکھنے کی کرتا ہے لیکن بسبب عدم ادراک معقولات اور عدم دریافت غواص محسوسات باز رہتا ہے۔

[illegible marginal note]

دفعہ ۶ – عاقل اپنے قیاس منتجل کے تقویت سے جس طرح دوسرے کے دل کی بات اور
شنیدنی اور گذشتہ واقعات کو دیکھ اور سمجھ لیتا ہے ویسا ہی آتما کو بھی دیکھ لیتا ہے پس جو عقل سلیم
اور ذہن ذکا اور تصفیہ قلب کرنے کی لیاقت کما حقہ رکھتا ہو اور اپنے دل اور حواس
کو مطیع اپنا بنا چکا ہو یا ایام استعمال کے دوران میں ہو وہ بلا تکلف اس محبوب عزیز عالم
اور ہر دل مرغوب سے ہم آغوشی کے قابل ہے۔

دفعہ ۷ – عقلا کارخانہ دنیا کو ایک طلسم بے ثبات سمجھتے ہیں ویسے ہی جب شائق پرماتما
محسوسات کو فانی سمجھے اور مصنوعی تصور کرے اور محنت اور تردد سے دل کو ہٹا سکے
اور خلوت میں جلوت طبع دکھلاوے اور تقلیل غذا اور خاموشی یا کم سخنی استعمال میں رکھے
اور بد افعالیوں سے محترز اور کنارہ کش رہے اور خودی اور ظلم اور نخوت اور سستی
اور غفلت کو چھوڑ دیوے اور ہمیشہ اور ہر دم تصور پرماتما میں محو رہا کرے بیشک اور بلا شبہ
مقبول پرماتما ہو جاوے۔

دفعہ ۸ – جو لذات محسوسات کو چھوڑتا ہے اور دل کے آئینہ کو محسوسات کے زنگ سے
پاک کرتا ہے وہ پرماتما کو پہچانتا ہے۔ شعر: زنگ امکان سے ذرا آئینہ دل صاف کر۔ سچ
شاہد معنی کی اس میں دیکھ پھر جلوہ گری۔

دفعہ ۹ – وہ درخت جولانی وال ہے اسکی جڑ اوپر کو اور ڈالیاں اور پھول اسکے نیچے کو
الم صنعت اور خوبی سے پیچیدہ ہیں جسکا اول اور آخر اور اوسط نظر نہیں آتا اور اس درخت
پر چڑھنے کے لیے آزادی محسوسات ایک عمدہ ذریعہ ہے جو اس درخت پر چڑھے وہ
وہاں پہونچے جہاں اسکا مبدا ہے پس جو کہ تعلقات محسوسات کو قطع کرے اور حواس کو
ضبط رکھے اور بہ جہارت علم آلہی یعنے برہم ودیا کا کیا کرے اور لذات محسوسات کو بالکل چھوڑ دیوے
اور عیش اور راحت کو مساوی سمجھے وہ اس درخت پر چڑھے اور اس مقام کو پاوے
کہ جہان سے پھر واپس نہیں آسکتا کوئی حضرت ناواقف زہر حقرا ایسا خیال نہ کریں کہ
کسی نے اس جمیل بے تمثیل کو دیکھا نہیں ہے یہ مفہوم غلط ہے کیونکہ جسکو صفائی قلب
حاصل ہووے اسکو دید آنند اس زمانہ میں کا نصیب ہوا بلکہ ہم آغوشی ہوئی یعنے

اطلاق دوئی اُسکے فہم سے جاتی رہے —

دفعہ ۱۰ — جسنے اُس نور منور پرماتما کو پہچانا وہ تمام سے آزاد ہوا لیکن جب تک تمام محسوسات کا خیال دل سے جاتا نہ رہے وہ نور دل مین جلوہ گر نہین ہوتا پس ضرور ہے اور لازم ہے کہ ہر فرد بشر کہ جسکو شوق اتصال محبوب ہو سوائے خواہش اتصال اُسکی اور کسی قسم کی خواہش اپنے دل مین نہ رکھے اور ایسا مسرور اُس تصور جان جہان مین ہو جاوے کہ ہر دم اُسی کا تصور نقش جگر ہو جاوے تب وہ معشوق ہاتھ آوے —

دفعہ ۱۱ — آتما لاثانی ہے اور نہایت لطیف اور بے حرکت اور کل شے مین محیط لیکن بغیر سوچ اور بچار آسانی سے اُسکی حقیقت معلوم نہین ہوتی اور حواس ظاہری اور باطنی اُسکو پکڑ نہین سکتے ہین کس واسطے کہ حواس خلقی ہین اور آتما غیر مخلوق پس مخلوق غیر مخلوق کا محیط نہین ہو سکتا

دفعہ ۱۲ — جو تحریر اور تقریر مین آتا ہے اور شبد اور سپرس اور رنگ اور گند رکھتا ہے وہ حادث ہے اور جان سب سے منزہ ہے وہ قدیم ہے اور وہ از خود موجود اور کل شے کے اندر اور باہر خلیط اور محیط اور کسی سے متنفر نہین ہوتا اور نہ کسی سے محبت رکھتا ہے کیونکہ دو شخص جب ہوتے ہین اور اُنکا خلق بنوع دیگر ہوتا ہے تو ایک دوسرے سے محبت یا نفرت کرتا ہے اور جو ایکسی ہو وہ نفرت کس سے کرے اور الفت کس سے —

دفعہ ۱۳ — جو دل مین مقیم ہے اور کل شے مین موجود اور کل کو محیط ہے وہ گیان اور علم کے آنکھون سے نظر آتا ہے مگر ان آنکھون اور کسی جنس سے محسوس نہین ہوتا وجہ یہ ہے کہ وہ دل دانا سے بے حجاب اور بے شرم ملتا ہے اور حجاب اور شرم اُس بارگاہ مین فقط جہل اور نادانی ہے چاہیے کہ جہل کو دور کرا اور تابع معقولات ہو کر آتما کو اندر دل کے مشاہدہ کرتا کہ عاشق صادق موسوم ہو کیونکہ جیسے چراغ کی روشنی سے گھر کے تمام اشیا نظر آتے ہین ویسے ہی آتما کے گیان سے تمامی موجودات اور مخلوقات کی حقیقت پیش نظر ہو جاتی ہے اور ایسا آتم گیانی کبھی محتاج غیر نہین ہوتا کیونکہ آتما محتاج غیر نہین ہے تو پھر اُسکا شناگو اور حبیب کیونکر محتاج ہو سکتا ہے —

دفعہ ۱۴ — واضح ہو کہ دفعہ ۱ سے دفعہ ۱۳ تک جو بیان آتما کیا گیا یہ صرف بنظر ضرورت سمجھانے

عوام کی سہے ورنہ وہ الکھ اور اگتھ اور انرنجنی اور تمامی ملفوظات اور ابھاسے منزہ ہے
پس کچھ مختصر سا بیان اعلےٰ اور الطف درجہ کہ جس مضمون کو سالکین رکھیشرنے براجہ بید رکھ
کو سمجھایا اور وہ ترجمہ ہر چہار بید یعنے الکھ پرکاش کے دسوین اپنکاد مین مندرج ہے
لکھتا ہون بنظر غور بتفریق مفاصل لفظی آتما اور برہم آتما کو دیکھو وایہ ہمودسب جھوٹھ ہے فقط
آتما ہیچ ہے ۲ عوام الناس عام اس سے کہ علم اور عقل رکھتے ہین یا جاہل مطلق ہین سب
کرم اور اوپاشنا اور جوگ اور تپ کے نتائج کے متوقع رہکر آتما شناشی جوان سب سے
نیاری ہے غافل ہین اشارہ جانب بید رکھ اور ساسین حال ۳ تو تھوڑا
غور کرکے سمجھہ کہ جب وہ مفہوم ذہنی اور رہا اور لو اور تب اسکی تلاش کی فکر بھی ضرور ہوا اور
اسکی ملاقات کی تدبیر بھی لازم اور جگ اور جوگ اور اوپاشنا بھی واجب اور جب تو اور
وہ ایک ہی ہے اور دوئی کو اسمین دخل بھی نہین اور وہ جان ہے اور تو جسم ہے اور
وہ جسم ہے اور تو جان ہے اور وہ جسم ہے اور تو عکس ہے اور وہ عکس ہے اور تو جسم ہے
اور وہ مغز ہے تو پوست ہے اور تو مغز ہے اور وہ پوست ہے تو پھر کون کسکی تلاش کرے
تعجب صحیح جب دو شخص ہون تو ایک دوسرے کو تلاش کرے اور جب خود ایک شخص کو ہمہ
صفت موصوف ہے اور محتاج کسی کا نہین پھر تو وہ کسکو تلاش کرے وہ تو اپنی ہی کو ہر جگہ
براجمان اور پرکاشوان دیکھ رہا ہے کیونکہ جس قدر مخلوق اور غیر مخلوق اشیا ہین سب مین
وہ پرا اور محیط ہے قطعہ از منشی شیو شنکر لال صاحب ۔ آنانکہ رموز حق بدانند ٭ خود راز خدا
جدا ندانند ٭ اینانکہ فرس دوئی دوانند ٭ نادان شدید بگمان انداز ٭ وہم دریا مین جو
موجین اٹھتی ہین اور حباب بنتے ہین دریا کو کیا تلاش کرتے ہین اور دریا سے باہر کب
ہوتے ہین ۔

وہ جب یہ تیری سمجھ مین آجاوے پھر سمجھے جگ اور تپ اور کرم اور اوپاشنا کرنا حرکت
فضول ہے اور یہ مشق پریشان بے سود ہے وا رسومات بالا جہلا کے ڈرانے اور
بہلانے کے واسطے ہین گیانی کو جھار تھ گیان ہے اور وہی سرور ہے اور وہی مکت ہے
فہمے قاعدہ یہ ہے کہ جب اہنکار جاتا رہے دوئی زائل ہوجاتی ہے کیونکہ جب کسی نے

اہنکار سے اپنے تئین کچھ سمجھا اور آتما کو اور بہت تلاش کیا اور نتیجہ کام یہ ہے کہ جب اتما نہت محو ہو سکے یکتائی خود بخود پیدا ہو جاتی ہے اور دوئی دور ہو کر وحدانیت آجاتی ہے جیسے خودی چھوٹ جانے سے بیخودی ہو جاتی ہے دفعہ ۸ - اے متلاشیان آتما سمجھو کہ دریا اور موج اور حباب تم ہی ہو دوسرا کوئی نہ تھا اور نہ ہے اور نہ ہوگا پس جس آتما کو تو تلاش کرتا ہے وہ تو ہی ہے -

نمبر ۳ بیان اجتماع دل مع فوائد اُسکے اور تعریف گردش دل اور پرہلا سے اسٹل کمل مع وقوع واقعات اُسکے

یہ دل نہایت لطیف اور عجیب اور غریب خاصہ کا رکھنے والا ہے اسکی کیفیت کے سمجھنے والے پرم پد کو بلا تکلف پہونچ جاتے ہین -

دفعہ ۱ - جب آدمی کے مزاج سے پراگندگی دور ہو جاوے اور اجتماع خاطر حصول ہو اور حواس خمسہ ضبط ہین در آوین اُسی حالت کا نام اجتماع دل ہے -

دفعہ ۲ - باقی رہا یہ سمجھنا کہ اجتماع دل سے کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ یہ دل جسکو من کہتے ہین کروڑون کوس بے پر کا اوڑتا اور بے پیر کا دوڑا کرتا ہے یعنے نہایت سریع السیر ہے اور اپنی جاہ مین تمامی عالم اور نفائس ہر عالم چہ متخیلہ اور چہ غیر متخیلہ سکو دو بدو دکھلاتا ہے -

دفعہ ۳ - حالت خواب مین ہزارون کوس دور جو مسافت واقع رہتی ہے اُسکو دیکھتا اور سُنتا ہے اور جسکا ظہور ایک عرصہ کے بعد ہوتا ہے اُسکو بہت مدت پہلے دیکھ لیتا ہے علاوہ اسکے لوح محفوظ کے نقش و نگار کو بھی دیکھا کرتا ہے بشرطیکہ اسمین صفائی اور روشنی دی جاوے -

دفعہ ۴ - دل کی قدرت اور طاقت کو دیکھنا چاہیے کہ اپنے جسم اور مکان کو کبھی چھوڑتا نہین مگر ہزارون کوس جاتا ہے اور فوراً واپس آتا ہے اور ہر قسم کا فعل کرتا ہے اور ہر عضو اور حس سے کام لیتا ہے اور جس طرح حالت بیداری مین ہر کام کو کرتا ہے بجنس حالت ملکوت مین کرتا ہے -

دفعہ ۵ - اس دل کی ایک عادت خراب یہ ہے کہ کسی ایک مقام مشخص پر بہ قیام نہین کرتا اور بغیر شئے مفرح اور عمدہ کے جم نہین سکتا پس اسکے جمنے اور قیام مقام کی تدبیر مفصل اور ترکیب موضح بیان مین اناہد شبد کے لکھے جاوینگے کہ بغیر استعمال اناہد شبد کے اسکا قیام

مثنوی بو علی قلندر

سنیگے دشنوانو کیونکہ جب یہ دل جانب سماعت انا ہد شبد کے مشغول ہوویگا تو اسکے سنتے سنتے اس درجہ کی لطافت اور پاکیزگی اُسمین حاصل ہوجاوے گی کہ توجہ اُسکی جانب شناخت جیو آتما اور پرم آتما کی ہوجاوے گی اور جب یہ دل تفریق مفاصل لفظی جیو آتما اور آتما کی کر لیوے گا اپنے عامل کو پرم پد کو پہونچا کر برہم آنند کر دیوے گا۔

دفعہ ۶۔ پس بوجوہات بیان دفعات بالا قیاس مین آتا ہے کہ دل کو قدرت عظیم حاصل ہے اور یہ نور اعظم کے دیکھنے کو قادر ہے بشرطیکہ عقل اور شوق عمل نیک اور صحبت عالم اور عامل اور نیک افعالون کی میسر ہو اور واضح ہو کہ تمامی قواے افعالی اور حواس ظاہری اور باطنی اسکے محکوم اور فرمان بردار ہین اور یہ بسبب اسکے کہ جوہر بسیط ہے حاکم حواس عشرہ اور قواے افعالی کا ہے

دفعہ ۷۔ صاحبان علم اور عقل اور کشف و کرامات دل کو چراغ جسم اور آفتاب چشم قرار دیتے ہین اور تاکید سے مبین ہین کہ اگر دل محسوسات کا خیال چھوڑ دیوے اور لذت محسوسات کو فانی سمجھے پھر یہ وہی ہوجاوے کہ جو سب سے اعلے موسوم ہے اور سبکا صانع مفہوم ہے اور کل موجودات مین محیط ہے اور جوہر بسیط اور لاتعین ہے اور اس سے خالی کوئی ساکن اور متحرک نہین ہے اور منتہاے کلام اور مقام اور نشان ہے۔

دفعہ ۸۔ جو کوئی چاہے کہ بہشت کا آرام اور سیر اعراف کی کرے اور ہر قسم کے آفات اور مکروہات سے بچے اور ہر ایک موجودات اور خلقت ہر سہ عالم کو زیر حکم رکھے اور صانع صنعت سے واصل ہو پس حواس ظاہری اور باطنی اور قواے افعالی کو قابو کرے اور دل کو محسوسات کی طرف جانے سے روکے پھر تو مراد حاصل ہے دل کی خاصیت ہے کہ جسطرف متوجہ ہو وہی ہوجاتا ہے اگر عالم کی طرف متوجہ ہو عالم بن جاوے و اگر حق کی جانب متوجہ ہو عین حق ہوجاوے۔

دفعہ ۹۔ دل کو ایک دریا فرض کرو اور دریا مین لہرین ہوا سے اُٹھتی ہین پس حواس کو ہوا قرار دو اور شے مطلوبہ کو گوہر مقصود سمجھو یعنے جب تک ہوا رہیگی لہرین پیدا ہوتی اور گدلا پن رہیگا اور جب ہوا تھم ہوگی دریا کا پانی مثل آئینہ کے صاف ہوجاویگا پھر تو بلا تکلف اُسمین منبعہ نظر آنے لگے گا اسی طرح جب دل مثل محسوسات سے باز رہتا ہے کہ جسکے باعث سے صفائی اُسمین آجاتی ہے تو اُسی موقع مین کہ دل مانند آئینہ صاف ہوگیا رہتا ہی عکس یار اور جمال لازوال نظر آتا ہے

زبان کی تیز زبانی سے ہاتھ نہین آتا اور زحمت خاندان جتانے سے نہین ملتا۔

دفعہ ۱۹ا۔ جس طرح صاف آئینہ مین منہ نظر آتا ہے دل صاف ہونے سے آتما نظر آتا ہے چاہیے کہ عقل سے دل کو صاف کر دیکھو دیکھ لو۔

دفعہ ۱۷ا۔ جوش محبت آتما بھی اسی دل سے اُٹھتا ہے گویا خواہش آتما اسی دل سے ہوتی ہے پس چاہیے کہ نشانہ یقین پر بہت بدیا کمال توجہ سے جانب صفائی دل متوجہ ہوں کیونکہ یہ اول درجہ برہم شناسی کا ہے۔

دفعہ ۱۸ا۔ جسکا دل ضبط نہین ہوتا اُسکا دل آٹھ پتی کنول مین جو دل کے گرد ہے سیر کیا کرتا ہے دل کی خاصیت ہے کہ آٹھ قسم کے اشغال کی جانب آدمی لیجاتا ہے آٹھون طرف سے جب مشتاق اوسکو روکین تو کثرت کو چھوڑ وحدت کو پاوین بشبہہ آشدل مکمل

شرق جب دل اس ستی مین آتا ہے نیک افعالی کو متوجہ ہوتا ہے اور غیر کا نفع ڈھونڈھا کرتا ہے۔

دفعہ ۱۹ا۔ جب دل بجا ہے جو رہتا ہے ترک لذات اور تجرد کی خیالات عالم سے خواہش کرتا ہے اور جانب وحدانیت برہا تما متوجہ ہوتا ہے۔

دفعہ ۲۰ ۔ جب دل کا مالک دروازہ سوراخ دل پر آتا ہے بیداری ہوتی ہے ۔

دفعہ ۲۱ ۔ جب آتما اندر دائرہ دل کے تشریف لیجاتا ہے خواب طاری ہوتا ہے ۔

دفعہ ۲۲ ۔ جب کہ آتما چھوٹے سوراخ دل میں کہ چانول کے برابر ہے آتا ہے حالت خواب غفلت ہوتی ہے اور نہایت خوبی سے آرام کرتا ہے ۔

دفعہ ۲۳ ۔ جب صاحب دل دل کو چھوڑتا ہے اور مرتبہ ترُیا میں جاتا ہے تب یہ جیو آتما آتما سے مل جاتا ہے اور آواز اناہد شبد سنا کرتا ہے ۔

دفعہ ۲۴ ۔ جب یہ جیو آتما تعینات سے رہا ہو کے آواز اناہد سنکے مست ہو جاتا ہو پرم آتما ہو جاتا ہے

دفعہ ۲۵ ۔ پرنو کی کمالات کی شرح ایک دفتر ہے جسقدر متعلق دل ہے لکھتا ہوں فقط یہ ہے کہ پہلے حرف پرنو کے کہنے سے دل پاک ہوتا ہے اور دوسرے حرف سے دل شگفتہ اور تیسرے حرف کے پڑھنے سے آواز اناہد معلوم ہونی شروع ہوتی ہے چوتھے درجہ میں جو نصف حرف ہے اوس سے محویت ہوتی ہے اور عین نور ہو جاتا ہے ۔

دفعہ ۲۶ ۔ خلاصہ بیان چھبیسون دفعات بالا کا یہ ہے کہ دل مین کسی قسم کی آرزو یا خواہش رکھی نہ جاوے جب پرماتما انسان کے دل کو آلایش خواہش اور ملوثات تمنا سے پاک پاتا ہے بلا استدعا بے غیرے وہ ہر دل عزیز تختگاہ دل پر ہمہ نور منور اجلاس فرماتا ہے اور جبکہ اسکا اجلاس ہوتا ہے ہر رگ اور ریشہ اور حواس ظاہر اور باطن آلایش محسوسات سے پاک ہو جاتے ہین اور دیدار جمال باکمال پرماتما سے وہ مخزن الانوار بن جاتے ہین جب ادسکی روشنیون سے پُر ہو جاتا ہے تب عکس جمال عالمتاب مثل آفتاب گوشۂ مشرق چشم سے نکلا یا ہوا رہتا ہے کہ عامل کو ہر مقام اور ہر شے مین برابر اور محیط نظر آتا ہے یعنے ایسے عامل کو وہ ہر وقت اور ہر حالت مین اندر اور باہر تمامی اشیا کے جلوہ گر اور منور دیکھ پڑتا ہے ۔

نمبر ۴ بیان ضبطی حواس عشرہ اور فایدہ انضباط کہ جسکو فقراے ہنود سمادھ کہتے ہین

واضح ہو کہ حسب قول حکماے ہند اور یونان پانچ حواس ظاہری اور پانچ حواس باطنی اور پانچ قواے انتقالی ہین اور انکا تعلق نفس حیوانی سے ہے اور اس نفس حیوانی کے کمالات مین ایک

ایک کتاب موسومہ بہ طلسم فرہنگ مؤلفہ پنڈت موتی لال صاحب موجود ہے جو اُسکے معائنہ سے جملہ شکوکات ذہن انسانی رفع ہوجاوینگے اگرچہ پنڈت صاحب نے اُس طریق معرفت سے درگذر کرایک علیحدہ قائم فرمایا ہے مگرنام اُسکا اسی وجہ سے مقناطیس حیوانی رکھا ہے کہ جس قدر نمایش کمال اُسمین ہوتی ہے وہ باعث نفس حیوانی کا ہے پس قدرت پرمیشر کو دیکھنا چاہیئے کہ نفس حیوانی کہ جسکا تعلق چھوا تماسے ہے اُسمین اس قدر کمالات ہین تو نفس روحانی اور انسانی کو جسکا تعلق نفس ناطقہ سے ہے کس قدر کمالات ہونگے بدین وجوہات انسان کو چاہیئے کہ بہ تفصیل حواس خمسہ اور قواے افعالی اُس کمال کو حاصل کرے کہ ہر ایک اہل کمال اور اہل معجزہ اُسکے مقابلہ مین مثل شعبدہ بازان روزگار ہیچ میرزا اور پوچ محض تصور مین دراوین اور آپ اُس درجہ کو پہونچے کہ جہان سے پھر خاتمہ گفتگو ہے ۔

تفصیل حواس اور قواے افعالی

نمبر	نام	تفصیل				
		۱	۲	۳	۴	۵
۱	گیان اندری یعنی حواس ظاہری	قوت لامسہ	قوت شامہ	قوت ذائقہ	قوت سامعہ	قوت باصرہ
۲	انتہکرن یعنی حواس باطنی	قوت متخیلہ	قوت مدرکہ	قوت حافظہ	قوت واہمہ	حس مشترک
۳	کرم اندری یعنی قواے افعالی	قوت دست	قوت پا	قوت تناسل	قوت منفذ فضلات	قوت نطق

دفعہ ا — بیان حواس ظاہری اور قواے افعالی ہر کہ او رمہ پر عیان ہے باقی حالات بطون قابل تحریر ہین وہ یہ ہین **قوت متخیلہ** کے ذمہ ہے حفاظت کرنا اُسکا جو حس مشترک نے لیا اور یہ خزانچی حس مشترک کی ہے مگر ایک خاصیت اسکی یہ ظاہر ہوتی ہی کہ اشیا سے مجہولہ کی شکل کو بدل دیا کرتی ہے **قوت** مدرکہ دو قسم کی ہے اول متفکرہ اور دوم متذکرہ یہ اسکا کام حافظہ کی موجودات کو تجویز کرنا اگر عقل کے قرین ہو ذاکرہ کہلاوے اور جو جہل کے قریب ہو متفکرہ کہلاوے **قوت حافظہ** اسکا نام ہے امانت رکھنا جو اُسکے سپرد ہو اور حاضر کردینا وقت طلب کے **قوت واہمہ** اسکا فعل ہے جو چاہے بنالیوے سینے سچ کو جھوٹھ اور جھوٹھ کو سچ

اور انسان اور عکس کو مخوف شے بنا دینا اور یہ نقش کر دینا ہے حس مشترک پر دیدہ اور نادیدہ اور شنیدہ اور غیر شنیدہ کو اور وسوسہ اور خوف کا پیدا کرنا اسکا کام ہے یہ حس مشترک اسکا کام ہے قبول کرنا جمیع صورتوں کو حواس ظاہری کے بطون میں مرتسم ہوتے ہیں اور جمع رکھنا انکا اپنے خزانہ میں —

دفعہ ۲ — بعض مقامات بید میں دل یعنے من اور چت کو ایک ہی قرار دیا ہے اور حکمائے یونانی چت کو قوت واہمہ کہتے ہیں اور نفس حیوانی اور قوت ارادے کے ذیل میں دونوں کو سمجھتے ہیں اور جگر میں قیام فرض کرتے ہیں —

دفعہ ۳ — حواسوں اور اندریوں کی بالطبع خاصیت ہے محسوسات کو حس کرنا اور بحالت انقباض میں سرور سے وصل کر دینا اور جب وے متوجہ باہر کے طرف رہتے ہیں انکا ترک ادراک تعینات کیا کریں اور جب متوجہ اندرون کے ہوں اُس ذات مقصود میں پیوست ہو جاویں ۔ تشریح وجہ یہ ہے کہ جس وقت انسان حواسوں کو ضبط کرکے براہ ادن کے منفذ کی بند کر دیتا ہے تب وے باعث تاریکی نہایت انتشار اور گھبراہٹ میں آکر مقام روشن کو تراش کرتے ہیں اور سکھمنا رگ جو دل کے پاس نہایت روشن ہے کہ جسکی تعریف بیان آتما شناسی کے دفعہ میں مفصل لکھا ہوا ہے باعث روشنی اُسکے اُس مقام پر جمع ہوتے ہیں اور چونکہ اسکا سر ام الدماغ میں لگا ہوا ہے اُس راہ سے اُس مقام کو کہ درجہ میں زیادہ روشن اور برہم لوگ اور ست لوک سے موسوم ہے روان ہوتی ہیں الحاصل انکی ضبطی میں وہ قوت ہے کہ اپنے ضابط کو بلا تکلف اور بلا تامل برہم واصل کر دیتے ہیں —

دفعہ ۴ — بیان چشم و قوت باصرہ یہ قوت نہایت عمدہ اور روشن گوشہ ہر دو چشم میں نہایت خوبی سے بنفاست تمام نگہداشت کی ہوئی ہے اور طرفہ یہ کہ بغیر اوسکے پتلی اور عدم موجودگی چشم کے بھی اُسکے باعث سے عجائبات قدرت ایزدی نظر آتے ہیں وہ اصلی قوت باصرہ کا جلوہ ہے راقم سنا کرتا تھا کہ انسان کے جسم کے اندر ایک چشم اندرونی ہے ہر چند کہ تحقیقات میں اسکے بہت کوشش کی مگر کسی حضرات نے اصل کو بیان نہیں کیا مگر اب متحقق ہوا کہ چشم اندرونی کوئی شے نہیں ہے صرف قوت باصرہ کا باعث ہے منشی کنھیا لال صاحب

[illegible]

الکھہ بار میں نے بھی اس بیان کو گیان پرکاش اور الکھہ پرکاش اپنی کتاب تصنیفی میں بہ
قلم فرمایا ہے۔

دفعہ ۵۔ ایک رکھیشر کا عین الیقین سے قول ہے کہ تمام حواس پران کے تابع ہیں اور کرم
اندری اور گیان اندری اور راتھ کرن کو اونکے مقامات پر دہ برجا رکھتا ہے اور ہمیشہ بیدار
رہتا ہے کبھی سوتا نہیں اور مختلف راہوں سے اطراف اور جوانب میں سیر کرتا ہے اور اپنے
ہمراہ ہمیشہ بدن اور حواس کو رکھتا ہے اور جس جس مقام میں وہ جاتا ہے یہ سب بھی جاتے ہیں
باوجودیکہ ان سب سے وہ علیحدہ ہے اس واسطے کہ بدن اور حواس فانی ہیں اور پران جاودانی
اور اوسکے معنی ہیں حرکت جیو آتما۔

دفعہ ۶۔ حواس باطنی کے ضبط سے مکت یعنی سرور دائمی اور حواس ظاہری کے روکنے
سے بہشت یعنی آرام اور عیش نوع بنوع کے نصیب ہوتے ہیں۔

دفعہ ۷۔ بسبیل تمثیل حواس ایک مرد مرتاض راہ میں بیٹھا تھا اور ایک شکاری اپنا شکار
مفرور تلاش کرتا ہوا آکر سمت اور سراغ شے مفرورہ کا مستفسر ہوا درویش نے جواب دیا کہ آنکھ
کا کام ہے دیکھنا اوسکو قوت نطق نہیں اور زبان کا کام گویائی ہے اسکو قوت بصر نہیں پس
جسکو قوت نطق اور بصر دونوں ہو وہ مطابق رویت کے بیان کرے اور وہ صادق ہو
پس یہ بظاہر محال ہے کیونکہ جسکو رویت ہے اسکو قوت بیان کی نہیں رہتی بدینوجہ کہ اسکے
مفہوم سے خیال دوئی دور ہوگئی رہتی ہے اور جس کے دل سے پردہ دوئی اوٹھ نہیں گیا
رہتا اونکو حقیقت سے آگاہی بخوبی نہیں ہوتی۔

دفعہ ۸۔ ان فقرات سے حاصل مطلب سمجھ لینا چاہیے گو یہ مفہوم بہت نازک ہے
فاما عقل سلیم کے نزدیک ممکن التعمیل اور ذہن ذکا کے نزدیک قابل العمل ہے۔

دفعہ ۹۔ بیان تمکن سادہ الانسان شائق کو چاہیے کہ تخلیہ میں بیٹھکر حواس خمسہ ظاہری کو
ضبط کرے اور بعدہ حواس باطنی کو بیدار کرکے انکو بھی اونکے افعال سے معطل کر دیوے جبکہ
حواس عشرہ بلاکسی ترکیب کے اپنے تصفیہ قلب اور عقل رسا کے زور سے ضبط میں در آویں
چاہیے کہ ایک آئینہ بلور یا کوئی شئے مجلی اپنی آنکھوں کے روبرو رکھے اور ربط کر کے پلکوں کے

معنی اور مضمون کو بالتشریح شرح کرتا ہون کہ جس سے تمامی اقسام جوگ پوست کندہ مختصر بیان مین
معلوم ہو جاوین شعر چشم بند و گوش بند و لب بہ بند ﴿ گر نہ بینی نور حق بر من بخند ﴿ اس شعر کے
اول مصرع مین تین طریقہ معرفت کے جو تحریر ہاین وے بالکل حاوی اور نشان وہ نور پرم جوت
کے ہاین ہر چند فقرا اس رمز نازک کو ظاہر نہین کرتے نہایت محنت شاقہ اور اثبات شوق
کامل شائقین پر بڑی عظمت سے ظاہر کرتے ہین بلکہ مشہور امر ہے کہ علم اکبر یعنے برمہ بدیا ہمیشہ
سینہ بسینہ چلا آتا ہے سینہ مین دیکھا نہین گیا تھا مگر اب آتما نہایت خوش ہو کے فرماندہ ہے
کہ جسکا ظہور بالتشریح کسی نے نہین کیا وہ اب کیا جاوے کیونکہ جنکے مفہوم مین خالق اور مخلوق
دو ہین وے گرا ہا نہ تقریر پیش کرتے ہین اور جب کہ ہمہ اوست اور ہمہ از وست کا معاملہ ہی
تو پھر حجاب کہان باقی ہے اور جب حجاب نہین تو پھر چھپائے سے کیا حاصل اور کس سے چھپایا جاوے
کیونکہ دو آدمی جب ہوتے ہین تب شرم اور حجاب کیا جاتا ہے اور جب خود ہی خود ہر جگہہ
موجود یعنے سرب بیاپک ہے تو پھر کس کا شرم کون کرے لہذا شرح لکھا جاتا ہے اور ظلمات
اگیان جو اگیانیون کے جگر پر چھا رہا ہے توضیح برمہ گیان اور تشریح آتما شناسی سے اس طرح پر
اٹھا دیا جاتا ہے کہ جیسے سورج نکلنے سے تاریکی شب جاتی رہتی ہے ۔

دفعہ ۱ توضیح چشم بند مخفی نرہے کہ فن ریاضت مین جسقدر آنکھ کو شرف دی گئی ہے ایسا
مشرف کوئی عضو نہین ہے ہر قسم کے کمال اس مین بھرے ہوئے ہین سہج سماوہ جو اعلے مراتب
وصال پر ہاتا ہے اسی چشم سے متعلق ہے اسکی ترکیب یہ ہے کہ عامل تخلیہ مین بیٹھ کے اپنے
دونون آنکھون کے محاذی اور متصل بینی کو ایک ہاتھ کی دو انگلیون سے خوب دباوے
پھر جو اسکو نظر آوے قدرت ایزدی سمجھے چونکہ یہ امر نہایت اخفا کے قابل ہے لہذا تھوڑا
اور مختصر بیان کیا گیا کہ عقلمندون کے لیے اشارہ کافی ہے اور جہلا کے لیے ایک کتاب بھی
کافی نہین ہوتی اور اسی طریقہ کا نام جوگ سہج سمادھ ہے اسکے عمل آوری مین ایسی ایسی روشنی
نوع بنوع نظر آتی ہین کہ جسکا مفصل حال دفعہ ۸ بیان نمبری ۶ مین مندرج ہے ۔

دفعہ ۲ تشریح گوش بند کانون کے بند کرنے سے آواز اناہد شبد سنی جاتی ہے اور یہ
آواز ہر متنفس کے تہ دل سے بلاناغہ اور ہر دم برآمد ہوا کرتی ہے ﴿ بیان شرح

اُسکا یہ ہے اُس آواز اناہد کا نام آواز برہم ہے اور یہ دو قسم پر منقسم ہے اول آواز انہد مرکب اور دوم آواز مطلق کہ اسمین تمیز حروف کی نہین ہوتی چاہیے کہ دونون کو برحمہ جاننے اور دونون سے مشغول رہے کیونکہ آواز مرکب کے وسیلہ سے آواز مطلق مسموع ہوتی ہے ۲ آواز مرکب پر تو ہے اُسکے وسیلہ سے عامل بلندی پر پہونچتا ہے اور تشبیہ مین مجھ سے ناہی آب جس طرح مکڑی تار کے وسیلہ سے بلندی پر چڑھتی ہے اور موزیون کی آفتون سے بچتی ہے اسی طرح آدمی پر تو کے شغل سے محفوظ ہمہ آفات ہو جاتا ہے اب طریقہ عمل بتلاتا ہون گویا خادم کو یاد دلاتا ہون اور رفیق مشتون کو برحمہ مین ملاتا ہون —

دفعہ ۳ — چاہیے کہ دو اُنگلیون سے دونون کان کے سوراخ بند کرے پھر دل کی آواز کو جو خود بخود ہر وقت ہوتی رہتی ہے بتامل یک لحظ اور بضبطی انفاس راست اور جیب اور خیال بالاے دماغ اور اپنے کو مطمئن کرکے سُنے جو آواز کہ سنائی دیوے اُسی کا نام اناہد شبد سمجھو اور یہ آواز دس قسم کی ہوتی ہے اور اُسکا جاے صعود مقام وہم ہے بلکہ جس ایوان شاہی مین وہ بادشاہ عالمیان رونق بخش رہتا ہے اُس دروازہ پر جو باجے بجنے کے واسطے معین ہین اُنکی یہ آوازین ہین کہ جس سے عالم و عالمیان کو فخر ہوتا ہے اور جبتک کامل مشتاقی نہین ہوتی بطرز گوناگون یہ آوازین سنائی دیتی ہین کہ جنکی تنقیح و تعین و مطابقت آواز دہ گانہ مین نہین ہوتی —

توضیح آواز دس قسم اناہد شبد کی

نمبر	قسم آواز	کیفیت تصدیق اور سماعت ہونے اُن آوازونکی عامل کو
۱	جوشش آواز جڑیا	وقت سماعت اُسکے بدن کے بال کھڑے ہو جاتے ہین —
۲	مسلسل اور مکرر ایضاً	بدن مین کاہلی اور ایک عجیب قسم کی سستی پیدا ہوتی ہے —
۳	آواز گھنٹہ یعنی جرس	عشق اور محبت کا جوشش دل مین ہوتا ہے —
۴	آواز سنکھ یعنی ناقوس	مثل نشہ کے سر گھومنے لگتا ہے —

نمبر	آواز	کیفیت
۵	آواز مین	آبحیات ام الدماغ سے ٹپکے لگتا ہے ۔
۶	آواز تال یعنی تاڑی	وہ آبحیات بعد اوترنے ام الدماغ کے حلق مین پڑتا ہے ۔
۷	آواز بنسری یعنی بانسری	کشف اور اشراق ہوتا ہے اور ضمیر خلائق پر آگاہی ہوتی ہے اور دور دور کی آواز سُنی جاتی ہے ۔
۸	آواز پکھاوج کہ ہاتھ کے مارنے سے بھی نزدیک کان کے ہوا ہوتی ہے ۔	اور نادیدہ اشیا کو دیکھتا ہے غرض کہ اس شبد کے سُننے کے ذریعہ سے شائق و شیفتہ ہوجاتا ہے وہ آواز جو تمام مخلوق کے دل سے برآمد ہوتی ہے عامل کشادہ پیشانی سے سماعت کرسکتا ہے
۹	آواز نفیری خرد	اسکے سُننے سے سامع ایسا لطیف ہوجاتا ہے کہ جہان چاہے اوڑ کے چلا جاسکتا ہے اور عوام کی آنکھ سے محجوب ہوسکتا ہے کہ وہ سب کو دیکھے اور اُسکو کوئی نہ دیکھے اور وہ دیوتاؤن کو بھی دیکھتا ہے یعنے راہ ملکوت کی نظر نہ آنے کا پردہ جو اُسکی آنکھون پر پڑا ہوا ہے وہ اُٹھ جاتا ہے ۔
۱۰	آواز گرج بادل کی کہ دودو کے موافق ہوتی ہے ۔	یہی آواز اناہد ہے اسکے سُننے سے برھم سے شغول کل ہوجاتا ہے اور تمام نیک اور بد اور خیال اور مفہوم عقلی اور کشف اور وہب اور سیدھی اور کرامات اور معجزات کو لونڈو نکا کھلونا یعنے اشیاے بازی سمجھتا ہے ۔

تحقیقات اناہد شبد کی نہایت آسان ہے اور بے تکلف بلکہ اگر کوئی آدمی کسی وقت اپنے دل کو ہر قسم کے خیالات سے روکے تو بغیر کان مین اُنگلی دینے کے اناہد شبد مسموع ہویگا چنانچہ یہ فقیر بغیر کان بند کیے ہوئے اناہد شبد سُنتا ہے اور اندک تبدیل ہونے خیال اور تصور کے وہ کیفیت کافور ہوجاتی ہے اور دوسری ترکیب یہ ہے کہ کانون مین روئی ڈالکر اور اُنکو اولٹ کر عمامہ یا مور پنکھ سے خوب کس باندھے اور اُسکے اوپر ایک رومال بھی باندھے جس شکل سے کہ شائقین نظر آ اسکی داڑھی کو باندھتے ہین بعد ازان بعد دونون کان پر یا ایک پر ایک ہاتھ کی ہتھیلی رکھکر آواز اناہد کو سُنے پھر تو بلا تکلف عمدہ عمدہ سرود سراے غیب سن پڑے گی چنانچہ فقیر اکثر حالت موسم سرما مین جب کہ اوائل اپنے مشق کا تھا ایسا ہی کرتا تھا ۔

وقعہ ۔ بغور اور تامل کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ آواز ہر بشر کے اندر ہر وقت با قیام مختلف خود بخود ہوا کرتی ہے سماعت اسکی بسبب اشتغال محسوسات کے نہین ہوتی ۔

دفعہ ۵ - اگر دل کو محسوسات سے نہ روکے تو کانوں کے بند کرنے سے بھی وہ لذت نہ ملے گی
آواز سنے گا اور جو محسوسات کو دل سے روکے گا اسکی کیفیت اُسے خوب معلوم ہوگی دفعہ ۶ کی
جسکی سست گرو کا اور پرلیش ہوا ہے وہ انا ہد شبد سے گذر کر اونکار کی ذہن میں پہونچا اسن کی
بیار ست تب ہین پہونچتا ہے اور سست شبد اور پرانا ستراوف ہین دیکھو دفعہ ۲۴

دفعہ ۶ - اس عمل کے مشق سے غیب کی آواز سننے کی قدرت ہوتی ہے مگر غیب کی باتوں کو
کسی سے کہنا نہ چاہیے ورنہ مشاق اس مرتبہ سے گر پڑتا ہے اور جب تک تو آواز سنتا رہے
اسی کے خیال میں بھول نہ جاوے ورنہ اصل مطلب سے کنارہ رہجاویگا چاہیے کہ انکی جانب
توجہ نہ کرے اور تلاشی آواز دہم کا رہے جو عین مقصود ہے۔

دفعہ ۷ - تصریح بیان بند کرنے کا بیان میں اسم اعظم کی مفصل توضیح کی گئی ہے کہ اجپا جاپ
کو عبارت چینی لفظ ادم دراد سوہنگ و ہنس ہنس ردت سے ہے بلا حرکت لب اور زبان کے
دل سے جپا کرے کیونکہ یہ اسم اعظم ہر ایک مقصد کا بر لانے والا اور تمامی حجابوں کا رفع کرنے والا ہے
دیکھو دفعہ ۱۱ بیان نمبری ۸ کا اور بیان نمبری ۱۳ کی جملہ دفعات کو جو اسی بیان سے متعلق ہین۔

دفعہ ۸ - متقدمین کا پرانا قاعدہ یہ ہے کہ وے تخلیہ میں بیٹھکر دونوں ہاتھ کی انگلیوں سے
دونوں کان اور دونوں پر ناک اور دونوں چشم اور دونوں لب بند کرکے دھیان پر توجہ کرتے
تھے - مگر اس ترکیب میں عامل کو تکلیف شدید ہوتی تھی اور اسی عمل کو پرانا یام سنسکرت مین کہتے
ہین چونکہ وہ قاعدہ نہایت مشکل اور فی زمانہ شائقین سے اُسکا استعمال مخفی دشوار ہے اور راقم
نے جو علیحدہ علیحدہ انکی توضیح کی ہے وہ نہایت آسان اور قابل استعمال ہے اور ایسا آسان ہے
کہ ہر شخص استیلاے شوق سے بہ آسانی عمل کر سکتا ہے۔

دفعہ ۹ - بہت مشکل ہے کہ انسان نور پرماتما کے دیکھنے کا قادر ہو ہر چند کہ بتجویز فکر قادر ہو مگر بحکم
حاکم حقیقی ایسے ایسے مشکلات کا آسان کرنا اس فقیر حقیر کے ذمہ اور حل کرنا ہر ایک دقائق کا تجلی کا
اس ذرہ بے توقیر کے تعلق ہے لہذا مفصل بیان پرماتما کے نور دیکھنے کا لکھتا ہوں اور ایک
عمدہ طریقہ دیکھنے عکس لینے پر تو نور کا شائقین اس علم اکبر کو بتاتا ہوں وہ یہ ہے کہ صبح کے وقت
جب سورج نکلتے ہین چند سے اُنکی طرف اپنی آنکھ چند مرتبہ لگاوے اور اتنی ہی مرتبہ پھر بند کرے

[illegible]

[illegible]

اگر اس طرح پر چند روز مشاقی بہم پہونچاوے گا دھیان اسکا غایت مرتبہ اعلےٰ کو پہونچیگا کیونکہ انسان بنصیب کشائش باطنی یک بیک جلوہ نور دیکھ نہیں سکتا مگر چونکہ آفتاب مین وہ نور نہایت خوبی سے بھرا ہوا ہے اور پھر ایک نیر اسی نیر اعظم سے اقتباس نور کا کرتے ہین پس شائقین کو اس مشق اعلے سے وہ کیفیت حاصل ہوگی کہ راقم کے احسانات تحریر بیان سے کبھی سبکدوش ہونگے اور آخر مین وہ نعم فات حاصل ہوجاویگا کہ شائقین اپنے مین آپکو دیکھ لیوینگے پھر تو اسی کا حاصل مقصود اور فہو المراد ہے اور اسی کا نام اقتباس نور عقلانے قرار دیا ہے اسکے بعد دیکھو دفعہ ۱۳ بیان نمبری ۳ کا اکثر حضرات نو آموز اس فقیر سے پوچھا کرتے ہین کہ درحالیکہ پرماتما کی کوئی مثال اور صورت یقینی ہے پھر اسکا دھیان کیونکر کیا جاوے اور گنجینۂ مقصود کیونکر ہاتھ آوے لہذا انبظر جواب اُنکے یہ ترکیب انفس اور پسندیدہ لکھی گئی ہے کہ شرف سے اسکے ہر شخص کا دھیان نہایت خوبی سے پختہ ہو جاویگا اور پرماتما کے دیدار جمال باکمال مین روز بروز غلبہ اشتیاق بڑھتا جاویگا۔

دفعہ ۱ - ایک عمدہ قاعدہ جوگیا بھیاس کا یہ ہے کہ جو کوئی سکھمنا رگ کی راہ سے کہ وہ نہایت روشن اور باریک ہے پران کو حبس نفس کی ترکیب سے اوپر کھینچے کہ پران اور دل اوپر پہونچ کر ایک ہوکر اُم الدماغ مین پہونچ جاوے اور زبان سے تالو کو بند کرے اور حواسون کو ایسا روکے کہ پھر وہ محسوس نہ کرسکین ایسا مائل ہر طرح کا کمال پاتا ہے اور مزید بران یہ کہ پران کو روکے ہین جیو آتما ہو جاوے پھر تصور پرم آتما کا کرے اور جیو آتما کا تصور چھوڑ دیو اور دماغ مین تصور کو قائم رکھے اس عمل سے ہر قسم کے کمالات کا عامل مخزن بن جاتا ہے۔

دفعہ ۱۱ - ایک اور قاعدہ عمدہ بیان مین توصیف بیگیانیون کے بدفعہ ۵ لکھا ہوا ہے دیکھ لو۔

دفعہ ۱۲ - واضح ہو کہ فن ریاضت مین مقام درستی تصور ہے جسکا تصور درست ہوگیا اور ہر دم اور ہر لحظہ اُسی پرماتما کے دھیان مین مشغول رہا پھر تو اسی کا نام جوگیشر اور ولی ہے اور اسکے واسطے یہ بھی ضرور نہین ہے کہ خانہ داری کو ترک کرے اور بیہودہ واہیون کی طرح دربدر یا جنگل بیابان مارا پھرے ہندی مثل ہے جو کرتے کرم کرے بیاہ رنا ناہ مین براسکے جہان کریا بندھا نا جو کبیر داس کا قول ہی گرہ اندر جو رہے اور اسی جگہین کبیر تا کے ہم داسی

دوسرے یہ کہ لذات محسوسات سے بالکل کنارہ ہو کر تخلیہ نشینی سے مستغرق دھیان پرماتما بنا رہے
اور کسی طرح کا تخیل محسوسات اپنے گوشہ خاطر مین نہ رکھے تیسرے یہ کہ ایسے فکر اور غور کا مخزن ہو جاوے
کہ اُسی سوچ اور بچار مین وہان تک غوطہ کھاتے کھاتے پہونچ جاوے کہ جس تختگاہ دل پر پرماتما
براجمان ہے چوتھے یہ کہ کبیر داس نے فرمایا ہے کہ سوتے بیٹھتے رہے اوپتانے
کہین کبیر ہم اُسی ٹھکانے ،، یہ کلام کبیر داس کا متعلق بیان سہج سمادھ کے ہے پانچوین یہ
کہ صفائی قلب جو گریہ وزاری سے ہوا کرتی ہے روتے روتے پرماتما مین دھیان
لگا کے ہوکے اس درجہ تک پہونچ جاوے کہ آئینہ لوح محفوظ جو آتما کی روشنیون سے
منور ہو رہا ہے آتما خود دیکھ لیوے کہ ہر بشر آتما ہے بشرطیکہ اُسکی قدر کو جانے اور
مغز تحریر راقم تک پہونچے فقیر کو یہ بھی لکھ دینا ضرور پڑا کہ ضمن تصور مین کوئی جاہل ایسا
نہ رو دے جیسا کہ سوڑرہ کا قصہ مشہور ہے چھٹوین یہ کہ تخیل محسوسات کو اس قدر بھولو اوے
کہ گوشہ دل مین بالکل خیال محسوسات نہ رہے پھر تو یہ وہ درجہ ہے کہ فرشتے اور بڑے
بڑے جوگیشر اُسکے قدمون پر سر رگڑین ساتوین یہ کہ تعلقات اور تعینات سے آزاد ہو جانا
اور وہم اور رگن اور خیال کے کوچہ سے نکلکر مرتبہ حق الیقین حاصل کرنا یہ وہ مرتبہ ہے
کہ راجہ جنک بدیہ کو جو حاصل تھا ، باقی قاعدہ جوگ بیان نمبری ۶ مین درج ہین دیکھ لو

بیان توضیح صفائی قلب اور قواعد مستحسنہ اتصال برہم کہ جسکے عمل سے شائقین درجہ معراج سے بھی اعلےٰ مدارج پر بے تکلف پہونچ جاتے ہین کہ جس مقام سے پھر واپس آنا نہین ہو سکتا

دفعہ ۱ ۔ وہ آتما آنند سروپ ہے اور دل مین بصورت نور کے مقیم ہے اور دھارنا
اور سمادھ سے نظر آتا ہے بلکہ وصل کر لیتا ہے اور اپنے نور منور مین اس طرح پر
ملا لیتا ہے کہ پھر اُسکو آواگون کی تکلیفات ہونے نہین باقی نہین ۔

مقولہ [illegible] نظامی [illegible]
[illegible] مقولہ بو علی شاہ قلندر [illegible]

دفعہ ۲ - از روے بید برمھ سے ملنے کے لیے چھ حکم نازل ہین اجس و دم ۲ الفنباط ۰ جو اس ۳ دھارنا یعنے تصور کسی شے کا بعض کا قول ہے کہ دل کر یا نرجنا ایک چیز خاص سے اسکا نام عشق حقیقی اور دھارنا ہے کہ جسکا مفصل حال حصہ دوم کتاب ہذا مین لکھا ہوا ہے ۴ مفبوط اور قائم کرنا تصور کا اُس ذات پاک مین کہ جسکو دھیان کہتے ہین ۵ حق الیقین یعنی یقین کو درست کرنا کہ جو موسوم بہ گیان ہے بعض کا قول ہے کہ پانچوین جزو ترک ہے یعنے حیرت کو دلایل عقلی سے دفعہ کر کے مرتبہ بمرتبہ علم الیقین اور عین الیقین اور حق الیقین حاصل کرنا

توضیح تینوں یقینوں کی ؛ علم الیقین وہ ہے کہ جو علم کے حصول اور تجربہ کارون کی صحبت سے میسر ہو اور عین الیقین وہ ہے کہ جو جوگیشرون کو مشاہدہ حال پرماتما سے کشف اور اشراق ہوتا ہے اور حق الیقین وہ ہے کہ جب ناظر اور منظور اور طالب اور مطلوب اور عاشق اور معشوق ایک ہو جاتے ہین اور خیال دوئی مطلق جاتا رہتا ہے اسے محویت یعنی فنا فی اللہ اسکو سمادھ استغراق کہتے ہین ان چھون کے مجموعہ کا نام جوگ ہے اور انھین ترکیب سے جیو آتما کو پاتا ہے جو کہ محض نور ہے جو کوئی ان چھون ترکیب سے کوئی ایک ترکیب پر بھی عمل کرے اور ان پر قادر ہو جاوے وہ سب شے پر محیط ہو جاتا ہے اور اُس حالت مین اگر انا الحق کہنے لگے تو مضائقہ نہین **شعر** قصۂ منصور جب دوئی کا دل سے پردہ اُٹھ گیا ؛ تب انا الحق کہہ اُٹھے تو جرم کیا -

دفعہ ۳ - چاہیے کہ تمام حواس ظاہری کو کھینچ کے دل مین جمع کرے اور دل کو کھینچ کے پران مین رکھے اور خواہش لذات محسوسات کو دور کر اطمینان سے بیٹھکر جیو آتما کو آتما مین محو کرے اس حالت کا نام تریا یعنے لاہوت ہے یہ حالت بہت مشکل سے نصیب ہوتی ہے مگر طریق آسان وقوع کا بھی کسی مقام پر لکھونگا -

دفعہ ۴ - ازان بعد چاہیے کہ نوک زبان کو تالو سے لگا حلق کے سوراخ کو بند کرے کہ اس ترکیب سے حرکات دل اور حواسون کے بند ہو جاتے ہین اور دل اُس ذات لطیف مین محو ہو جاتا ہے پس جو شخص یہ عمل کرتا ہے برمھ کو کہ حد سے زیادہ لطیف اور روشن ہے پاتا ہے اور حق الیقین سے اپنے تئین آپ دیکھنے کا قادر ہو جاتا ہے اور خیالات

جیو آتما اور پرم آتما کہ تفاوت لفظی بنظر امتحان عقل مشتاقان ہے چھوٹ جاتا ہے
اور ہر قسم کے شک اور یقین اور وہم اور گمان اس سے دور ہو جاتے ہیں ؛ حاصل کلام اس
مشق سے صفائی قلب حاصل ہوتی ہے اور نیکی اور بدی فعلوں کی رفع ہو جاتی ہے اور نگاہ نتیجہ اعمال
پر نہیں رہتی ہے جیو آتما کے مرتبہ سے گذر کر پرم آتما ہو جاتا ہے پس یہ عین سرور لازوال اور
منتہائے مراتب کمال ہے اور جب مشتاق جیو آتما سے آتما ہو جاوے گا پھر وہ اس قابل بلا تکلف
بن جاوے گا مصرعہ آن را کہ خبر شد خبرش باز نیامد ؛

دفعہ ۵ - ایک اور طریقہ برہم سے مشغول ہونے کا بعد انتخاب تمامی بید اور شاستر کے
یہ ہے چار زانو ہو کے بیٹھے یا جیسی عادت ہو ۲ سر اور گردن ہلنے نہ دے اور بلند رکھے
کج ہونے نہ دیوے ۳ دل اور حواس کو کسی طرف محسوسات کے جانے نہ دیوے اور
دل کو حواسوں سے ملا دیوے ۴ دل کے سوراخ میں جو محل برہم کا ہے بغور معاینہ کرے
اور دل ناف سے دس انگشت کی بلندی پر رہتا ہے اور اسی کے اندر وہ نور ذوالجلال
جلوہ گر رہتا ہے ؛ وہ صفائی دل کے واسطے نیک افعال اور راست گوئی شرط ہے
اور تفرغ بھی واجب ہے ؛

دفعہ ۶ - جس مقام پر یہ شغل کیا جاوے اونچی اور نیچی جگہ نہ ہو ہموار ہو اور کسی قسم کی
گرمی یا کوئی اور موجب انتشار طبع نہو اور رہگذر گاہ عوام بھی نہ ہو اور ایسا مقام محفوظ ہو
کہ غیر کی آواز بھی سنائی نہ دیوے اور مرغوب اور دلچسپ جگہ ہو غرض کہ شغل سے پہلے
اسکا بندوبست کر لیوے زاں بعد چاہیے کہ اعتقاد اپنا درست رکھکر حواس ظاہری اور
باطنی کو ضبط رکھے اور سہج سہاؤ یا ناد شبد کا بھی استعمال رکھے بعدہ اسکو چاہیے کہ فعل نیک
کیا کرے اور بدفعلی کی جانب کبھی اپنے کو رجوع نہ کرے اور جملہ لذات اور خیالات کونین
کو دل سے دور کرے اور کثافت ظاہری اور باطنی سے اپنے جسم اور دلکو ہمیشہ پاک رکھے -

دفعہ ۷ - جس قدر توہمات اور خطرات اور خوف دل میں ہوں سب کو دور کرے اور
جانے کہ برہم میرا محافظ ہے پس بے خوف اور بے خطر ہو کے محو ذات باللطف ہو جاوے
اس عمل کے حالت سرور میں جو کیفیتیں نمود ہوتی ہیں اور جس درجہ کا استغراق ہو جاتا ہے

اوسی مدارج کا نام معراج ہے اب تم سمجھو کہ ایسے مشتاق کو ہمیشہ معراج نصیب رہتا ہے بلکہ وے اُس درجہ کو بھی ناچیز سمجھکر فنا فی اللہ ہو جاتے ہین۔

دفعہ ۸ ـ چنانچہ اشنان حسب شرائط دفعہ ۵۵ کرلیوے چاہیے کہ اس کتاب کے بیان نمبری ۵ کو بخوبی معاینہ کرے اور استعمال سے حظ وافی اٹھاوے واضح ہو کہ جب پرمیشر اپنی کرپا کرکے متلاشیان اپنے کو اپنی طرف رجوع کرتا ہے اس وقت ظہور روشنی عناصر بتدریج عرصہ مین ہوتی ہے اور روشنی اودی ۲ سون زرد ۳ سبز ۴ سفید ۵ سرخ بعدہ جب ہمت ثبت اور انہماک اختیار مین آتے ہین تو اُنکے عمل درآمد مین گاہے تاریکی اور گاہے مثل دود گیاس وگاہے مثل روشنی آفتاب وگاہے مثل چمک بجلی وگاہے مثل چاندنی ماہ شب گرما وگاہے مثل ہوا روان وگاہے سفیدی قلیل یعنی پیلی روشنی وگاہے مثل مشعل بعدہ عین نور پرماتما نظر آتا ہے اور اُس وقت الیسا نشہ اور سرور ہو جاتا ہے کہ متلاشیان محو اور اپنی خودی سے بیخود ہو کر الست ہو کر انا الحق کہنا شروع کرتے ہین اور عین برہم ہو جاتے ہین اور درجہ معراج کو بازی طفلانہ سمجھ کر نظر توجہ سے اُسے نہین دیکھتے اور ناچیز محض اور بیقدر مطلق سمجھتے ہین بلکہ اُسکے خیال کو بھی وے بالکلیہ چھوڑ دیتے ہین الغرض جو کچھ کہ ہے وہی ذات برحق ہے اور اُسکے تصور کا یہ مرتبہ ہے کہ شائقین کو مستغنی اور الست اور شاہنشاہ عالم بنا دیتا ہے اور تمام مخلوق کو اُسکا محتاج کرکے اُسکو بے نیاز کر دیتا ہے اور تھوڑے غور مین یہ امر نازک اور رمز محقق قابل سمجھنے کے ہے کہ معراج کے درجہ مین جو ہر دم فایز رہتا ہے وہ برہم کو ہر گوشہ مین یک سمجھکر یکتائی اور بنا شنی اختیار کرلیتا ہے اور یہ مفہوم اُسکی ہو جاتی ہے کہ جب وہی نفس ناطقہ ہر جسم مین جلوہ گر ہے پس اپنی پتلی کو جس طرح چاہتا ہے کھیل کھلاتا اور نچاتا ہے وغیرہ معقولات بلا مفہوم علت غائی مد جا پیش عقلا شرمندہ کراتا ہے جسکا ایسا مفہوم ہووے حرد کامل عیار اور رسیدہ سمجھنا چاہیے اور نہ وہ کہ جو تعصب مذہبی اور گردنکشی اور خونریزی خلائق اور جہاد خلقت خالق کو واسطے البقاء اپنے نام کے بہتر جانتا ہے کیونکہ یہ سب علامات بابنداین لذات محسوسات کے ہین اور جو گرفتار دام صیاد محسوسات مثل عرفان صنجر اکی کے رہیگا وہ بلا شک کور باطن اور سنگدل ہو جاویگا

اسی واسطے صاحبان پر ظاہر ہو کہ ضروری ہے کہ خواہش لذات محسوسات کو اپنے گوشۂ دل سے
نکال دیوین اور رصد ہا مقام کتب ہذا مین اسکی ہدایت لکھی گئی ہے اور آئندہ بھی لکھی جاویگی
دفعہ ۹ حضرات بے علم اور صاحبان باعلم کہ جنکی قدرت مدرکہ تیز نہین ہے اور جودت طبع
ترقی پر نہین اور آتما شناسی کے دقائق سے بے بہرہ محض اور برہم شناسیون کی صحبت سے بھی ذخیرہ انگیز
نہین یا اوسکے خادمون سے بھی ذلہ خوار نہین ہین اُنکی حرکات لغو دیکھو اور بگوش انصاف
سنو زبان بعد انتباہ کرد کہ وہ کیسے اصل کو چھوڑ فرع کو پاکر گمراہ ہین اور آتما شناسی جوان حرکات
لغو سے بالکل علیحدہ ہے کس درجہ غافل ہین اور مردان کامل اور مقبول پرماتما سے زیادہ
اُنکے قائل ہین اور قدیم سے تا آخر ایسے مکارون سے دنیا خالی نہین رہے گی کیونکہ نہ معلوم کہ
پرماتما نے کس مصلحت سے عقلا کے ساتھ جہلا کو بھی پیدا کیا ہے جیسا کہ گل کی شاخ مین خار ہیں
راقم نے بچشم خود دیکھا ہے کہ کیمیا کے بنانے والے اور جادو کے جاننے والے اور گنڈہ اور
تعویذ کے باندھنے والے اور غیب سے قسم بقسم کی چیزین منگانے والے اور لونگ اور لڈو وار
پھول کے برسانے والے اور شراب کو دودھ بنانے والے یا سورج اور چندرمان کو دو کرکے
دکھانے والے یا رات کا دن اور دن کی رات دکھانے والے اور دریا مین کھچڑی کے پکانے
والے یا اس قسم کے جتنے حرکات لغو اور شعبدہ ہاے عجیبہ اور غریبہ کے کرنے والے ہین انکو حضرات
مخالفین عقل اور گیان اشرف اور معزز سمجھتے ہین اور اصل مطلب سے کنارہ رہتے ہین اور
یہ نہین سمجھتے ہین کہ ظاہر درویش نمالون کی حرکات عجیبہ یا بازیگرون کے افعال خفیفہ بے اصل
اور بے بنیاد محض ہین پس گرفتاران جہالت ایسے ہی لوگون کو صاحب کمال سمجھتے
ہین اور خود حصول کمال سے محروم رہتے ہین حالانکہ نشان فقر اور گیانی اور
مجذوب نمبر ۱ سے ۴۳ تک اس آئینۂ تصوف کے درج ہین پس جو ان اوصاف سے
موصوف ہو انکو صاحب کمال سمجھنا زیبا اور روا ہے کیونکہ وہ پرمیشر سے مل گئے رہتے
ہین انکو ضرورت اپنی نمائش یا پیغمبر یا ولیا یا رسیدہ کہلانے کی باقی نہین رہتی فقط بر
رسولان بلاغ باشد و بس —

کسیکے بیان اُٹھ جاتے پردۂ دل اپنی نقاب حجاب یا اور نظر آجاتا جمال شاہد معنی -

دفعہ ۱ - پیشتر اسکے دوسرے بیانات مین لکھا گیا ہے کہ آتما دل مین مقیم رہتا ہے مگر رگیان اور ریاضت کی تجلی کی آنکھون سے نظر آتا ہے اور کیفیت اسکی مشابہ اس تمثیل کے ہے کہ جلتے فانوس کے اندر روشنی۔

دفعہ ۲ - آتما جو سب سے اعظم اور اعلے تر ہے وہ درمیان دل کے مقیم اور حد سے زیادہ لطیف اور نہین سرورپ اور تمامی آنندارات کا مخزن ہے اسکو قابو کرنا یا اسکی ماہیت کو جاننا یا اوسکو محسوسات سے دیکھنا غیر ممکن ہے اوسکو عارف اور حکیم بھی جزو کل سے جان نہین سکتے اور جو اسکے جاننے کا شوق کرے اسکو لازم ہے کہ پہلے اپنے کو تشبیہات ذیل سے مبرا کرے ۱ - کمی غذا - ۲ - استیصال بنیاد غضب ۳ - کنارہ کشی خلائق اور ضبطی حواس ہر ایک جانب ۴ - مساوی سمجھنا آثار سردی اور گرمی زمانہ کو یعنے رنج اور راحت اور تکلیف اور عیش کو ۵ - مستغنی ہوجانا تعریف مذمت عوام سے اور نہ متغیر ہونے دینا اپنے چہرہ کو اس وجہ سے ۶ - نکرنا خواہش اور خوف دوزخ یا بہشت یا کسی قسم کے اشیا فانی دنیوی کا ۷ - نرکھنا کسی چیز کو نفعلہ اپنے لیے ۸ - لاطمع رہنا بدرستی عزیمت ۹ - رضاجوئی مرشد - ۱۰ - کنارہ کشی صحبت جہلا ۱۱ - صرف مضبوط کرنا اپنے تصور کو کہ نور پرماتما اندرون اور بیرون جھلکا کرے اور نہ لیجانا کسی دوسری طرف اپنے تصور کو۔

دفعہ ۳ - انہین گیارہ اشیا مین دس نمبر تک متعلق دسون اندری اور اخیر کا کام متعلق بدل ہے پس جو اس امر کو سمجھے اپنے منزل مقصود کو پہونچے۔

دفعہ ۴ - وہم کرنا مایا کا نام حجاب ہے اور اٹھ جانا اس نقاب کا ہر شخص کے گیان سے ممکن ہے ہر چند کہ اس ذات کو نادان اور جاہل نمیت جانتے ہین اور عاقل اور عالم اور جاننے والے بید اور چھون شاستر اور اٹھارہ پوران اوسکی ہستی کے مقر ہین اور ہر کوئی بصورت اور رنگ مختلف کے جدا جانتا ہے حقیقت مین وہ کچھ اور ہی ہے اور جو مفہوم اور مذکور ہے سب سے نیارا ہے اور وہ پردہ جو اسکے دیدار جمال باکمال کے واسطے مانع ہے یہی اشعار گلزار ابراہیم بھرے ہے ہین دل مین دنیاوی خیال ۞ آوے کیونکر اوسمین نور ذوالجلال ۞ چاہیے تجھکو اگر وصل صنم ۞ دل کو خالی غیر سے کر یک قلم ۞ کھینچ خلوت مین بہت سیا

آئینہ مذہب ہنود

انشکارہ تا میسر ہو تجھے وصل نگار ؛ ہر اگر اس راہ کا تجھکو خیال ؛ غیریت جتنی ہر سب پر حجاب و ال
جیت جاہ و مال و فرزند و پسر ؛ الفت لعل و جواہر سیم و زر ؛ طبع کو جس جس طرف کا ہر خیال ؛ ہی ہی [illegible]
مانع راہ وصال ہو —

دفعہ [illegible] — اگرچہ اس حجاب کا محض غیر ممکن ہے مگر ممکن بھی اس حالت میں ہے کہ جو شائق
اپنے دل کو ا - الفت - ۲ - عداوت - ۳ - طمع - ۴ - حرص - ۵ - غضب - ۶ - ترس
۷ - شہوت - ۸ - تکبر - ۹ - حسد - ۱۰ - تعصب - ۱۱ - ہوس - ۱۲ - غفلت - ۱۳ - ظلم -
۱۴ - غرض - ۱۵ - کینہ علاوہ برین جہل ہر قسم اور جو کچھ کہ شہوت اور غضب اور جہل اور
مردم آزاری کے تعلقات ہین پاک کر لیوے اور علوم متعارفہ سے تمامی موجودات اور محسوسات
کی حقیقت سمجھ کے اور اُنکی ناپائداری پر یقین کر کے متلاشی شے پائدار اور مستقل کا ہووے
اور ایسی محویت حاصل کرے کہ تعینات دوئی کا دفع ہو جاوے تم سے سچ کہتا ہوں اور بالیقین
تمکو سمجھاتا ہوں کہ پرمیشر مین ملجانا کچھ بہت مشکل نہین ہے اور عکس اوسکے جمال کا دیکھ لینا کہ یہ ادنے
طریقہ برھم شناسی کا ہے کیا شکل مگر نقص اسی قدر ہے کہ دل سے دوئی جلد جاتی نہین جب
دل سے دوئی دور ہو جاوے صرف اسی کی خواہش اس دل کو رہے تو یقین سمجھو
کہ تم پورے آتما ہو —

دفعہ [illegible] — اوس پرمیشر کے پہچاننے اور سمجھنے کے لیے تھوڑا سا حجاب ہے کہ اسکو [illegible]
اُسکے دوسرا کوئی پہچان نہین سکتا بس چاہیے کہ وہ کمال حاصل کرے کہ اوسکی صفت حلول کرے
پھر اپنے کو آپ پہچان لیوے —

دفعہ [illegible] — آتما جسکو چاہو کہو جسکو چاہو سمجھو کچھ گناہ نہین آتما کی شناخت سے آتما ہو جاتا ہے اور آبشات
جیو اور برھم کہ یہی حجاب ہے دور ہو جاتا ہے پس اپنے کو آپ پہچاننا یہ اُسکی صفت ہے
دوسرے لینے پابندان دوئی اگر اسکو پہچانین یہ اُسکی مذمت ہے اسی قدر حجاب ہے
اسکو دور کرے پھر تو حاصل مراد ہے —

دفعہ ۸ — جسکے دل سے پردہ دوئی اُٹھ جاوے منصور کی طرح انا الحق کہکر اشعار ذیل کو پڑھا
کرے شعر یار کو ہم نے جابجا دیکھا ؛ کہین ظاہر کہین چھپا دیکھا ؛ دیگر نہ گوہر میان [illegible]

دلہا ان نام علی [illegible]
دفعہ ۵ [illegible]

مٹھہ ہے سنگ مین ؛ لیکن چمکتا ہے ہر رنگ مین ؛ دیگر ایکہ در ہیچ جا نداری جا ؛ بوالعجب ماندہ ام کہ ہر جائی ؛

دفعہ ۹ ۔ آتما جسکو نفس ناطقہ کہتے ہین یہ بقا اور فنا کا حاکم ہے اور ہر طرح کی مقدرت رکھتا ہے پس اس کا عامل بھی بعد عیدار جمال اُسکے ویسا ہی ہو جاتا ہے کہ جسکے مقدرت کے اظہار مین قلم و زبان عاجز اور منشی وقائع نگار حیران ؛ باقی بیان اس پردہ اُٹھ جانے کا بیان نمبر ۸ کی دفعہ ۱ مین ہے دیکھ لو ؛

نمبر ۸ بیان پیدائش عالم اور مایا اور تفریق مفاصل لفظی جیو آتما اور پرم آتما اور آتما

دفعہ ۱ ۔ جب اُس پاک بے نیاز کو خواہش پیدا کرنے عالم کی ہوئی اسی کی خواہش کا نام مایا قرار پایا اور اس امر کا علم کہ اُسکو خواہش پیدائش عالم کیون ہوئی سوائے اسکے دوسرے کسکو آج تک نہوا اور جسکو علم ہوا مطابق قول **سعدی** ہو گیا ؛ آنرا کہ خبر شد خبرش باز نہ آمد ؛

دفعہ ۲ ۔ برہم اور مایا اور عالم کا نام موجودات ہے اور اس برہم چکر مین برہم اور مایا مثل دریا اور پانچون حس بمنزلہ چشمہ اور پانچوان عنصر لطیف مثل گرداب اور پانچون پران مثل حباب اور پانچون عنصر کثیف مثل امواج اور اہنکار مثل سر چشمہ ہے اور یہی سبب ظہور مخلوقات اور حیات اور ممات کا ہے اور جیو آتما کہ اسکو ہنس بھی کہتے ہین اس مین قیام کر رہا ہے اگر یہ جیو آتما پرم آتما سے ملجاوے تو لا زوال ہو جاوے ۔

دفعہ ۳ ۔ جیو آتما اور مایا اور عالم برہم سے موجود ہوئے ہین اُسی مین یہ لین ہو جاتے ہین ۔

دفعہ ۴ ۔ پرم آتما اور جیو آتما دونون قدیم ہین پرم آتما کے معنی دانائی کل اور جیو آتما کی اصطلاحی معنی دانائی جزویات ہے بدینوجہ پرماتما ذی اختیار ہے ۔

دفعہ ۵ ۔ مایا کے معنی اچھا نارائن اور کل علم اُسی سے صورت پذیر ہے اور جس نے دنیا اور عقبی کو پیدا کیا اور جو مادہ پیدائش ہر سہ عالم ہے اُسکے ارادہ اور ترک کا نام مایا ہے اور ارادت ازلی اور خواہش رب العالمین اور اودیا اور علت اولی اور عقل کل مترادف ہین ۔

دفعہ ۶ ۔ پرم آتما لا انتہا اور لا تعداد ہے اور تمام عالم کا وجود اُسکی مایا سے ہے با اینہمہ وہ منزہ افعال سے ہے

دفعہ ۷ ۔ جو مایا اور پرم آتما اور جیو آتما کی حقیقت کو جانے وہ برہم ہو جاوے اور جو برہم

فائدہ ۱ ۔ [illegible]

فائدہ ۲ ۔ [illegible] ۱۲

اور جیو آتما کو ایک کرڈالے آتما بن جاوے۔

دفعہ ۸ ۔ مایا مقید اور فانی ہے اور جیو آتما مطلق اور لازوال ہے اور اسکو قدرت ہے کہ مایا کو لذت فنا چکھاوے اور جیو آتما قائم جاودان ہے جو کوئی اس مضمون کو سمجھے اور اپنے دل کو پرماتما میں محو کرے اور تعینات کو درمیان سے دور کرے وہ مایا کی قید سے رہا ہو جاوے پس سمجھو دل کے حجرے میں جو مقیم ہے وہی آتما سروپ آتما ہے اور وہ لاتعین اور بےنام اور بےنشان اور عالم کا بطون اور لازوال ہے اور عقل اور حکمت اور معقول اور منقول سے جسکی نفی اور اثبات پر بحث ہے وہ نہیں ہے ان سے برتر اور تقریرات سے منزہ مفہوم ہے۔

دفعہ ۹ ۔ آتما فی الحقیقت محیط عالم ہے لیکن اعمال کے نتائج نیک اور بد سے اجسام میں مقید ہو اور علیحدہ علیحدہ ہر جسم میں ہر بشر اسکی موجودگی کا اطلاق دیتا ہے مگر فی الاصل وہ نہایت لطیف اور واحد ہے حتی کہ کسی حواس ظاہر یا باطن سے وہ ادراک میں نہیں آتا خلاصہ مفہوم یہ ہے کہ ہر شے میں وہ موجود ہے اور ہر شے کا وجود اس سے موجود ہوا اور ہر شے سے وہ علیحدہ ہے

دفعہ ۱۰ ۔ آتما نے ست اور رج اور تم تین شے سے ایک نقاب کہ جسکو جسم کہتے ہیں بنایا اور اسمیں اپنے تئین چھپایا جیسے کہ فانوس کے اندر روشنی پس حجاب کے اٹھانے کے واسطے گیان اور دھیان شرط ہے شعر مصقلہ عقل کو لو صاف کرو دل کو اگرچہ اسمیں محجوب ہے جو خود ہی نظر آویگا۔

دفعہ ۱۱ ۔ جو عوام کے جسم کی حفاظت کرتا ہے اور وہ جب بدن سے جدا ہوتا ہے بدن کو دکھ ہوتا ہے اور اسکو کچھ پرواہ نہیں ہوتی جب جیو آتما بدن کو چھوڑتا ہے بدن حرکت سے باز رہتا ہے اسواسطے یہ حرکت دہندہ قرار دیا گیا ہے اور جو نادانی اور جہل کو دور کرتا ہے اور عقل سلیم رکھتا ہے وہی آتما ہے اور پران کے معنی اصطلاح حکما میں حرارت جیو آتما ہے چاہیے کہ جیو آتما کو تیر اور آتما کو نشانہ بناؤ اور دل کو قوی کرکے لگاؤ کہ کبھی خطا نہو گی اور عین آتما ہو جاویگا اور جسم کو تلے کی لکڑی اور پرنو کو اوپر کی لکڑی اور تصور کو حرکت چوب خیال کرکے مدام شغل پرنو کا کرے پس جو جوہر ذات کہ پوشیدہ ہے نظر آویگا۔

دفعہ ۱۲ ۔ جیو آتما کسی سے پیدا نہیں ہوا از خود موجود ہے لیکن اسکو مایا سے الفت زیادہ ہے بایں وجہ یہ اپنی حقیقت اصلی سے غافل ہو رہا ہے اور محسوسات کی لذات میں پھنسا ہے گوشنائین

جامی نے یوسف زلیخا میں کہا ہے [illegible]
[illegible] عاشق صادق [illegible]

تلسی داس نے رامائن مین لکھا ہے چوپائی ایشر انس جیو ابناسی ۔ چیتن امل سہج سکھ راسی سو مایا بس بھیو گوشائین ۔ بندہیو کیٹ مرکٹ کی نائین ۔ پس سمجھو کہ جس طرح شرابی شراب کے نشہ مین بیہوش ہو جاتا ہے اور دین اور دنیا سے بے خبر اسی طرح یہ جیو آتما لذات محسوسات کی خواہش کے نشہ سے متوالا بنا رہتا ہے اور محسوسات کے وسواس سے پریشان رہا کرتا ہے جیسے کہ مار گزیدہ بیہوش ہو جاتا ہے یہ لذات دنیا کا بھنا بے تمیز بن جاتا ہے حالانکہ جس طرح بازیگر کی حرکات کی کچھ اصل نہین ہے اسی طرح اس عالم کی کچھ اصلیت نہین اور جس طرح دیوار پر کسی حسین ماہرو کی شبیہ دیکھنے سے کچھ لذت نہین ملتی اسی طرح خواہش ناقص سے کچھ نفع نہین ہوتا پس جب جیو آتما لذات محسوسات کو چھوڑ دیتا ہے جیو آتما کے مرتبہ سے گذر پرماتما ہو جاتا ہے وہی عین سرور لازوال اور منتہاے مراتب ہی۔

دفعہ ۱۳ ۔ شائقین پر مخفی نرہے کہ آتما جیو آتما کیون ہو گیا اور کس طرح ہو جاتا ہے محققین کا قول یعنے بید کا رہچا ہی کہ جیو آتما جسل و رنجات سے منزہ ہی رج اور ست اور تم یہی تینون اسباب بند اور نجات کے ہین اور جیو آتما بسبب عقل اور دل اور اہنکار کے انکے افعالون کے نسبت کو اپنے تعلق کرتا ہے اور مقید ہو جاتا ہے جس وقت اس نسبت کو چھوڑ دیدے وہ قید سے رہا ہو جاوے اور یہ تینون از خود کوئی فعل نہین کرتے فاعل ہر فعل کا جیو آتما ہی اون پر ناحق کی تہمت ہی وجہ ظاہر ہے کہ جب کوئی کسی شغل مین رہتا ہی اس حالت مین جب کوئی اس سے متکلم ہوتا ہی وہ اسکی بات کو نہین سنتا اگر متکلم جب جواب طلب کرتا ہی مخاطب مجیب ہوتا ہی کہ اسوقت میرا جی اور جگہ گیا تھا پس ظاہر ہی کہ قوت سمع متعلق گوش اور دل کے نہین ہی بلکہ ہر ایک خواہش کا تعلق جیو آتما سے ہے اور جیو آتما سب کا اثر صرف بہ سبب نسبت کرنے اپنی جانب کے پایہ لطافت سے خارج ہو کر کثافت اور رذالت مین پڑتا ہی اور رجن اور تپو اور رہ جو قید کے سخن موضوع اور رموز ون ہین مبتلا رہتا ہی غرضکہ جہل اور ظلم اور غضب اور شہوت موجب گرفتاری ہین ۔ جب کہ ان تینون کی حرکات کے نسبت اپنی طرف نہ کرے وہ آزاد ہے اس رمز نازک کے سمجھنے کے لیے مادہ عقل اور اجتماع کامل قوت مدرکہ ضرور ہے ۔

دفعہ ۱۴ ۔ جب اس نور پاک لازوال آتما کا کسی قدر حصہ یعنے انس کسی جسم مین متمکن ہوا اسکا نام

برہمہ قرار پایا اور جب برہمہ سے مایا وصل ہوئی جیو آتما ہو گیا گیان ہونے سے پرم آتما ہو جاتا ہے بے گیان سے فقط آتما رہجاتا ہے جو فی الاصل ہے —

دفعہ ۱۵ — یہ کوئی نہ سمجھے کہ ایک حصہ غیر تعین کے درمیان کرنے سے کیونکر اپنے اصلی جزو مین دھیانی پہونچ جاتا ہے لہذا بنظر زود فہمی عوام تشریح اُسکی کی جاتی ہے —

قاعدہ ہے کہ کل اپنے جزو سے ہمیشہ مرکب رہتا ہے اور کبھی جزو کل سے علیحدہ نہین ہوتا تو اگر دھیانی اپنے کل سے ملجاوے بدین دلیل کہ اُسکا جزو بھی کل سے ملا ہوا ہے تو لیس اس قرینہ سے تم سمجھو کہ بلا تکلف ہر جزو اپنے کل مین ضرور مل سکتا ہے اسکے وقوع کا سمجھنا علاوہ عوام جنکو منطق خواہ تحریر اقلیدس کا کچھ بھی بہرہ ہوگا جزو سے کل کا مشترک رہنا خوب سمجھینگے لیکن فی زمانہ ہر شخص کی لیاقت ایسی نہین ہے کہ جنکی تحصیل مین منطق خواہ تحریر اقلیدس ہو بنظر سمجھنے اون صاحبون کے ایک عمدہ تمثیل مین بنظر اس عقدہ مالاینحل کی دیتا ہون تاکہ ہر خاص اور عام کے دل پر بالیقین اس کا ادراک ہو جاوے — تمثیل جیسے کٹھ پوتلی کے ناچ مین ایک شخص درمیان ایک پردہ کے بیٹھتا ہے اور ہر ایک پتلیون مین ایک ایک تار اس خوبی سے لگائے رہتا ہے کہ جس طرح پردہ چاہتا ہے حسب دلخواہ اپنے نچاتا ہے اور ہر ایک پتلیون اسکے اشارہ پر اس خوبی سے اپنا اپنا فعل عیان ہو کر برملا دکھاتی ہین کہ دیکھنے والے مطلق پایان امتیاز سے گذر جاتے ہین اور اک نمونہ قدرت ایزدی سمجھتے ہین مگر غور کا محل اور امتیاز کی جگہ ہے کہ تار والا صرف ایک شخص رہتا ہے اور پتلیین متعدد اور سب پتلیون کو تار اُسی کے ہاتھ مین رہتا ہے اور جیسی جیسی اُسکی خواہش ہوتی ہے ایک یا بالکل پتلیون کو اُسی خواہش کے اشارہ پر نچاتا ہے اور جب چاہتا ہے اپنے پاس اُسی تار کے اشارہ سے کھینچ لیتا ہے پس سمجھنے کی یہ تمثیل ہے یعنے جو اس امر کو عقل کامل اور تامل کافی سے سمجھے گویا معافہم کے اپنے کو منزل مقصود پر فائز المرام سمجھے —

دفعہ ۱۶ — غور کرنے سے ہر شخص دریافت کر سکتا ہے کہ جواہر شفاف اور مجلی مثل یاقوت اور زمرد اور نیلم اور بلور اور آئینہ وغیرہ اشیاء مجلی جو کیچڑ مین پڑجاوین آلودہ کثافت ہو جاتے ہین اور اُنکا حسن اور جوہر محجوب ہو جاتا ہے اور جب پانی سے دھویا جاتا ہے اُسکی کدورت دور ہو جاتی ہے

اور جیسا کہ اصفا جوہر اسکا ہے پھر نمایاں ہوجاتا ہے اور روشنی چمکنے لگتی ہے اسی طرح جیو آتما کی حقیقت کو سمجھو کہ یہ نور بے نہایت ہے لیکن تخیلات محسوسات اور تمناے لذات سے اوسکے مکدر نظر آتا ہے جب جیو آتما کو عقل اور گیان ہو اور ریاضت اور نیک افعال کے پانی سے دھویا جاوے اور محسوسات اور لذات کی آلایش اسکے دل کے جسم سے جاتی رہے پھر وہی پرم آتما اور آتما اور نور مطلق ہے اس سے زیادہ اور کوئی مقام اور منزل اعلےٰ نہیں ہے یہی منتہاے مراتب ہے اور اسی کو حاصل کرنا چاہیے تمثیل جسطرح تل میں تیل اور پھول میں بو اور دہی میں گھی اور لکڑی میں آگ اور برگ حنا میں سرخی ہے اوسی طرح جیو آتما میں آتما ہے اب غور کا مقام ہے کہ پھول میں خوشبو نظر نہیں آتی مگر یقین ہے کہ دہی اور دودھ میں مکھن ظاہر نہیں رہتا مگر محنت شاقہ سے جدا ہوتا ہے اور جدا ہونے کے بعد پھر اسمیں نہیں ملتا اسی طرح آتما تمام اشیا میں موجود ہے تمیز کو عقل سلیم درکار ہے نادانی سے پایا نہیں جاتا مرشد کامل درکار ہے

دفعہ ۱ ـ اس بیان میں لغایۃ دفعہ ۱ ہر قسم کی توضیح کی گئی مگر اصل مطلب نہایت تہ میں رکھا گیا تھا چونکہ اصل منشا راپنا بلا کجالت امر کے شرح کہرا مور ہے لہٰذا نہایت تہ کی بات ظاہر کیجاتی ہے وہ یہ ہے کہ درمیان آتما اور جیو آتما جو مایا موسوم ہے وہ کیا شے ہے اور کیا وجہ ہے کہ ایک شے کو اوسکے باعث سے دو قرار دیا جاتا ہے اول کثیف اور دوم لطیف پس درمیان میں جو حد فاصل ہے اوسی کا نام نقاب حجاب دوئی ہے جب انسان دوئی سے گذر جاتا ہے یعنے کلہم خیالات دوئی کو بہمہ نوع چھوڑ دیتا ہے تب پرم آتما کا درشن بلا تکلف ہوجاتا ہے اور جیو آتما جو باعث اوسکے حجاب کے پرماتما سے علیحدہ ہے ایک میں ملجاتا ہے اس مضمون کو بشسٹ جی نے سری رام چندر جی کو جوگ بشسٹ میں سمجھایا ہے تشریح سری مہاراج رامچندر جی نے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ نور پرماتما میرے سامنے چمک کر بجلی کی طرح نکل جاتا ہے جواب آپ خیالات دوئی کو مطلق اپنی طرف ذرا بار یا متعاطر میں رہنے نہ دیں ان بعد جب یکتائی ہوجاویگی وہ نور لازوال بدرجہ فسادی برابر العین رہا کریگا اور اس تیز روی سے اسمیں قیام ہوجاویگا

دفعہ ۱ ـ بعض جاہلوں کا قول ہے کہ مایا کوئی عورت مجسم نازگر ریاضت درویشان ہے اور مہتم خانہ اوہر کا ہے وہ از ہر مشیر گر یہ مفہوم انکا سراپا غلط مگر فقیر بنظر قطع کلام انکے اطمینان خاطر کے لیے

اونکے ضرور رہوا کہ توضیح کامل کر دون اب سمجھو کہ پاپا دو قسم کی ہے ایک وہ کہ جسکے معنی کی توضیح بیان نمبر ۲ کے دفعہ ۵ مین کی گئی ہے اور دوسرے وہ کہ جسکی تشریح دفعہ ۲ مین ہے اسکے خلاف جو کچھ کہ ہندو اپنی غلط فہمی کا ایسا ٹھوکر زبردست اور ایسا طمانچہ سخت کھاتے ہین کہ جسکے صدمہ سے سنبھلنا محض دشوار ہوجاتا ہے اس پر دلیل یہ ہے کہ ہر شخص اپنے عقیدہ کا نتیجہ پاتا ہے کہ جسکی توضیح دفعہ ۳ نمبر ۱ آگے کی گئی ہے۔

نمبر ۱ بیان واصل ہونے پرماتما سے حسب مقولہ گوسائین تلسی داس اور ملجانے پرم جوت مین حسب مقولہ مولوی روم اور شاہ بو علی قلندر مردان مرتاض اور واقف اسرار حضرات خدا و ند حقیقی۔

دفعہ ۱۔ گوسائین تلسی داس نہایت مردم رسیدہ اور کامل تھے اور قول اونکا قابل اعتبار اور اعتماد بلکہ رامائن بھاشا تصنیفی اونکی فی زمانا سند گردانی جاتی ہے اونکا ایک کلام یہ ہے ـــ

دوہا ست بچن اور دینتا پر تریا مات سمان ٭ یا ہو سے ہرنا ملین تو تلسی جھوٹ زبان ٭ پس ثابت ہوا کہ ہر گاہ ان تین کام سے اپنے متلاشیون کے نہایت خوش ہوکے اپنا درشن دیتا ہے۔ اولاً راست گفتاری ثانیاً ترک زناکاری ثالثاً اختیار عجز اور انکساری۔

دفعہ ۲۔ الکدہر گاش ترجمہ ہر چہار بید کے دوسرے اپکہنڈ مین لکھا ہے کہ جب پران جو اصلی ظاہری اور باطنی پر غالب ہوتی موسوم ہوجاتا ہے اور جو ستی کی حقیقت کو سمجھے۔ اور جھوٹھ نبولے اوسکی زبان سے جو سہواً کوئی بات غلط بھی نکلجاوے بلاشبہہ سچ ہو جاتا ہے ـــ

دفعہ ۳۔ پس ہر گیانی کو چاہیے کہ ایشر سے برار تمنا کرے کہ قول اور فعل اسکے یکسان ہوجاوین اور احکام بید فراموش نہون اور راستی نصیب ہوجاوے۔

دفعہ ۴۔ علم اور عقل سب سے اعلیٰ ہے کیونکہ بغیر اسکے نیک اور بد اور خرد اور کلان اور کذب اور راست کی امتیاز نہین ہوتی ہے کیونکہ علم اور عقل کے سوا کوئی رہبر اور دستگیر اور شفیع اور دور کرنے والا حیرت اور بیم اور رجا کا نہین ہے۔

دفعہ ۵۔ اور آرام اور چین کو بغیر نیک افعالی میسر ہونا محال ہے اور نیک اقبالی

بدوہ ہے جس سے کسی متنفس کو تکلیف اور رنج اور نفرت نہو۔

دفعہ ۶۔ راست گفتاری اور حصول علم اور اختیار نیک افعالی اور ضبطی حواس ظاہری اور باطنی اور قوائے افعالی جانب لذات محسوسات سے اور امداد دنیا ہر خاص اور عام کو محبت اور مروت اور شجاعت ہے اور تمامی مخلوق کو یکساں تصور کرنا اور ایسی حرکت نہ کرنا کہ جس سے کسی کی دل شکنی اور باعث ملال ہو اوسی کا نام عبادت اور ریاضت ہے اور اسکا مرتبہ سب سے زیادہ قرار دیا گیا ہے

شعر سعدی راستی موجب رضائے خداست ۔ کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست ۔

دفعہ ۷۔ خودی کو دور کرنا اور خاک میں ملجانا یعنے اپنے کو مٹادینا یہ وہ درجہ ہے کہ شاہ بوعلی قلندر اور مولوی روم کی شعروں کے پڑھنے سے معلوم ہوگا اشعار تا تو کی کے یار گردد یار تو ۔ چون نباشی یار باشد یار تو ۔ تو مباش اصلا کمال این است و بس ۔ تو در وگم شو وصال این است و بس ۔ ہر کہ این پندار من عاشق شنید ۔ بیشک اندر محفل جانان رسید ۔ ہر کہ از خویشتن بیزار گشت ۔ بیشک آنکس محرم اسرار گشت
اب زیادہ توضیح فضول ہے اور قول فضول محض بے ضرور ہے ۔

نمبر ۱ بیان بدیا اور اودیا اور ہر چہار اوستھا اور وقوع اقسام خواب اور توضیح اسکی اشکال موقوعہ کا

بیان اودیا دفعہ ۱۔ اودیا وہ ہے کہ جس سے ترہنا پیدا ہوں اور فانی اور ناپائدار چیزوں پر رغبت ہوا کرے اور جو اسباب تعلقات اور گرفتاری کو مہیا کرے اور بیم و رجا کے بے حقیقت اجزا کو باحقیقت دکھلاوے اور راہ راست سے ٹیڑھی راہ پر بھٹکاوے اوسی کا نام اودیا اور جہل اور بیعلمی ہے ۔

بیان بدیا دفعہ ۲۔ جس سے وہم اور شک اور حیرت اور حسرت دفع ہو اور جس سے اودیا کو مع اسکے تعلقات کے فنا سمجھے اور جس سے حواس عشرہ اور قوائے افعالی یعنے ۱۴ اجزا مفصلہ ذیل ایک رائے ہوکے فرمان برداری کریں اور محسوسات کی طرف میل نہ کریں گو کہ انتہا نظر تک سیر کریں وہ بدیا ہے اور علم اور دانش تفصیل چودہ اجزا کے موکلوں کا ۱ قوت باصرہ ۲ قوت سامعہ ۳ قوت شامہ ۴ قوت ذائقہ ۵ قوت لامسہ ۶ دل ۷ چت یعنے حاکم قوت متخیلہ ۸ بدہ یعنے قوت مدرکہ ۹ اہنکار ۱۰ نطق ۱۱ قوت دست ۱۲ قوت پا ۱۳ قوت آلہ تناسل

۴ لذت مقصود دفعہ ۳ بیان چار دن اوستھا یعنے ناسوت اور ملکوت اور
جبروت اور لاہوت جب چودھون موکلان متذکرہ بالا حالت بیداری مین یعنے ناسوت
مین تمیز محسوسات کے بموجب شرائط مندرجہ حکمت علمی اور عملی کے کرین اسکو جاگرت اوستھا بولتے ہین

دفعہ ۴ - جب جیو آتما ہمراہ قوائے افعالی کے حالت خواب مین جسم کثیف کو چھوڑ کر جسم لطیف سے سیر
کرتا ہے اور خواب اقسام و انواع کا دیکھتا ہے اسکا نام سپن ہے اور اسی حالت کو حکماے یونانی
ملکوت اور عالم خواب کہتے ہین -

دفعہ ۵ - محو ہونا ان چودھون اجزائے بالا کا جو آتما مین اور نہ دیکھنا کسی قسم کا خواب عالم
اسباب اور غیر اسباب اور ظاہر اور پوشیدہ اور مجازی اور معنوی اور سفلی اور علوی اور [illegible]
اور چوتھا یہ حالت سکھپت یعنے جبروت ہے بلکہ خواب بغفلت اور بیخبری سے موسوم

دفعہ ۶ - ان تینون حالتون سے گذرنا اور آتما یعنے نفس ناطقہ کا محو ذات پاک مین ہونا اور
مین اور تو اور وہ سبکا خیال چھوڑنا اور خوف اور امید سے اور جاگتے اور مرنے اور جینے کا نہ رکھنا اسکا
نام تریا اوستھا اور اشراق اور حکمت اور کمالات مزید بران اور جو نام اسکے قرار دے سکے وہی [illegible]
عین علم اور گیان ہے اور معرفت اور استغراق ہے اور اسی کا نام حکماے یونانی لاہوت کہتے ہین -

بیان خواب دفعہ ۷ - آتما جب مایا سے تعلق پکڑتا ہے اسوقت جسم اور صورت اور رنگ اور
روپ قبول کرتا ہے اور جیو آتما موسوم ہے اور تمام افعال محسوسات کا کرتا ہے اور اکل اور شرب اور
تمام معاملات ظاہری اور باطنی کا عامل ہوتا ہے اس حالت کو جاگرت کہتے ہین اور جب تماشے سے
سیر ہوتا ہے عالم سپن مین جاتا ہے اور سپن کی حالت مین آپ اپنی اشکال انواع مزعومہ کی بناتا ہے
اور بغیر اعانت دوسرے کے آپ لذت نیک اور بد حاصل کرتا ہے -

دفعہ ۸ - سکھپت کی حالت مین نہایت آرام اور آسایش ہوتی ہے اور تعینات ظاہری اور
معنوی اسمین کچھ نہین رہتی اور تمام عالم سے غفلت ہو جاتی ہے -

دفعہ ۹ - جیو آتما تمامی اعمال کے فاعلون کو اپنے ہمراہ رکھتا ہے اس سبب سے کبھی عالم
سپن مین جاتا ہے اور خواب دیکھتا ہے اور کبھی عالم جاگرت مین آجاتا ہے -

دفعہ ۱۰ - بدن کثیف عبارت جاگرت اور بدن لطیف عبارت سپن اور اودیا عبارت [illegible]

[illegible]

[illegible]

ہے ان تینون اجسام سے بچون کی طرح کھیل کرتا رہتا ہے۔
دفعہ ۱۱ ۔ جب اُن تینون اجسام سے کل کے محویت اُسمین ہوتی ہے جو کہ قسمت پذیر نہین ہے
اور پیدا کرنے والا اور زندہ رکھنے والا اور فنا کرنے والا تینون حالتون کا ہے تب جیو آتما سے آتما
ہو جاتا ہے پس اسی درجہ کا نام تریا ہے۔
دفعہ ۱۲ ۔ ان تینون حالتون سے جو جدا ہے اور سب مین شامل ہے اُسی کا نام آتما ہے۔
دفعہ ۱۳ ۔ جیو آتما حالت سکھپت مین اور برمہ حالت جیروت مین ایک ہو کے لذت سروری
حاصل کرتے ہین اسوقت دوئی درمیان مین نہین رہتی ہے اور تفریق جسد اور کل کی معدوم
ہو جاتی ہے۔
دفعہ ۱۴ ۔ حالت سپن مین آتما ادراک لطافت کرتا ہے اور لطافت حواسون سے ادراک محسوسات
لطیف کا اور روشنی قلب اور ہرن گربھ اسی حالت سے مراد ہے۔
دفعہ ۱۵ ۔ حالت سکھپت مین اعتبار واحد اور جمع اور غیریت کا نہین رہتا اور حواس کسی طرف
مطلق متوجہ نہین ہو سکتے جیو آتما اور آتما ایک ہی ہو جاتا ہے اور دانائی سے پُر ہو جاتا اور کمال حالت
سرور مین جا رہتا ہے۔

دفعہ ۱۶ ۔ بیان اشکال وقوع خواب ہائے ہر قسم

راقم کو جتانا اس امر کا بدل منظور ہے کہ ہر شخص خواب دیکھتا ہے مگر جس شخص سے اُسکی اصلی
کیفیت استفسار کرتا ہے کوئی واقعی شرح نہین کر سکتا عمدہ عمدہ عالم اور فاضل اور پنڈت اور
فقیر اسکے اظہار سے متعذر اور مجبور رہتے ہین لہذا حال منفصل لکھا جاتا ہے تاکہ عوام بلا اعانت غیرے
صرف انھین دفعات کے معائنہ سے فائز المرام ہون ۔
دفعہ ۱۷ ۔ انسان کے جسم مین جو دل ہے اسکا خاصہ اُسکے بیان مین درج ہو چکا ہے یہان بھی
شمہ اسکا لکھا جاتا ہے واضح رہے کہ دل آفتاب جسم کا ہے اور حواس اُسکے شعاع یعنے کرن ہین
طلوع آفتاب دل جب ہے سب شعاع نمود ہوتی ہین اور غروب سے سب اُسمین سما جاتی ہین
علی ہذا جب آدمی خواب غفلت مین ہوتا ہے حواس ظاہری اپنے افعال سے معطل ہو جاتے ہین
پس اُسوقت نہ کچھ دیکھتا اور نہ سنتا اور نہ سونگھتا و نہ لمس و نہ کسی عضو سے محسوس کرتا اُسی

حالت کا نام سواپ ہی سواپ کے معنی ہین کہ اپنے تئین آپ پاتا ہی
دفعہ ۱۸ - حالت سکھپت یعنے خواب غفلت مین جیو آتما جو دل مین مقیم ہے پرم آتما کے پاس پہونچتا ہی
یعنے اپنے عین الکمال مین ملجاتا ہی اور حالت بیداری مین جو کہ دیکھتا اور سنتا اور چکھتا یا ذائقہ کرتا ہی حالت
سپن مین اسکو بکرر تحقیق کرتا ہی اور تخیل سے نادیدہ اور ناشنیدہ بھی دیکھتا ہی بسبب اسکے کہ جیو آتما
فاعل ہر فعل کا ہی اور جسم کثیف سے جدا ہوکے جسم لطیف سے مثل اپنی عادت کے فعل اور تمیز کرتا ہی
اور اس حالت مین ایک رگ موسومہ افضل العروق کہ جس سے صفرا پیدا ہوکر دل مین آتا ہی
وہ راہ آمد و رفت حواس ظاہری اور باطنی اور قوا افعالی بند کردیتی ہی بدین وجہ کوئی خواب نظر
نہین آتا اور نہایت سرور حاصل ہوتا ہی اسکا نام سکھپت ہی اور برعکس اسکے واقع ہونے کے خواب
دیکھتا ہے اس حالت مین تمام حواس اسطرح بے حس ہوجاتے ہین کہ جیسے پرندے درخت پر وقت
بسیرے کے آرام کرتے ہین -
دفعہ ۱۹ جب روح حیوانی باہر سے اندر کی طرف متوجہ ہوتی ہے اس حالت کا نام خواب ہے
حقیقت اسکی یون ہے کہ جب ابخرے کثرت سے دماغ کی طرف بسبب رطوبت بدن کے
جاتے ہین حواس ظاہری ادراک محسوسات سے باز رہتے ہین اسوقت طبیعت آرام کو
چاہتی ہی اور کاہلی ہوجاتی ہے پس تمام قوا اپنے افعال سے باز رہتے ہین جب کسی شخص پر
خواب کا غلبہ ہوتا ہے حواس ظاہری معطل ہوجاتے ہین اور حس مشترک اس حالت مین فارغ
اور محض بیکار رہتا ہے اور کوئی کام اسکے ہاتھ مین نہین رہتا کیونکہ نیند کے وقت طبیعت غذا کے
ہضم کرنے کو متوجہ ہوتی ہے اور آرام طلب کرتی ہی اس حالت مین نفس اور حواس ادراک
معقولات سے معطل ہوجاتے ہین پھر قوت متخیلہ لوح حس مشترک کو صور محسوسات سے
مبرا پاتی ہے پس جس قدر کہ صور محسوسات اسکے خزانے مین ہوتے ہین لوح مشترک پر
نقش کرتی ہی اسکا نام خواب ہی -
دفعہ ۲۰ دیکھنے والا خواب کا چند اقسام کا خواب دیکھتا ہے اس وقت سمجھتا ہے کہ یہ سب
ظہور حالت بیداری مین ہوتا ہے اور اپنے کو بیدار سمجھتا ہے لیکن تحقیقات عقلا سے خواب کی
تین قسمین مقرر کی ہین اول رویاے صادقہ - دوسرا رویاے مبشرہ تیسرا اضغاث

باب احلام

دفعہ ۲۱ ۔ رویاے صادقہ کی تعریف یہ ہے کہ جو کچھ خواب میں دیکھے وہی پیش آوے طریقہ نمود اسکا یہ ہے کہ نفس ناطقہ اُس حالت میں کسب اشیاء عالم عقول اور جوہر عقلیہ سے کرتا ہے پس جو دیکھتا ہے صحیح ہوتا ہے الفاظ عالم عقول اور عالم روحانی اور جوہر روحانی اور لوح محفوظ مترادفات ہیں پس سمجھو کہ جسکے نفس ناطقہ کا آئینہ زنگ علائقات اور کدورات سے صاف اور مستجلیٰ ہو گیا تھا اور جسکو فرصت اور فراغت حواس ظاہر کے اشتغال سے ملی ہو بیشک عالم عقول سے اسکا نفس ناطقہ متصل ہو کر جس قدر صورتیں کہ اسکی لوح محفوظ میں ہیں دیکھ سکیگا ۔ جیسے کہ مقابل اُس آئینہ کے جسمین کوئی نقش یا تصویر نہو دوسرا آئینہ رکھا جاوے اور وہ بھی مثل اُسکے صاف ہو ایک کا عکس دوسرے میں پڑے اسی طرح سے آئینہ لوح محفوظ کے نقش آئینۂ نفس ناطقہ میں ہو جاتے ہیں پھر قوت حافظہ حفاظت کرتی ہے جبتک کہ وہ خواب سے بیدار ہو بدینوجہ جو وہ دیکھتا ہے سچ ہو جاتا ہے اور جو کہتا ہے صحیح ہوتا ہے قوت متخیلہ اسمین کچھ اپنا تصرف کرنے نہیں پاتی بدین نظر اسکا نام رویاے صادقہ ہے ۔

دفعہ ۲۲ ۔ رویاے معبرہ کی تعریف یہ وہ ہے کہ جسکی تعبیر بعینہٖ واقع نہو بلکہ ضد پر یا ہمشکل اسکے ہو ۔ ۲ ۔ جب قوت متخیلہ کسی کی قوی ہوتی ہے اور نفس ضعیف پس قوت متخیلہ سبقت کرکے نفس ناطقہ کے دیکھے ہوے کو اُس حالت سے بحالت غیر تبدیل کر دیتی ہے اور مانند اُسکے کوئی اور صورت بنا لیتی ہے ۔ ۳ ۔ قاعدہ ہے کہ جب ذہن میں ضعف ہوتا ہے اُس حالت میں جو خواب دیکھتا ہے اُسکی ضد پر ذہن انتقال کرتا ہے یا مثل اُسکے دیکھتا ہے ۔

دفعہ ۲۳ ۔ اضغاث اور احلام کی تعریف اسکے معنی ہیں خواب ہاے پریشان کہ جسکی تعبیر خوابکے وجود محض بے اصل ہیں کیونکہ اس قسم کے خواب بسبب زیادتی آلائش دنیا کے نظر آتے ہیں اصطلاح فلاسفہ میں مذکور ہے کہ جیسے افکار نامعقول ہیں ویسے ایسے خواب بھی دیکھتے ہیں ۔ دیکھو بیان الف غیاث اللغات اور بیان خواب انوار ناقتاہی مین ۔

نمبر ۱۱- بدیہہ مکت اور جیون مکت کی شرح کہ جسکے شرف علم اور عمل سے راجہ جنک بدیہہ ثانی بن سکتا ہے

دفعہ ۱ مکت عجیب کیفیت کا نام ہے اصلی معنی اُسکے سرور دائمی ہین اور تعینات سے
دل کو دور کرنا اور خواہش سے آزاد ہونا بھی مکت ہے اور پابند حواس رہنا اسی کا نام بندھن ہے۔
دفعہ ۲ اب اقسام مکت ظاہر کی جاتی ہے پر میشر مین ملجانے کی راہ دکھلائی جاتی ہے جسکو
شوق ہو عمل کرے اور جسکو ذوق ہو استعمال مین لاوے پہلی قسم کا نام جیون مکت ہے کہ جسکے
معنی ہین کہ عین حیات آزادی ہو جاوے اور دوسرے نوع کا نام بدیہہ مکت ہے کہ بعد انتقال
آزادی ہوتی ہے تشریح جیون مکت صاحب جیون مکت کو جہان اور جہانیان سب
دکھلائی دیتے ہین مگر اُسکے تصور مین سب معدوم معلوم ہوتے ہین جیسے کہ سورج وقت
شام کے باآنکہ انتقال کلی نہین کرجاتا لیکن نظر نہین آتا ہے اور ایسے شخص کا کاروبار دنیا
کوئی ہووے یعنے جیسا کہ دنیا دارون کا دستور ہی رہتا ہے مگر تمام مخلوق مین اُسکو آتما ہی
نظر آتا ہے اور رنج اور راحت سے وہ متغیر نہین ہوتا یکسان اپنا حال رکھتا ہے اور کسی کی صحبت
سے اُسکو گریز نہین ہوتی و نہ کسی کی ہمنشینی سے خوشی کیونکہ دوست و دشمن مین اُسکو امتیاز نہی
باقی نہین رہتی کیونکہ حسد اور بغض اُسکے انتشکرون سے نکل گیا رہتا ہے اور جیون اور مرن کو
بھی برابر تصور کرتا ہے۔ تشریح بدیہہ مکت یہ درجہ اُس شخص کو نصیب ہوتا ہے جسکو
جیون مکت نصیب ہو گئی ہو اور دم واپسین کے وقت مین کسی شئے کی تمنا باقی نہ رہ گئی ہو
یعنے جسقدر اشیائے خواہشی ہین سب کو وہ پہلے ہی سے ترک کر چکا ہو ایسا شخص بعد
مرنے کے اپنی اصل سے جا ملتا ہے یعنے جو کل شئے مین محیط ہے اُسمین سما جاتا ہے جو بیان
احاطۂ تحریر اور تقریر سے باہر ہے یعنے یہ وہی ہو جاتا ہے کہ جو بیان آتما کا ہے فقط تمثیل
اس بیان کے ایک حکایت الکھ امواج مین لکھی ہے خلاصہ اُسکا یہ ہے کہ دندرولومن نامی ایک
راجہ اہلا نام اپنی جورو سے جو نہایت حسین تھی مسرور رہا کرتا تھا اندر نام ایک شخص اُسی شہر
مین بستا تھا اُسنے روایتون مین سُنا تھا کہ اہلا نام زوجۂ گوتم رکھیشر پر اندر راجہ دیوتان [illegible]

عاشق ہوا تھا پس مجھپر بھی فرض ہے کہ بلحاظ ہم نامی راجہ کی زوجہ اہلا پر عاشق ہو کر اپنا تصرف کرون
چنانچہ اُسنے ایسا ہی کیا اور جب اُسکا عشق ظاہر ہوا زوجۂ راجہ بھی اسپر عاشق ہو گئی آخرکار
غلبۂ عشق نے جسطرح دونون کے دل کو ملایا تھا دونون جسمون کو بھی ملا دیا اور ہر قسم کا خوف
اور شرم درمیان سے نکل گیا الغرض راجہ کو جب خبر ہوئی عقوبت ہاے نوع بنوع اُنپر کی
تاہم اُنھون نے اپنے غلبۂ عشق سے کتائی باہم کو نہ چھوڑا تب واسطے فہمائش کے راجہ نے
طلب کیا نتیجۂ فہمائش پر دونون کا جواب یہ ہے کہ ہم عشق کی بدولت دو سے ایک ہو گئے
اور رنج و راحت جسمانی کو چھوڑ روحانیت مین پہونچکر بیغم ہو گئے اب ہم نہین جانتے کہ تو کون ہے
اور کیا ہی ہمارا دل جو باہم ملگیا ہے کسی طرح جدا نہین ہو سکتا الغرض سمجھو کہ یہ عشق جسپر ہم سوار ہین ایسا
بیباک ہے کہ دوزخ سے نہین ڈرتا اور ایسا غنی ہے کہ بہشت کو نہین چاہتا ہے
اور سواے معشوق دوسرے کو دیکھنے نہین دیتا تم بدن کو تکلیف دیا چاہتے ہو ہم پہلے ہی سے
اسکی محبت چھوڑ چکے ہین ہمارا دل ہزارون بدن سے خوبصورت بنانے کو قادر ہے اور ہم وہ شے ہین
کہ بدن کے معدوم ہونے سے معدوم نہین ہوتے ہین ۔ حاصل کلام یہ ہے کہ جب آتما سے ایسی
محبت کرے کہ اپنے کو بھول جاوے تب وے درجے نصیب ہوتے ہین ۔

دفعہ ۳ اگیان کے سبب جسم سے محبت کر غم اور خوف ہوتا ہے اور جب گیان نصیب ہوتا ہے
مانند وب کے درجے کو پہونچتا ہے ۔

دفعہ ۴ کرمون سے بالکل کنارہ کش ہو جانا گیانیون سے بھی غیر ممکن ہے پھر اگیانی کس طرح سے
ضوابطہ اسکا ہو سکتا ہے ۔

دفعہ ۵ ہر قسم کا فعل متعلقہ جسم انسانی مثل خورد و نوش و خواب و بیداری وغیرہ اور نیز اسکے
لوازمات کے حصول کی کرنا اور نیز محافظت اور نیز جنکے سبب سے بظاہر یہ سامان مہیا ہوتا ہو
اُنکی خدمت کرنا جبتک حیات ترک ہو نہین سکتا چنانچہ فقرا بھی ضروری سمجھکر خواہ مخواہ کرتے رہتے ہین
پس دنیادار بھی اسی طرح اسنے بری ہو مگر دل سے اُنکو فانی جاننا اور دوا یا استعمال کرنا جیون مکت کے
درجے مین پہونچاتا ہے اور یہ تیسری سیڑھی اُس کوٹھے کی ہے ۔

دفعہ ۶ جبتک آدمی اپنے کو فاعل ہر فعل کا سمجھتا رہے گا پابند محسوسات رہیگا اور جبتک

خواہشین اشیاے فانی اُسکے بطون مین رہنیگی حصول مدعا سے وہ بہت ہی دور ہے جب یہ دونون نقص دفع ہو جاوینگے صفت آزادی کی اُسمین حلول کریگی پس اُسی مرتبہ کا نام مکت ہے

دفعہ ۷ صفائی دل سے شاہد مقصود کا جلوہ نظر آتا ہے اور بحالت خواہش کامل وہ خود اپنے جمال باکمال دکھلانے سے دریغ نہین کرتا اور جسکو بسبب کثافت عقل کے علانیہ نظر نہین آتا مگر جب کہ اپنا تصور وہ کماحقہ مضبوط رکھیگا وہ خواب مین دیکھ سکتا ہے اور عالم ملکوت یعنی خواب مین اسطرح نظر آویگا جیسے کہ متحرک اور ساکن پانی مین اپنا منھ نظر آتا ہے پس اُس حالت مین حق کو مثل روشنی اور عالم کو مثل سایے کے دیکھیگا نور حق دیکھنے کے تین درجے ہین اول واوسط و ادنیٰ اول مرتبہ عارفون کا ہے کہ دل کے آئینے مین اپنے کو آپ دیکھتے ہین اور دوسرا اور تیسرا مرتبہ سالکون کا ہے کہ پرماتما کے دھیان کے شرف سے فائز المرام ہوتے ہین —

دفعہ ۸ جو عارف محسوسات سے جدا ہو کے محویت پیدا کرتا ہے ابدی وہ ہو جاتا ہے پس ہر شخص کو واقف ہونا چاہیے کہ وہ بالاتر عقل اور حواس سے ہے پس حواس سے دل کو اور دل سے عقل کل کو اور عقل کل سے اُس ذات پاک کو جو بے نشان ہے تصور کرکے اس ترکیب سے غافل تمام قیود سے بری ہو جاتا ہے اسی کا نام جیون مکت اور بدیہہ مکت ہے —

دفعہ ۹ ہر شخص نے کیفیتین راجہ جنک بدیہہ کی سنی ہین زیادہ لکھنا فضول ہے ہر کہ او رہنہ کو لازم ہے کہ شوق پیدا کرے کہ ویسی ہی کیفیت اور ویساہی درجہ نصیب ہووے

نمبر ۱۲ بیان نہ جگانے سوتے ہوئے آدمی کو کہ جسکی توضیح نہایت فائدہ بخش اور سودمند ہے

جب آدمی سو جاتا ہے تمام حواس ظاہری او باطنی اور قوائے اعمالی دل سے ملجاتے ہین اور اپنے اپنے مقامات کو چھوڑ کے رہتے ہین جب اپنی خوشی سے آدمی جاگتا ہے حواس آہستہ آہستہ اپنے اپنے مقام پر حاضر ہوتے ہین اور ناگاہ جگانے سے احتمال رہتا ہے کہ کوئی قوت یا حواس اپنے محل پر پہونچ نہ سکے جس باعث سے اُسکی آنکھ کی بصارت یا کان کی سماعت مین خلل ہو جاوے قس علی ہذا دوسری حواسون کی نسبت بھی ایساہی سمجھنا چاہیے ایسے مرض کا علاج حکما سے کبھی نہین ہو سکتا ہے دیکھو صفحہ ۱۹ نمبر ۲ الکھہ پرکاش کا —

دفعہ ۲ اکثر دنیائی بنظر اسکے کہ تمام اسکو نہ چھیڑین اپنی آتما کے دھیان مین مثل آدم خوابیدہ کے

ظاہر اسوجا تے ہین اور سرور لا انتہا مین مست ہوجاتے ہین اُس وقت اُنکو جو کوئی جگا دیتا ہو
اور وہ اپنی بیخودی سے جبر یہ جاگتے ہین اُنکو ایسا شاق گذرتا ہے کہ قہر درویش برجان درویش
ایسے ہی موقع کی شل ہے پس ایسے موقع کا جگا دینا نہایت گناہ عظیم ہے کیونکہ ایک شخص
سرور کو معدوم کر دیتا ہے ۔

دفعہ ۱۰ اُسی جگا دینے کا وہ نتیجہ ہوا کہ جسکے واسطے سرمی مت بہاگوت مین راجہ پرکھیت
کی کتھا کا نشان دیدینا کافی ہے ۔

دفعہ ۱۱ بیان مین اقسام خواب مختص رویائے صادقہ کے درج ہے کہ حالت خواب مین
نفس ناطقہ واسطے ملاحظہ نقش و نگار جو اسون کے تشریف لیجاتا ہے اور اپنی خوشی سے آمد و رفت
رکھتا ہے حالت جگا دینے انسان کی بغیر جگنے اُسکے ایک قسم کی کلفت اُس پرماتما کو بھی ہوتی ہے
لہذا سوئے ہوئے آدمی کو جگا دینا زیادہ تر ممنوع ہے ۔

نمبر ۱۲ بیان اسم اعظم یعنے اجپا جاپ کہ جسکو شغل پرنو کا کہتے ہین اور بید وان اور بیدانتی کا اسی طریقہ پر عمل ہوا کرتا ہے

چونکہ امور مخفی اور اسرار غیبی کا ظاہر کرنا اپنے فیض رسانی اور فیض بخشی کا ایک شمہ ہے لہذا اس
بیان مین اسم اعظم کا ذکر لکھا جاتا ہے کہ جسکا مختصر ذکر بیان آتما شناسی کی دفعہ ۲ مین لکھا ہوا ہے ۔

دفعہ ۱ بید مین لکھا ہوا ہے اوم تت ست یہ نام پرماتما کے عمدہ و تم ہین اور عوام صرف
کتابون مین نام اسم اعظم کا پڑھتے ہین مگر تلاش کرنے کی جہد اتنی نہین کرتے کہ اس عمل سے عرفان
کے درجے مین پہونچین ۔

دفعہ ۲ ذکر کرنا اسم مذکورہ کا تین صورت سے مقرر ہے ۱۔ بلند آوازی سے کہ دوسرا سنے
۲۔ آہستہ زبان سے کہ غیر نہ سنے یہ مرتبہ اوسط ہے ۳۔ بغیر حرکت زبان کے دل سے کہے کہ یہ
مرتبہ اعلیٰ تر ہے اس ترکیب سے جو عمل کرے گناہون سے پاک ہو کر عرفان کا مرتبہ پاوے
اور اسم بزرگ کی اجپا جاپ سے جو جو کشف اور کمال چاہیگا بلا تردد حاصل ہوا کریگا باقی رہی تعریف
اس اسم کی تمامی بیدانت اور الکھ پرکاش اور گیان ساگر مین مالا مال ہے زیادہ لکھنا

دفعہ ۳ علی ہذا القیاس کسی چیز کہ نشچی کسی کو کرا دوا ہے عقیدے کا نتیجہ ضرور پاویگا دیکھو جگت بال یو تھی میں کہ ضد ہا جاہلوں کو بے قرینہ عقل کی امداد سے کوچہ گردی بارگاہ پرماتما کی کیفیت کا مختصر وقوف حاصل ہو گیا ہے۔ الغرض پرمیشر نے نشچی کو بڑی عزت اور درجہ اعلیٰ بخشا ہے اور تعلق خاطر کو عجب فخر عطا کیا ہے۔

نمبر ۴ بیان اقسام سیدھی اور طرز حالات کا اسکے کہ جسکا حاصل مختار جمیع اقتدارات ملقب ہوتا ہے

ریاضت پرماتما کی ایسی عمدہ تاثیر رکھتی ہے کہ انسان کو فرشتہ بنا دیتی ہے اور محنت شاقہ پر پرماتما سے بھی ملا دیتی ہے اسی کا وہ نتیجہ ہے کہ ہر قسم کے اقتدارات کا وہ مخزن ہو جاتا ہے اور شہنشاہ عالم کہلاتا ہے مگر عقلا نے اُن صاحبوں کے حال پر کہ جو ریاضت شاقہ سے بھاگتے ہیں اور پردہ دوئی کے نہ اُٹھنے کے باعث سے پرمارتھ کہلاتے ہیں اٹھارہ قسم کی سیدھیں اُنکے حصول مطالب کے لیے موضوع فرمائے ہیں۔

دفعہ ۲ پوتھی شکہ ساگر جو ترجمہ سری مت بھاگوت کی ہے اُسکے ایکادش اسکندھ کے پندرھویں ادھیاے میں لکھا ہوا ہے کہ سیدھی اٹھارہ قسم کی ہے آٹھ کلاں اور دس خرد منجملہ اُن چار سیدھی اور ہیں کہ جو مردان صاحب ریاضت کے نتیجے ہیں پرمیشر عطا فرماتا ہے اُن اٹھاروں کے طریقہ عمل کا لکھ دینا ہمیں خیر خواہ عوام ہند پر ضرور ہے کیونکہ اُسکے مفصل کا ملنا متعلق بدھیان پرمیشر ہے۔

نمبر	قسم اور صفت	کیفیت حصول ہر ایک سیدھی
۱	صفت اپنے کو لڑکا بنا لیوے	ہر پنج عناصر میں گرمی اور سردی اور سرپ اور شیدا اور سختی اجسام دل اور تصور کامل معاینہ قدرت حق کرے یہ سیدھی نصیب ہو
۲	جسم خرد کو کلاں بنا لیوے	پانچوں بھوت آتما اور پانچوں تت کا جو دھیان دھرے سیدھی حاصل ہو
۳	جسم کو مثل تنکے ہلکا بنا کر جہاں چاہے اڑتا پھرے	پیراٹ سروپ نارائن کا جو دھیان کرے۔ ایضاً
۴	جسم سبک کو گران بنا دیوے	چتر بھوجی چھوٹا سروپ کا دھیان چاہیے۔ ایضاً
۵	ہزاروں کوس کا حال بیٹھے ہوئے دیکھ لیوے	مہت تت روپ کا دھیان شرط ہے۔ ایضاً

۶	ہزاروں کوس کی باتیں سننے	اہنکار روپ کا تصور کرے یہ سدھی حاصل ہو
۷	جو چیز جہاں سے چاہے منگا لیوے	بشن روپ کا دھیان کرنا مشعر حصول مطالب ہے
۸	سب دیوتا اطاعت میں رہیں	باسدیو روپ کا دھیان ایضاً ایضاً

آٹھ سدھی لکھی گئی باقی اور سدھوں کا وصف لکھا جاتا ہے اور طریقہ عمل ہر ایک کا دکھلایا جاوے گا ۹ جسم پر ضعیفی آنے نہیں پاتی ۱۰ جس جگہ طبیعت دوڑاوے فوراً اسی میں پہونچ جاوے ۱۱ دوسرے کی شکل کے مانند اپنی شکل بنا دے ۱۲ اپنی جان کو دوسرے کے بدن میں لیجاوے ۱۳ جب چاہے تب مرے ۱۴ جس مقام پر جانے کی طبیعت چاہے اور جسکے ساتھ عیش کی خواہش ہو وہاں جاکر عیش کرے ۱۵ جس چیز کے لیے خواہش ہو فی الفور موجود ہو جاوے ۱۶ جسکو جو حکم دے وہ بجا لاوے اور خود واقف حالات ماضی اور مستقبل اور حال کا ہو جاوے ۱۷ دوسرے کی طبیعت کی بات جانے اور سردی اور گرمی زمانے کی موثر نہو ۱۸ جلتی ہوئی آگ اور بڑھتا ہوا پانی کو روک دے اور زہر خوردہ انسان کو چاہے تو اسکے جسم میں زہر کا اثر ہونے نہ دیوے یہ اٹھارہ سدھی مشہور ہیں ۱۹ جہاں چاہے پیدا ہو ۲۰ جسکو جس مرض کی دوا دیوے شفا ہو جاوے ۲۱ جو کہے راست ہو ۲۲ تب سدھی اسکے حصول ہونے پر [illegible] کے کچھ کسی کا خرخشہ کارگر نہیں ہوتا واضح ہو کہ ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ نمبر کی سدھیاں باعث ریاضت کے عرفان مرتاض کو حاصل ہوتی ہیں اور باقی سدھیوں میں ہر شخص کو استعمال سے مل سکتی ہیں۔

دفعہ ۳ اجمالاً توصیف عمل سدھوں کی یہ ہے اور دھیان مذکورہ بالا میں درج ہے انرکار روپ کا دھیان کرنے والا دنیا کی خواہش چھوڑ کر نہایت خوش بیٹھنے پر پرم آنند ہو جاتا ہے ۲ سیت روپ پرمیشر کا دھیان دھرنے سے انسان پر ضعیفی کا اثر ہونے نہیں سکتا ۳ پرماتما کے دھیان سے دور کی بات سنائی دیتی ہے ۴ سورج روپ پرمیشر میں تصور قائم ہونے سے ہزاروں کوس کی چیزیں دکھلائی دیتی ہیں ۵ بایو روپ پرمیشر کے دھیان سے چشم زدن میں جہاں چاہے چلا جاتا ہے ۶ جوگ ابھیاس کرکے اگن میں من لگانے سے اپنی شکل حسب دل خواہ تبدیل کرنے کی مقدرت ہوتی ہے ۷ انتہکرن میں آتما کے دھیان دھرنے سے دوسرے کے جسم میں اپنی جان لیجانے کی طاقت ہو جاتی ہے ۸ ستوگن کے دھیان سے جسکے ساتھ چاہے عیش کرتا پھرے ۹ [illegible]

پھر چند کہ عوام کا دستور چاپلوسی اور خوشامد ہے مگر فقیر کو اس سے کیا مطلب بلکہ اسی چاپلوسی اور خوشامد کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام ہندمین سے طریقہ بیدانتی کا مفقود ہوتا جاتا ہے اور گمراہی کا سامان موجود ہوا آہا تھوڑا سا غور کرکے سمجھو کہ اس ہندوستان یا سارے ہفت اقلیم مین پہلے سب ہندو تھے اور ہر شخص بید پڑھتا اور دوسرے قسم کے علموں کے حصول سے متمتع ہوتا تھا جب سے حضرات برہمنوں نے بیدخوانی سے عوام کو غیر مستحق قرار دیا اور در پردہ اپنے ہم قوم کی افزائش عزت ملحوظ رکھی اسی دم سے علم اہل ہند سے اٹھا اور دوسرے نیک والون نے لوٹ لیا اسی کا نتیجہ یہ ہوا کہ سلطنت ہند باعث بیعقلی اور مشورت حضرات کوتہ اندیش گوبرگنیش جو اب تک مفتخر بننے سے باز نہین آتے غارت ہوگئے اور اسی علم چرانے کا ثمرہ یہ ہوا کہ ہزارون ہندو مسلمان اور کرسٹان ہوگئے اور تا ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے پس یارو تم بھی غور کرو کہ قابل تدارک یہ فرقہ ہے یا لائق تنظیم قطع نظر اسکے تم سمجھو کہ اگر تمامی ہندوون کو اپنے اصول مذہب سے واقف کاری ہوتی تو ایسا عمدہ مذہب چھوڑ کر دوسرا دین کیون قبول کرتے خیر ہر چہ گذشت بماضی پیوست یہ خون انھین حضرات ناقص العقل کی گردن پر باندھا گیا جنھون نے علمون کو مثل پارچۂ حیض کے چھپانا جائز رکھا پر ہمیشہ زندہ رہے جناب منشی کنہیالال صاحب الکھدھاری نے از راہ لطف کو جنھون نے نہاخانۂ عدم سے بید کو ظاہر کیا اور عوام کی اطلاع کے لیے باین کم بضاعتی اپنے ہزارون روپیے صرف کرکے الکھ پرکاش اور الکھا سواج اور گیان پرکاش جو ترجمہ ہر چہار بید اور جوگ ششٹ اور سری کشن گیتا کے ہین ترجمہ کرکے چھپایا ہے ورنہ اس مذہب کا درخت خشک ہوا جاتا تھا صرف منشی صاحب موصوف نے سرسبز اور شاداب کیا ہے ہندو مین بہت سے امیر اور مالدار ہین مگر کسی کی توفیق نہین ہوئی کہ ان کتابون لکھوکھا جلد چھپواکر عوام ہند کو کہ صاحب علم ہین تقسیم کردین یا انکی ایسی اعانت یا دستگیری کرین کہ جناب موصوف اپنی قوت بازو کی اعانت پاوین کس بشنود یا نشنود من گفتگوئے میکنم ۔

نمبر ۵ ابیان تاحصل کسب کمال و کشف اور معجزہ و بیانیان پر یا تھا کہ جو درجہ جوگیشران نامی کو عطا ہوا کرتا ہے

برائے ہیچ غوز اور تلاش کے دریا مین غوطہ زن تھا کہ فقرا کو کیونکر کشف اور کمال حاصل ہوجاتا ہی اسی
غوطہ زنی مین پہلے صدف پائے گوہر رسیدہ حون کے ہاتھ آئے مگر نفس ناطقہ نے انکو لڑکون کا کھیل بتلائے
اور اصلی کیفیت کی اس طرح پر ہدایت فرمائی کہ پابندان لذات محسوسات جو اپنے حواسون کو قابو مین
کرتے اور کور باطن ہونے کا اجزا از خود جمع کرتے ہین انکو چاہیے کہ اپنے حواس عشرہ کو ضبط کرین
جب تخیل محسوسات کل دل سے جاتے رہینگے اور طبیعت اوپر تصور الٰہی یعنی دھیان کامل پر تمام
مستغرق اور مستقل مرتبہ استغراق کو پہونچ جاوینگے اُسدم ہر قسم کی کمالیت اور کشف حاصل ہوجاویگی پس
اس ترکیب سے بہتر کوئی دوسری تدبیر عمدہ نہین ہے۔

دفعہ ۲ دوسرا غوطہ جانب صحیح اور راست ہوجانے بیان عابدون کے ہوا تو نفس ناطقہ یون
ناطق ہوا کہ راست گوئی ایسی عمدہ خاصیت رکھتی ہے کہ جب انسان ہمیشہ سچ کہنے کی عادت کریگا
اور جھوٹ کبھی زبان سے نہ نکالیگا وہ جو بات کہیگا خواہ مخواہ پرمیشر اُسکو سچ کر دیویگا یہ شرح راست گوئی
کا ہی بیان مفصل اسکا بیان نمبر ۹ مین نہایت فصاحت سے لکھا گیا ہی دیکھو۔

دفعہ ۳ ایک امر اور یہ باقی رہجاتا ہے کہ کیا وجہ ہے کہ فقرا دوسرے کے اسرار دل پر آگاہ
ہوجاتے ہین اسپر الہام یون ہوا کہ فقرا اپنی صفائی قلب سے کہ باعث ریاضت کے مجلی ہوگیا رہتا ہی
پس جب کسی امر کا دریافت انکو منظور ہوتا ہے تو اُسے آئینۂ دل مین کہ محل پرمیشر کا ہے اور پرمیشر
حاوی ہر مقام اور ہر مقام اسمین محیط بدین دلیل کہ ہر جزو اپنے کل سے ہمیشہ ملا رہتا ہے بلا تامل
انکو امر مستفسرہ باغور کردہ اس طرح پر آئینۂ دل مین نظر آتا ہے کہ وہ مقام مطلوب گویا براء العین
اور حرکات اور سکنات وہان کے دوبدو ہوجاتے ہین پس دیکھنا چشم ظاہری اور چشم دل دونون
یکسان ہے بدین نظر روشنضمیران جن جن مدارج اور مقاصد کو چاہتے ہین حسب دلخواہ اپنے دکھا دیتے ہین
اور جب تک خواہش کرتے ہین وے کیفیتین بدستور قائم رہتی ہین ورنہ شکل افراد طاش اور گنجفہ
کے ابتر کر دیتے ہین کیونکہ ایسے خیالات اور تماشا کو وے لوگ محض پوچ سمجھتے ہین وجہ اُسکی
یہ ہے کہ اگر وے اسکو پوچ نہ سمجھین اور اُسمین طبیعت کو رجوع لاوین تو وہ بھی پابندی محسوسات
کی دل مین داخل ہو جاوین اور انکو تخیل محسوسات سے ہر آن کنارہ کشی کیے رہنا گویا کل مدار
ریاضت اور تصوف کا ہے۔

دفعہ ۱۳ ہر شخص کو یہ مرتبہ مل سکتا ہے جو کُل محسوسات کو ترک کر دے اور دھیان پرماتما مین ہر دم مشغول رہے پس اے میرے برادران ہند اس مرتبہ انگیز کو نہایت غور سے معاینہ کرکے ایسی مشتاقی بہم پہونچاؤ کہ اسرار غیبی پر حاوی ہوکر خاتمہ مراتب پر بلا تکلف پہونچ جاؤ ٭ شعر کر تو ایسی محنت اے نادان دل ٭ تا شود آخر ش تو پاگل ٭

نمبر ۱۶ سولہ کلا جسم انسانی کا بیان کہ جسکی توضیح فرشتہ بناتی ہے اور وضاحت معنی اصلی نرگن اور سرگن کے

ہر ایک امر مخفی اور رمز محجب کو صاف صاف کہنا گویا آدمی کو فرشتہ بنانا ہے ہر ایک شخص کو شک اس بات کی ہے کہ فرشتے نورانی ہوتے ہین اور انسان مخمر آب و گل ہے تو وہ کیونکر فرشتہ ہو سکتا ہی اور وہ کون طریقہ ہی کہ راجہ جنک جو بدیہہ موسوم ہوئے کہ جنکی روایت آج تک مشہور ہے اور وہ درجہ کسی کو میسر نہوا یہ کیونکر ممکن ہے فقط لہذا وہ عمدہ بیان جو یا لکھتا ہون شعر خوشتر آن باشد کہ راز دلبران گفتہ آید در حدیث دیگران ٭

دفعہ ۱ پانچ حواس ظاہری اور پانچ حواس باطنی اور چار قوا افعالی اور ۵ پران اور ۱۶ ادل جب تک یہ ۱۶ جدا جدا بدن مین موجود ہین نا ماہر اہ یہ برکت حاصل نہین ہوتی ہے کہ لوازمہ بشریت کچھ باقی رہتا ہی مگر معرفت اور گیان توحید سے باوجود موجود رہنے جسم کے جیون مکت ہو جاتی ہی ٭

دفعہ ۲ جیسے کہ پانی سب دریاؤن کا سمندر سے نکلکر نام اور صورت علیحدہ قبول کرتا ہی آخر سب نام اور صورت چھوڑ کے پھر سمندر مین ملجاتا ہی اسی طرح پرم آتما دیکھنے والا اس تماشا کا ہی بدن سے یہ سب کلا اور صورت پیدا ہوتی ہین اور اس سے تعلق رکھتی ہین اور آخیر مین اُسی مین سما جاتی ہین ٭

دفعہ ۳ جب یہ ۱۶ کلا محو ہوکے اسمین سما جاتی ہین اور نام اور صورت وغیرہ کچھ باقی نہین رہتا ہی تب وہ پرش کہلاتا ہی وجہ یہ ہی کہ اسمین پر ہو جاتے ہین اور جب یہ ۱۶ کلا کچھ ظاہر ہوتی ہین جیو کہلاتا ہی غرض کہ محویت سے بے زوال اور آزاد اور جہل گرفتاری سے ہوتا ہی ۔

دفعہ ۴ جو نام اور صورت اور رنگ دلپہ یکساں ہی وہ ۱۶ کلا کے اندر رہا اور سرگن کہلاتا ہی اور حواس سے باہر ہی وہ نرگن ہی اور وہ جو مفہوم ذہنی ہی نہ وہ دونون مین ہی کیونکہ جسمین وہ نہو تا نہ موجود اور موسوم ہوتا ہی

وہ ہر دونوں سے باہر ہی بلکہ باہر سے بھی باہر ہی کہ جو موسوم ہی وہ وہ نہیں ہی۔

دفعہ ۵ ۔ جب تک ۱۶ کلا کے اندر عمل کرے جیو آتما اور بندہ ہی کوئی ہو اور جو ۱۶ کلا سے باہر ہو پرم آتما ہی کوئی ہو۔

دفعہ ۶ ۔ اور جو نفی اور اثبات کلا اور اُنکے شمار سے درگذر سے وہ آتما ہے کوئی ہو دیکھو صفحہ ۱۱۳ و ۱۱۴ کتاب الکھ پرکاش مطبوعہ گیان پریس آگرہ۔

نمبر ۷ ۔ ابگیان یعنی عرفان کی تعریف کہ جسکے استعمال سے اولیاء اور مرد کامل عیار اور واصل پرماتما ہو جاتا ہے

ابگیان ایسی عمدہ شئے ہے کہ جسکے علم اور تحقیق سے ہر فرد بشر اولیا اُن کے زمرے مین گنا جاتا ہے اور مرد کامل عیار اور واصل پرماتما خطاب پاوے واضح ہو کہ آتما نہایت خوش ہوکے اپنے پیروکارون کے لیے راہ راست عرفان بتلاتا ہی اور گمراہان طریقہ معرفت کو کیا عمدہ ہدایت جو قابل دلنشینی ہو فرماتا ہی

دفعہ ۱ ۔ حواس قابو کرنے سے جوگی اور دل کے قابو کرنے سے عارف کہلاتا ہی اور نہ لذات محسوسات اور ادراک ملفوظات سے کنارہ کشی اختیار کرتا ہی وہ خطرات دنیا و عقبیٰ سے آزاد ہو کر عرفان کے گھوڑے پر سوار ہوتا ہے۔

دفعہ ۲ ۔ اس (ام) رستے کے پیروکارون کے لیے تین طریقے بیدمین قائم کیے گئے ہین پہلا اوپاشنا یعنی عشق لدنی یعنی ایسی محبت صادق کرے کہ دوئی درمیان سے جاتی رہے دوسرا کرم کانڈ جسکے معنی ہین نیک افعال مین سعی کامل کرنا از روے علم معقول یعنی بید تیسرا گیان جسکے معنی ہین معرفت اسرار پرماتما۔

دفعہ ۳ ۔ انسان جب پیروی حصول مدارج عرفان کی حسب ہدایت بالا کرکے منزل مقصود پر پہونچ جاتا ہے مراتب سہ گانہ بالا از خود ترک ہو جاتے ہین۔

دفعہ ۴ ۔ عارفون پر جہالت اپنا اثر نہین کرسکتی اور تمامی مخلوقات اُنکی نظرون مین یکسان اور مساوی نظر آتے ہین کیونکہ بیہودہ دوئی کا اُنکے دل سے اُٹھ گیا رہتا ہے اور جلوہ نور پرماتما اُنکے دلمین ہر دم درخشان اور تابان بنا رہتا ہے۔

جو اس سے ہو نزدیک سب سے دور ہو اور سب دو دن کے ہیں یہ دو ستم اول و آخر ہی ہے تیرا یار دل لگا اپنا ادھر سو میری جان اس سے

دفعہ ۱۲ - بیگیان سے سب طرح کی قوت حاصل ہوتی ہے لہذا بیگیانی کسی کا محتاج نہین رہتا اپنے آتما کے دھیان مین مست رہتا ہے جس محویت کی وجہ سے صاحب نعمائے ہر نوع کا پیش نظر رہتا ہے پس جب اصل مالک سے جا ملا تو اُسکو پھر تمنا کسی چیز کی کیونکر باقی رہے -

نمبر ۲ - بیان شناخت بیگیانی کہ جنکی تعظیم اور تکریم مقبول پرماتما عوام پر فرض ہے

دفعہ ۱ - عارف کو لازم ہے کہ جسقدر کام کرے پرمیشر کو اسکا فاعل سمجھے اور اُسکی سزا اور جزا کا اپنے کو متوقع نکرے پس وہ صاحب کمال ہے -

دفعہ ۲ - نیک افعال ہونا اور توہمات سے منزہ اور اپنے حال موجودہ مین خوش اور کسی سے کچھ غرض یا التجا نرکھنا اور شہوت اور غضب سے بری اور دل اور اندریون کو زیر حکم عقل کے رکھنا اور تکلیفات رسمیات سے آزاد اور قانع اور رضا برضی پرمیشر پر رہنا اور جو کچھ میسر آوے اُسپر شاکر رہنا بقول ہرچہ آید پیش نگذارد درویش اور کسی کے جاہ اور جلال اور کمال پر حاسد نہونا اور برآمد اور بغیر برآمد مدعا کو مساوی سمجھنا اور کسی حیوانات کو نکھانا اور نہ کسی جاندار کو ستانا کیونکہ جان بخشی اور خواہش گوشت خواری سے دل سیاہ ہو جاتا ہے کہ جس دل کے صاف کرنے کے پیچھے ہزارون فکر لازم آتی ہین اور کرنی پڑتی ہین اور لذات محسوسات کو ترک کرنا اور حق کا نگران رہنا عین بیگیان اور عرفان ہے -

دفعہ ۳ - حواس عشرہ نہایت سرکشی مین رہتے ہین اور دل کو اپنی طرف کھینچا کرتے ہین مگر جب کہ عارف بدل نفس ناطقہ کی طرف متوجہ رہا کرے گا اُس حالت مین حواس اُسکے تابع بنے رہینگے الغرض عشق پرماتما عجیب اثر رکھتا ہے -

دفعہ ۴ - عارف جب کہ شہوت اور غضب کو روکے اور دلکو قابو کرے پھر اوسکے حواس جو محسوس کرین اور لذت محسوسات حاصل کرین داخل گناہ نہین ہے -

دفعہ ۵ - ضابطہ حواس ہمیشہ بیدار دل رہتا ہے اور جب دل صاف یعنے بیدار ہوا صاحب کشف اور کمال بن جاتا ہے -

دفعہ ۶ - اپنی خواہش اور طلب لذت سے شہوت رانی نکرنا اور بمراد تولید اور

تناسل رضاجوئی اپنی زوجہ کی کرنا یا کوئی غیر عورت بھی جو خود بخود باستر ضائے تمام اور استدعا سے
کمال اپنی رفع شہوت کی التجا پیش لاوے اُس ضرورت کو رفع کر دینا اور واسطے قیام جسم اور حواس کے
کھانا کہ جس سے خدمت خالق اور کار دنیوی کرتا رہے اس طرح کا کھانا اور حسب طرز بالا مباشرت کرنا
داخل حساب زیادتی گناہ یعنی مجموعہ فرضی نہیں ہے پس خلاف تمیز بالا شہوت رانی ہمارے فن کے حق میں ایک
آتش سوزان ریاضت ہے فقط واضح ہو کہ ایک فقرہ مباشرت زن غیر جو لکھدیا گیا ہے وہ ایسے دھوکے کی
بات ہے کہ عقلمندان درجہ اعلےٰ کے لیے نہایت صاف اور پاک ہے اور جاہلوں کے واسطے مخزن
آتشک اور سوزاک ہے اور اُس سے گزرنے پر جاہلانہ خاک ہو یا وارثان مستورات کے جھوٹے سے
اور بدچلنوں کی ناک ہے زیادہ تشریح اصلی مقصود کی صرف بنظر امتیاز جہلا اور عقلا کے نہیں کی گئی
اور جس امر کو حکماے سابق نے خوف سے امتیازی جہلا سے لفظاً گناہ فرضی قائم کر دیا ہے اُسکو
مصلحتاً فقیر نے ظاہر نہیں کیا اُسکے سمجھنے کے واسطے عقل سلیم درکار اور فکر رسا ضرور ہے ۔

دفعہ — حواس ظاہری اور باطنی اور قواے افعالی مصدر ہر فعل کے ہیں جب یہ لذات
محسوسات کی طرح مائل ہوتی ہیں آتما سے غافل کر دیتی ہیں پس لازمہ عرفان یہ ہے کہ حواسوں کو
ضبط کرنا بلکہ اُنکے قتل کی فکر کرنی چاہیے اور بالیقین سمجھنا ضرور ہے کہ معدوم کرنے والے گیان یعنی
عقل اور بیگیان یعنی عرفان کے یہی حواس نا مستقل ہیں ۔

دفعہ — الغرض خلاصہ کلام یہ ہے کہ دوسروں کی استدعا سے ضروری ہے کہ اپنے جسم کو نہ چھوڑے
جیسے کوئی سائل کسی قسم کے سوال غرضانہ سے پیش آوے یا کوئی مستورہ مغلوب الشہوت التجاے مباشرت
پیش لاوے بلا تامل اُسکی خاطر داری کرنی چاہیے رفع احتیاج سائلان ضرور ہے کسی قسم کی ہو کچھ گناہ
نہیں ہے کیونکہ بنظر رضاجوئی اور خاطر داری ایک سائل محتاج کے یہ فعل کیا گیا ہاں جب خود
مرتکب اور خواہشی اور مستدعی مباشرت ہوگا داخل جرم اور امتناع ہے الحاصل اس طرح کے
فعل کرنے والوں کا نام پروپکاری ہے کیونکہ بحالت استدعا رفع ضرورت نکرنا محض بے انصافی
اور گناہ مفروضہ ہے شایقین کو ایک ضرب المثل سناتا ہوں کہ جو سری کرشن گیتا میں درج ہے

مختصر ضرب المثل ایک دفعہ سری کرشن جی نے برج کی گوپیوں سے فرمایا کہ تم لوگ دریا پار
[illegible] کی ضیافت کرو اور جمنا جو جوش پر ہے تم سب اُس سے کہدینا کہ اگر سری کرشن جی اچھوتا [illegible]

تو تم تعاقب ہو جاؤ چنانچہ جب گوپیان گئیں اور جمنا اُنکے کلام فرمودہ سے گھٹ گئی وے پار چلی گئیں اور سولہ ہزار تھال جو نوع بنوع کی غذاؤں سے پُر تھا پیش کر کے مستدعی اُنکی خورش کی ہوئیں الغرض درباسا نے بالکل کھا لیا اور کچھ نہ چھوڑا اور جب گوپیان پار اُتر آئی تھیں پھر طغیانی جمنا جیون کی تیون ہو گئی تھی تب گوپیون نے ازکیشر بڑی کدر سے پوچھا کہ اب ہم کس طرح پار اوترین اُنھون نے کہا کہ جمنا سے کہدینا کہ اگر دوربا سا دوب کی خورش سے رہتی ہون تو تم جانے کو راستہ دو چنانچہ اُسی کلام کے کہنے سے جمنا میں قابل آمد راستہ ہو گیا اور گوپیان اوتر آئین تب باخود ہا نہایت متعجب ہوئین کہ یا پرمیشر یہ کیا معاملہ ہے کہ سری کشن جی باوجود خدا او ٹھانے سولہ ہزار سکھیون کے اچھوتا نند کہلاتے ہیں اور دربا سا باوجود خورش تھتھا سے عظیم ذوبہ خوبندہ موسوم ہیں جب فرط وہم نے اُنکے دلون کو نہایت گھیر دیا تب وے سری کرشن جی کی قدمبوسی سے سرفراز ہو کر اپنے راز دل کو ظاہر کیں جناب مہاراج موصوف نے اپنی زبان مبارک سے اس طرح پر فرمایا کہ تم سب کو کیا شک ہے اپنی شک میں تمام خلائق داخل کر اصل حقیقت یہ ہے کہ ہم اپنی خواہش سے تم لوگون کے ساتھ کچھ نہیں کرتے اور جب استدعا تم لوگون کی ہوتی ہے اسکا دفع کر دیتا ہون ویسے ہی دربا سا ہمیشہ ذوبہ ہی طعام کھاتے ہیں اور سولہ ہزار تھال کی نعمتون کو صرف تم لوگون کی استدعا پر کھا گئیں کچھ اپنی خوشی سے نہیں کھایا فقط بس سمجھ کہ جو شخص لغرض خود کوئی فعل نہیں کرتا اُسکا مانع اور مجسم وہ نہیں ہوسکتا سعدی کا قول ہے شعر جو سائل از تو بزاری طلب کند چیزی بدہ وگرنہ ستمگر بزور بستاند دیگر تو ہم بر در سے ہستی امید وار پس امید بر در نشینان برآر۔

نمبر ۹ تارک الدنیا کی توضیح جو شخص دنیاداروں کے لیے قابل دید اور فقرا کے لیے لائق عمل و شنید ہے

واضح ہو۔ جب تک کوئی لزوم کر کے افعال کی لذات سے سیر نہو ترک کرنا افعال کا اوسے دشوار ہوگا اور کمال سے محروم رہیگا۔

دفعہ ۲ ۔ اگر کوئی بظاہر حواس کو روک بیٹھے اور دل اُسکا تخیل محسوسات کا کرتا رہے وہ کند ذہن اور بیہودہ بالغ ہے اور جو حواس ظاہری اور باطنی اور دل کو بواجبی روکے اور تواسے افعال کی بے غرض نفسانی فعل کرے وہ بیشک قابل قرب پرماتما ہے ۔

دفعہ ۳ ۔ جو پہلے کرم یعنے افعال مروجہ کو کرتا نہیں وہ تیاگی ہونے کی لیاقت رکھتا نہیں اور جو فاعل نیک افعالی ہے وہ بدرجہ سے لیس ہونے کے قابل ہے ۔

دفعہ ۴ ۔ جہلا جوگ کے معنی ترک تعلقات جانتے ہین اور ناواقفان زمانہ جنگل ورزہی بتلاتے ہین اور اصلی معنی جوگ کے بموقع مناسب فعل کرنا ہے ۔

دفعہ ۵ ۔ بد افعالی کو چھوڑنا اور نیک افعالی کو بھی دل سے بے ثبات اور بے بنیاد سمجھنا ترک مطلق ہے لیکن ان فعلون کی محبت دل سے دور کرنا اور اُنکے نتائج پر متوقع نہ ہونا یہ تارک کی عمدہ صفت ہی شرح چونکہ انسان سے ترک مطلق افعال کا محض غیر ممکن ہے پس جو تمنائے نتائج اور ہر ایک تمنا کو تمام دل سے ترک کرتا ہے وہ تارک ہے کیونکہ جو نتائج کا متوقع رہے گا وہ وہ فعل کرے گا جو زیشتر کو مرغوب بلا رنج احدی ہے اور جو نتائج کا متمنی ہو گا وہ ہزار کو اپنے مطلب کے واسطے ستائے جو کچھ کردنی اور ناکردنی ہے مفاد مدعا اپنے سمجھکے اُسکے کرنے سے دست کش نرہے گا ۔

دفعہ ۶ ۔ جو کوئی نیک افعال بغیر طمع عوض کے کریگا اوسکو کبھی نقصان نہوگا کیونکہ نقصان مُتوقت معلوم ہوتا ہے جب نفع کی امید کرے اور نپاوے اور جسکو نفع کی غرض ہی نہین اُسکو نقصان کی آفت بھی نہین پس جو اتفاقیہ بلاخواہش پرمیشر کی کرپا سے اوسکو نتیجہ ملے وہ نفع مین سمجھے اور ایسا مفہوم رکھے گا کہ مت کو بھی ناچیز سمجھے گا ایسی سمجھ والون سے جو اتفاقاً از راہ سہو کوئی خطا بھی ہو جاتی ہے اُس سے اوسکو ضرر بھی نہین ہوتا کیونکہ مضرت وہ ہے کہ جس سے غم اور اندوہ ہو اور تیاگی کو خوشی اور غمگینی کچھ بھی نہین ہوتی اور تحسین اور نفرین کی کچھ پروا بھی نہین رکھتا اسلئے پرمیشر بھی اوسکے تقصیرات کو معاف کر دیتا ہے ۔

دفعہ ۷ ۔ جو جہلا اور جہتا جگ اور دان اور تپ کے نتائج کی امید رکھتے ہین اُنکو ہمیشہ گرفتار اسیر کمند مایا ہو کر تاریکی مین بھٹکتے اور ٹھوکر کھاتے پھرتے ہین اور منزل مقصود تک پہونچنے سے

بہت ہی دور پڑے ہوئے ہیں اور ہمیشہ اپنے کو گنہگار اور مجرم قرار دیکر حرکات نالائق سے بچتے رہتے ہیں ۔

دفعہ ۸ ۔ تیاگی کی یہی صفت ہے کہ اپنے زن و بچہ میں رہکر خوشی و خرمی گذران کرے مگر دل سے ان کو غیر سمجھتا ہے اور مردہ اور لاوارث کی طرح اپنے دل کو رکھے اور جاہل جنگل میں جا اور گھر کو چھوڑ دوسروں کے مکر کی امید پر انواع بانواع کی شکلیں بنائے گھومتے ہیں و محض بے علم اور بے عقل اور پورانے زمانے کے پیرنا بالغوں کے مقلد ہیں انکی شان میں زیادہ لکھنا محض فضول ہے اونکی توصیفات جو کوئی دیکھنا ہو شفقی گردھاری لال صاحب کی گیان ساگر کی چھٹی موج میں دیکھ لیوے کافی اور بس ہے تشریح بید کی سرتی ہے کہ جو اس ہستی کو نیست سمجھے وہ ہستی ظاہری سے نیست ہو جاوے اور جو اسکی ضد پر اور بالعکس سمجھے نتیجہ متضاد پاوے ۔

۲ - آتم بدہے کسی ہند میں نہیں رہتا بلکہ تعلقات کرم کانڈ سے آزاد ہوا اسکے واسطے وہ کریا کرم جو پابستگان تعلقات کے لیے درکار ہیں کوئی کرنی لازم نہیں ہیں ۔

دفعہ ۹ ۔ جو جسم اور دل کو قابو میں کرے اور خواہش محسوسات کو تیاگ دیوے اسکو لازم ہے کہ خلوت میں بیٹھ کے دل کو آتما سے لگاوے ۔

دفعہ ۱۰ ۔ ایک ایسے صاف اور ہموار مکان میں جہاں نشیب و فراز نہو پہلے گھاس کو بچھاوے اور اسپر پوستین ہرن یا شیر کا رکھکر سیدھا ہو کے بیٹھے اور بدن کو کسی طرف اور کسی طرح حرکت نہ دیوے اور ناک کے نتھنوں کو بتوجہ تمام دیکھے اور نظر کو کسی طرف جانے نہ دیوے فقط یہ عمدہ طریقہ آتما شناسی کا ہے فقرائے کامل کا قول ہے کہ مہاراج سری کرشن جی شاہی دوارکے تالقینوں کو ترکیب بالا کی تعلیم فرمایا کرتے تھے اور بکثرت اس طریقہ کا رواج تھا ۔

دفعہ ۱۱ ۔ جو آتما کا طالب ہو اسکو چاہیے کہ مستقل مزاج ہو اور ملونات سے آزاد ہو کر اپنا تابع بنا ہے پھر پرمیشر کے دھیان میں اپنا دل رجوع لاوے کیونکہ دلیل ظاہر ہے کہ جس مکان میں اثر ہوا کم ہوتا ہے وہاں شمع روشن کی روشنی میں جنبش کم ہوتی ہے علی ہذا جس دل میں ہوا اور حرص کم ہوتی ہے وہ کسی طرف حرکت نہیں کرتا ہے پس جو اس ترکیب سے اپنی ذات کی طرف توجہ کرے پرم پد یعنے غایت مرتبہ کو پہونچیگا ۔

عشق اول در دل معشوق پیدا می شود چون نسوزد شمع کے پروانہ شیدا می شود

اور اوس بے چون و چرا کو جو بصفت جاودانی موصوف ہے ہر شے مین موجود دیکھتا ہے پس عوام
جنکو در بدر تلاش کرتے ہین اوسکو دل مین پاتا ہے اور لذت بے حد حاصل کرتا ہے اور
جو سرگن کے پوجنے والے ہین اور بیکنٹھ کی امید رکھتے ہین اور دوزخ سے ڈرتے ہین اُنکو
نادان اور بے وقوف سمجھتا ہے اور اُنکے حال پر افسوس کرتا ہے کہ یہ بھی نہایت تاریکی مین بھٹکتے
ہین گیان کا لازمہ یہ ہے کہ نرگن اور سرگن اور ظاہر اور باطن کو واحد سمجھے دیکھو دفعہ نمبری ۱۶ کا۔

دفعہ ۴ ۔ محسوسات کی لذات کو ناچیز جانے اور تعینات کی الفت نہ کرے اُنکو فانی تصور کرے
اوسکو نہ خوف دوزخ ہے و نہ خواہش بہشت پس ایسے گیانی کو لذات بہشت مسرت نہین بخشتین اور
آفات دوزخ اوسکو مکدر نہین کرتی ہین وجہ اوسکی یہ ہے کہ اُنکی اصلیت کے رمز سے وہ خوب
واقف ہوجاتا ہے کہ جسکی تشریح بیان نمبری ۲۶ مین مفصل کردی گئی ہے پس ایسا جو گیانی ہے
وہ جاودانی شے پر راغب رہتا ہے اور فانی اشیا پر توجہ نہین لاتا۔

دفعہ ۵ ۔ گیانی دو قسم کے ہوتے ہین ایک وے جو نرگن کا دھیان کرتے ہین اور باطن
پرستی مین رہتے ہین اور دوسرے وے ہین جو سرگن اوپاسنا کرتے ہین اور بہشت دوزخ سے
ڈرتے ہین اب ان دونون حضرات کے لیے عمدہ طریقہ بتاتا ہون وہ یہ ہے کہ قوت ادراک
سے حق الیقین حاصل کرے اور اگیان کو فنا کرے پھر گیان کو پھر فنا کو بھی فنا کردے اور نرگن
اور سرگن اور کثرت اور وحدت کو چھوڑ دیو اور الشیر کو واحد سمجھے اور قیل و قال سے منزہ ہوجاوے

شعر دیوان اسیر آزاد جب ہوا تو خموشی کری قبول ٭ زیبا ہے شور مرغ گرفتار کے لیے ۔

دفعہ ۶ ۔ یہ بھی لکھدینا ضرور ہے کہ حاصل مطلب کرم کانڈ اور اوپاسنا اور گیان ان تینون
سے جدا ہے ۔

دفعہ ۷ ۔ جو گیانی اور عارف ہے وہ تمام خواہشون کو گیان کی آگ روشن کرکے اور دنیا کی
خواہشون کو بھسم کردیتا ہے اور غفلت کی نیند سے بیدار ہوجاتا ہے اور تعینات کی طرف متوجہ
نہین ہوتا ہے اور بے خوف اور بے باک ہوکر سب کو یکسان جانتا ہے انسان ہو خواہ کوئی اور
بیداری اور خواب کے عالم سے سکھپت مین آجاتا ہے اور آرام سے اُسکو بھی محو کرکے خود
بصورت شاکل عالم کے ہوجاتا ہے ۔

دفعہ ۵ - جو ہر شے میں آتما کو دیکھتا اور ہر کل کا محیط سمجھتا ہے اور ہر فعل کا فاعل اور ہر ایک صنعت کا صانع جانتا ہے وہی برمھ گیانی ہے -

نمبر ۱۲ بیان توضیح سلیقہ پرمہنس اور وضاحت طریقہ پرمہنسی کے عمل آوری کا -

دفعہ ۱ - پرم ہنس کوئی فعل مثل جگ اور بیت اور برت وغیرہ کے نہیں کرتا اور کسی سے کچھ غرض یا تمنا نہیں رکھتا اور خوف موت اور توہمات صعوبت دوزخ بھی خیال میں نہیں لاتا اور اسکے پاس کوئی آوے تو منع نہیں کرتا کیونکہ اوسکو خیال ہی نہیں رہتا کہ آنے والا کون ہے یعنی لحاظ محو ذات الطف ہوا رہتا ہے ہنسنا اور رحم اور غصہ اور جپ اور تپ اور دھیان اور وچار نا کچھ اسکے واسطے لازم نہیں ہے کسواسطے کہ یہ سب حرکات غرض سے ہوتے ہیں اور پرم ہنس کو بے غرض اور لاواسطہ رہنا چاہیے دیکھو سری مت بھاگوت میں توصیفات دتاتری جی کا کہ وہ پابند لوازمات ادپاشنا اور کرم کانڈ کے نہ تھے -

دفعہ ۲ - پرم ہنس کو ضرور نہیں ہے کہ کسی مقام خاص میں رہے کیونکہ کل جہان اوسکا ہے یعنی جس جگہ رات ہو جاوے وہی مقام آرام تصور کرکے شب باشی کرلیوے اور ضرور ہے کہ اس اسم کا موسوم محبت آل اور اطفال اور اپنے خانمان کے بعد آسودگی انکی لذات کی ترک کرے اور ضابطہ حواس ظاہری اور باطنی کا ہوے اور بیم اور رجا دارین کو دور کرے -

دفعہ ۳ - جب تک اس مرتبہ کو نہ پہونچے پرم ہنسی بے فائدہ ہے اور جب اس درجہ کو پہونچ جاوے چاہیے کہ جہاں مردے جلائے جاتے ہیں یا ویرانہ یا جنگل یا کسی درخت کے سایہ میں اپنا قیام کرلیا کرے -

دفعہ ۴ - گدائی کو بعد دوپہر روز کے اس طرح جاوے کہ کوئی انکی تعظیم نہ کرے عند الطلب اگر کوئی کچھ دیوے خوش نہو اور اگر کوئی کچھ نہ دے ملول بھی نہووے اور کسیکے دروازے پر زیادہ انتظار بھی نکرے -

دفعہ ۵ - گوشت اور شہد سنناسی اور پرم ہنس کو کھانا نہ چاہیے سوا اسکے اور جو کھاوے حکم سمجھے -

دفعہ ۶ — جو تکلیف اور سختی اوسپر گذرے اُس سے ملول نہو بلکہ اوسکی مدافعت مین کوشش بھی نکرنے اور کسی قسم کی لذت کا خیال نرکھے پس جس نے کہ خواہش لذت کو ترک کرو یا چوٹی اور جنیو کہ جو انکے واسطے اندھون کے ہے کاٹ کے اور توڑ کے بجھا دیتا ہے اور آزاد کی طرح کان اور آنکھ اور زبان بند کر کے مستغرق دھیان پرماتما کا ہوجاتا ہے دیکھو بارھوین ادھیاے اپکادشر اسکندھ بھاگوت کا اخیر —

دفعہ ۷ — پرم ہنس اندری اور حواس کو روک کر ہوشیار دل ہو کے آتما سے شغل کر کے اپنے مین آپ ہست رہتا ہے اور اپنے سے آپ حقیقت کو پاتا ہے یعنے آتما مین محو ہوجاتا ہے پس اپنے کو برہم سمجھتا ہے —

دفعہ ۸ — اس دفعہ مین طریقہ اوائل یعنے آغاز اختیار اس پرمہنسی کو بتلاتا ہون گویا اندھون کی آنکھ روشن کرتا ہون اور دیدۂ بے بصر کو بصیر بناتا ہون پہلے چاہیے کہ دنیاداری کی تمام لذات حاصل کرے اور علم کو واسطے رفع کرنے جہل اور حیرت کے پڑھکر عالم ہو اور عمل اپنا واسطے قادر ہونے اعمال کے کرے اور جب گیان اوسکا علم الیقین سے درست ہوجاوے حق الیقین حاصل کرے اور بعد گیان ہونے کے جب ہر ایک رمز اور کلام تہ آمیز عقلاے سابق سے آگاہ ہوجاوے تب افعال حسنہ کو چھوڑ کے مثل حیوانون کے گذران کرے اور ترک وضعداری یہان تک کرے کہ کوئی پارچہ یا پوشاک وضعداری اپنی پاس نرکھے صرف ایک ٹکڑہ واسطے ستر پوشی کے رکھے اور موسم سرما کی آفت سے بچنے کے واسطے کہنہ کہنہ پارچہ جو پھینکے ہوے ملجاویں انکو گودڑی بنا کے رفع سرما کیا کرے یہ مرتبہ ادنی ہے اعلے درجہ وہ ہے کہ کوئی چیز اپنے پاس نرکھے اور رنج اور راحت اور سردی اور گرمی زمانہ کو مساوی سمجھے اور ایسا گرم ہوجاوے کہ سرما نزدیک نہ آوے تمنے قصہ گرم دیوان کا سنا ہوگا کہ جنگل بیٹھ پربت سے فقرا اپنے کچا آٹا رکھکر روٹی بنا کے کھالیا تھا پس جب ایسا گرم ہوا اوسکو تکلیف سرما کیا ستا سکتی ہے ۲ ایسی صفت کے موصوف کو اپنے امر کا دھیان ہے یعنے فکر پرورش جسم از خود نہین رہتی ہے اور جسم کو مردار سمجھ کر اسکی محبت اور پرورش مین مبتلا نہین رہتا بلکہ سمجھتا ہے کہ مین نے اس جسم کو مثل نعمت کے آگ سے جلادیا ہے اسی واسطے کامل سنیاسی اپنے واہ و کرم کے واسطے وقت

شروع منع کرجاتے ہین کیونکہ یہ سب رسومات اونکو چاہیئے کہ جو شک اور شبہ مین پھنسے ہین اور جو
دوار کا مین جاکر مکت کا داغ لیکر ساتھ دیتے ہین اور وسے ہو کاشی کرد ٹ لینے کو بنارس جاتے
ہین یہ اونسے علیحدہ ہوجاتا ہے اور ہر مقام کو واحد سمجھتا ہے جیسا کبیر داس کا قصہ اور بیرو دہا
اونکا مشہور ہے وہ دہیان برمہ ہر وسے وصرے مگر جو سمریوہ ابناسی سکے کو دیتی
بیہرین داس کبیر جی

نمبر ۲ مجذوب کے عنوان کی ضمانت کہ جس درجے مین بہت ہی مشکل سے رسائی ہوتی ہے

مجذوب کا درجہ سب قسم کے فقرا سے اعلی ہے اس درجہ کا پہونچا ہوا دنیا کو مثل خواب اور نقش بر آب کے
تصور کرتا ہے اور ہر شئے کو فانی سمجھتا اور برہما کو ہر شئے مین محیط جانتا اور ہر ایک مخلوق کو واحد
سمجھتا اور کسیکی مدح اور ذم کا مطلق خیال نہین رکھتا ہے اور تمامی مصنوع کے خیال سے گذر کر اپنے
خالق کے دہیان مین محو رہتا ہے اور بغیر تعصب اور انانیت خاموشی کو گویائی پر فوق دیتا ہے
اور جو کچھ اوسکی نظرون مین گذرتا ہے نور برہما سے پر نظر آتا ہے اور ہر حال مین سرشار
اور مخمور نشہ پرماتما بنا رہتا ہے یعنے تصور کامل پرماتما مین الست ہو پڑا رہتا ہے

دفعہ ۲ — اس طریقے کے پیرو کو چاہیئے کہ ظاہر اور باطن مین نیک افعالی سے آراستہ اور
حکیمانہ اعتدال سے پیراستہ اور ظاہر کو خراب مگر باطن کو آئینے کے مانند شفاف اور مجلی رکھے
اور بلا خیال درجہ حاکم اور محکوم کے گذران کرے اور بیم اور رجا کو بالکل بھول جاوے اور قناعت کا
مخزن بنجاوے اور دنیا سے دل مین منع ہے اس اور جو سوا اس کو اٹھنے نہ دیوے اور کسی شئے کا
مطلق خیال باقی نہ رکھے اور تمامی تردادت محسوسات کو نیست اور نابود کرڈالے اور زندہ در کفن
آسا بنا رہے پس جن اوصافون سے موصوف ہوا وہی کا نام مجذوب ہے اور نہ کہ مثل اکثر بیراگیون
کے شراب پی اور گوشت کہا اور دوسرون کو اسکی ہدایت کرے بدنامیان سر پر اوٹھاوے
اور کنہیا رام کے گھر کا نام ہنساوے اور بابا شیو ارام کے ٹھاکر جی کی چہرہ ناہمت کا لذت کہ جس سے
کنہیا رام تین روز تک مدہوش تھے نہ پاکے مطعون خلائق قرار پاوے لعنت ہے ایسے
اشخاص پر کہ جو شراب محبت الہی نہ نوش کرکے خودی کی شراب مین مخمور رہتے ہین اور اپنی [illegible]

درنفسانی اور لاف زنی کے بھروسے چاہ ضلالت مین گرتے ہین اور اپنے دل کو لذات محسوسات زمانہ مین پابند رکھتے ہین مگر آفرین ہے اونپر کہ جو پیمانہ شراب عشق پر ماتیا کا پیکر اوہی سرور مین مسرور رہتے ہین اور ہر دم فنا فی اللہ اور محو ذات اقدس اور انوار پرہا کرتے ہین تشریح ایک فرشتے کو شک ہوا کہ کیا وجہ ہے کہ پابندان قواعد مذہبی پرمیشر کے دیدار جمال تک فائز نہین ہوتے اور بود رہتی ہو رہین جو کسی مذہب کی قید نہین ہین واصل پرماتما ہو جاتی ہین فقط او سنے معبود حقیقی سے اسکے دریافت کے واسطے التجائین پیش کین اوسپر الہام ہوا کہ دو شخص فلان مقام مین اپنے اپنے طریقے کے مطابق کار بند ہین اون سے پوچھو کہ ستر ہزار شترون کی قطار ایک سوئی کے سوراخ سے نکل گئی ہے جب اسکا جواب تم پاؤ گے شک تمھارا رفع ہو جاویگا چنانچہ وہ آیا اور دیکھا کہ ایک شخص لمبی ڈاڑھی لیے وضو کرکے چلا چلا کر نماز پڑھتا ہے اور دوسرا دیوانون کی طرح مست پڑا ہوا ہے اوسنے پہلے نمازی بیخبر حقیقت سے اپنے سوال کو پوچھا نمازی نے کہا کہ دیوانہ ہے خبط الحواس آج تک نہ ایسا ہوا اور نہ ہوگا تب وہ مجذوب کے پاس گیا اور سوال کا جواب طلب کیا اوس فقیر نے جواب دیا کہ ستر ہزار شترون کی کیا گنتی ہے لکھو کھا قطار ہاتھیون کی اگر وہ معبود چاہے آدھے سوراخ سوئی سے بکشادہ پیشانی باہر نکالے فقط اسے فرشتہ تو شک مت کر اوسکی قدرت لا انتہا پر کسی کو آج تک نہ علم ہوا اور نہ ہوئیگا ہے مذہب والے اور ہر شخص بے خبر پابند رسومات آباے اپنے ناقص پھندے مین پھنسے ہین کہ جس سے نکلنا اونکا مخض دشوار ہے پس تو اپنے شک کو دفع کر اور اپنا راستہ لے ۔ ویسے ہی سمجھو کہ پابندان مذاہب مختلف دنیوی کو ہرگز ہرگز وہان تک رسائی نہین ہوتی ہے مگر ہان اوس حالت مین ہر شخص کو رسائی ہو سکتی ہے کہ جب قیود مجہول سے اپنی قوت مدرکہ کے زور سے نکلکر باہر آویگا اور پیچھے عشق حقیقی ہو وے گا اور از خود خود رفتہ ہو جاویگا وہ البتہ اس درجہ کو پاویگا ۔

نمبر ۲۳ بیان طریقہ ریاضت کہ جس طریقہ عمدہ کے اختیار سے عروج مزاج آور جو گیشر کہلاتا ہے

توضیح ۔ ہیو قوفان روزگار اور بے علمان ناتجربہ کار ریاضت کہ یعنی سہو کاران اس طریقہ کو

ترک تعلقات دنیوی تبلاتے ہین یعنی جب آدمی زن و بچہ سے علیحدگی اختیار کرے اور نوکری یا کسی
پیشہ جائز سے جو حصول منفعت اور سامان زیست کا کرتا ہو اس سے کنارہ کشی کرے تب اس کو جیسے
مین قایم رکھے اور طرفہ تر یہ کہ مزید بران نظیر بدیہی دکھلاتے ہین کہ رگھیشر لوگ زمانہ سلف مین جنگل کے
پتے کھاتے اور کوئی پوشاک نہ پہنکر درختون کے پتے اور پوستین پہنتے اور آدمیون کی صحبت سے کنارہ
کشی کرتے تھے پس تم بھی جب اپنے قابل گوارا ان سب چیزون کی کرلو تب اس راہ کو اختیار کرنا اور
حضرات خوانندہ مولوی روم کے شعر کو نظیر دیتے ہین ؎ چون خدا خواہی و ہم دنیائے دون ہم
این خیال ست و محال ست و جنون ؎ اور یہ نہین سمجھتے کہ اصل مضمون کنارہ کشی خلائق اور دنیا و دل کی
خواہشین چیست اب مین ظاہر کرتا ہون کہ جسم سے علیحدہ ہونا نہین چاہیے بلکہ اپنے مفہوم اور تصور سے
علیحدگی خلائق چاہیے اور دنیا کو چاہنا اور پرمیشر کو چاہنا بیشک منع ہے اور ہو نہین سکتا کیونکہ غرض
قابل یہ ہے کہ خواہشین جو محسوسات کی ہین انکو چھوڑو دنیا کو کیونکہ دنیا کو چھوڑ کر کیا آسمان پر رہے گا
جو دنیا کے چھوڑنے کا مطلب نکالتا ہے ؎ شہر دل ہے تیرا ایک اسمین اے حزین ؎ الفقین و دو سما
سکتی نہین ؛ اور قاعدہ یہ ہے کہ جب دل مین کسی قسم کی خواہش نہ رکھیگا تب دل صاف ہو جاویگا اور
جب دل صاف ہو جاویگا نور پرماتما جو اس مین پر ہے خود بخود بلا ریاضت نظر آنے لگے گا دل کو
مثل گھوڑے کے تصور کرو اور پرماتما کو اوسپر سوار سمجھو یعنی جنان اشہب دل باختیار
آتا ہے ۔

وقعہ ۲ ۔ مگر تمکو سمجھاتا ہون کہ برہم شناسی کے لیے صرف تعلق محسوسات کو دل سے باہر کر دینا ہے
یعنے جبکہ تعلق محسوسات دل سے باہر ہو جاویگا دوئی کی اسمین گنجایش نہ رہیگی جب دوئی دور
ہو جاویگی قربت پرماتما قریب ہو جاویگی اور بفہمایش تمام تمکو ہدایت کرتا ہون کہ اپنے زن و بچہ مین
رہکر عمر بسر کرو ہرگز ہرگز مجاہلون کی طرح آوارہ دشت بلا نہوا اور غیر کے ٹکڑے کے محتاج اپنے گھر کی
آسایش چھوڑ کر نہ ہو کیونکہ بھوک ایسی شے ہے کہ ہر بشر کے ساتھ رہتی ہے جب تم کاہش خلاف ہدایت
میرے حسب طریقہ جہلا گھر چھوڑ دوگے اور جب بھوک لگے گی تب کیا کروگے ناچار خواہ مخواہ جھک مار کے
غیرون کے دست نگر ہوگے اور یہ کہو کہ رزاق جو کہ روزی دیتا ہے وہ باہر بھی دیویگا پس تجسے مین پوچھتا
ہون کہ جس پرماتما نے تمھارے گھر سب سامان عیش موجود کر دیا اور اوسکو چھوڑ کر پھر بار غلط او سپر

ڈالتے ہو اس سے کیا نفع مضمر ہی یہ طریقہ صرف برہمنون کے لیے موضوع ہی دنیا دار کے واسطے نہین دیکھو راجہ جنک بدیہہ کیسے کامل شخص تھے مگر اُنھون نے دنیا کو نہ چھوڑا یعنی اپنی دار السلطنت مین رہکر یاد پرماتما اور محویت آتما سے بدیہہ ہو گئے اور آتما پر بوجھا گھر چھوڑنے کا نہ دیا گھر اور لڑکے بالون کا چھوڑنا اشتہاری اور مجبورون کا کام ہی مگر اپنے گھر مین اس طرح پر رہے کہ جیسے سراے مین مسافر بیگانہ وار متعلقان سے گذران کرے اور جسم کو کھانا اور پینا اور مباشرت جائز واجبی طریقے کے مطابق دیا کرے جیسے کہ محتاج کو باقی رہا یہ کہ چھوڑنا کیا کیا مرد مرتاض کو زیبا ہی وہ یہ ہین ا جہالت ۲ عدم توجہی پرورش جسم بواجبی کہ جس سے کوئی عضو بیکار نہو جاوے اور غیرون کی مدد بواقعی ہو سکے ۳ خودی اور نخوت اور تکبر اور نفسانیت ۴ مکر اور تزویر ۵ سنگدلی ۶ جمع عادات اور اسباب خرابی اور گرفتاری ۷ دروغ گوئی اور کذب بیانی ۸ نجالت ۹ غصہ اور غضب بیجاہ ۱۰ نسیان ۱۱ جہل مرکب ۱۲ دغا بازی ۱۳ مردم آزاری اور ظلم ۱۴ شہوت رانی بغیر استدعا ۱۵ طمع ناجائز ۱۶ ترک خواہش محسوسات ۱۷ نزاع اور بدمزاجی ۱۸ دشنام دہی اور سخت گوئی اور بدزبانی ۱۹ بداخلاقی اور بے ادبی ۲۰ کثرت صحبت زنان ۲۱ خود مطلبی ۲۲ ذائقہ کے لیے خورش کھانا کسی غذا کا ۲۳ معمولی اور ضروری افعال سے نفرت نکرنا ۲۴ تمنا یا غرض اپنی نہ لیجانا کسی مخلوق کے پاس ۲۵ پرستش مورت ہاے بغیر مفہوم غلط نمائی ایجاد انکی ۲۶ مغرور اور خود فراموش نہونا اپنی خوبصورتی اور حسن اور ملاحت پر —

دفعہ ۳ — عقلا ضروری حرکات اور افعال کو لازمہ جسمانی جانتے ہین جیسے بھوک اور پیاس اور مباشرت بحالت قوت — صرف فرق درمیان جہلا اور عقلا کے یہ ہی کہ عقلا از روے قانون حکمت اور اعتدال اور حسب استدعا صرف بنظر رفع ضرورت کرتے ہین اور جہلا بنظر ذائقہ اور حظ منجانب خود

دفعہ ۴ — مرد مرتاض کو چاہیے کہ مہمان نوازی اور تواضع اور تسلی دنیا اور راست گوئی اور شیرین زبانی اور سخن معقول بکنا اور بید ونکا پڑھنا اور عوام کو راہ نیک بتانا اور دلکو وسواس سے آلودہ نکرنا اور خاموش رہنا یعنی بر موقع سے تکلم کرنا اور ضبط رکھنا حواسون کو اور باطن کو صاف رکھنا ملوثات دنیوی سے اور تصور کو درست اور مضبوط بنانا پرماتما مین اور شہرت نام کو مکاری سے نہ اٹھانا کیونکہ وہ سریع الزوال ہی یہ سب افعال حمیدہ سیکھے —

نمبر ۲۴ بھگت کے نام کی شرح اور اسکی توصیف

دفعہ ۱ - بھگت کو لازم ہی کہ جسقدر فعل کرے پرمیشر کو فاعل سمجھے اور اپنے من کو پرماتما مین محو کیے رہے اور پرمیشر کا شریک کسی کو نہ گردانے یعنے وحدہ لاشریک کا مفہوم رکھے کہ جسکو بید مین لکھا ہی کہ ایکو ہم دوتیو ناست اور اسکا مخلوق سبکو سمجھے وہی بھگت ہی اور جو اس طرح پر ہمیشہ اپنا دھیان پرماتما مین لگائے رہیگا اخیر نتیجہ اسکا یہ ہوگا کہ اوسی کشتی دھیان پر چڑھکے بھو روپی سمندر سے پار اوتر جاویگا -

دفعہ ۲ - جس قدر خیرات کرے یہ نہ سمجھے کہ پرمیشر کو دیتا ہون کیونکہ اوسکی کیا چیز ہی کہ پرمیشر کو دیویگا اور وہ پرمیشر کہ جسکا تمام مخلوق محتاج ہی مگر ہان اس مفہوم سے دیوے کہ پرم آتما نے جو اندازہ ضرورت سے زر اور زمین زیادہ دیے ہین وہ حق محتاجان اور غربا کا ہی مگر یہ بھی نہ چاہیے کہ اپنے زن و بچہ کا حق کہ جنکی پرورش اوسپر فرض ہی دیدیوے اور خیرات دینے کے واسطے کچھ خصوصیت قوم برہمن اور مقام تیرتھ نہین جس مقام پر اور جسکو چاہے محتاج سمجھکر اور دیکھکر دیوے اور اپنا صدقہ ردّ بلا سمجھے اور یہ بھی خوب سمجھتا رہے کہ جنکے ہاتھ پیر درست ہین اور گرہستی اور نوکری سے اپنا گذر کر سکتے ہین گو بیہودہ نہ جٹا بڑھائے اور گروا اور سیلی پہنے اور قسم بقسم کا تلک اور چھاپا لگائے گھومتے ہون انکو کچھ نہ دے کیونکہ وہ بیکار اور کاہل الوجود ہین بلکہ ان سے ہم کلام بھی نہو مگر جبکہ وے نرے نان شبینہ کے محتاج اور عدیم القوتہ ہون بتامل دیکھکر انکے شکم بھرنے کے اندازے سے دیدیوے نقد ہو خواہ جنس یا سرما جو نہایت ستاتا ہو اور برہنگی سے وہ تاب سرما برداشت نکر سکتے ہون اور جبکہ یقین کامل اسکا ہوجاوے کہ اپنا سرمائی پوشاک اپنے گھر نہ چھوڑ آیا ہو کوئی زمستانی پارچہ یا کمل دیوے کیونکہ عین رضامندی پرماتما کی پرورش محتاجان اور اشخاص بیدست و پا سے ہوتی ہی اور ایسے موقع کی سخاوت ایسی عمدہ ہی کہ اگر مفصل تحریر ہو تو ایک کتاب آئینہ سخاوت کی بن جاوے -

دفعہ ۳ - شیرین سخنی اور نرم کلامی سے تکلم ہونا خاص جوہر ذاتی بھگتون کی ہی اور عجز و انکساری مختص ہنر انکے لیے موضوع ہی -

دفعہ ۳ ۔ بغیر غرور کے زندگی قطع کرنا اور خود نمائی چھوڑ دینا اور کسی پر ظلم نکرنا اور متحمل اور بے تعلق رہنا اور مرشد کی فرمانبرداری کرنا اور صاف اور ظاہر اور مستقل مزاج رہنا اور حواسونکو قابو مین رکھنا اور نفرت محسوسات کی لذات سے کرنا اور عیبون کی پردہ پوشی کرنا اور پردہ فاش کی نیت نہ کرنا اذرا اپنے عزیز اور اقارب کی خاطر داری سے نا انصافی نکرنا اور عبادت یعنے دھیان پرماتما مکر سے نکرے اور خلوت نشینی اور تنہائی اور کم سخنی اختیار کرے اور خلوت اور بیٹھک بازی سے پرہیز رکھے اور دغا باز اور مفسد اور عیاش اور قمار باز اور کبوتر باز اور دیگر بد وضعان اور مفتریان اور جاہلان سے کنارہ کشی کرے یعنی دنیا مین سلامت روی سے گذران کرے اور علم اور عقل اور صنعت اور زراعت اور تجارت وغیرہ عمدہ پیشون سے زر حاصل کرکے واجبی اور ضروری معاش مین صرف کرے اور عیش اور آرام سے زن اور بچہ مین اپنی اوقات کو پرمیشر کے انتظام قائم رکھنے کے لیے بتوکل پرمیشر قطع کرے اور پر تما یو جن کی جانب نرگن برمھ کا دھیان جھوڑ کر بھول نہ جاوے اور برہمنان اہل فریب کے سخنان مرغوب اور محوف کو نہ سنے کیونکہ اُنکے بزرگون نے بہت سے اشلوک صد ہا پشکون مین جہلاے ہند کے پھنسنے کے واسطے بنا رکھے ہین کہ جہلا پر کیا اور حضرات اُسی ذریعے سے عقلاے ہند کو بھی ٹھگتی ہین ۔

دفعہ ایضاً ۔ بھگت کے لفظی معنی یہ ہین کہ بجوررپلی سنسار کی گتی اوپر بیا پان منہو یعنے لذائذ محسوسات کا اثر اوپر غالب نہو پس جو ان صفتون سے موصوف ہو بھگت کہلائے خالی ترکال اشنان وچھاپا لگانے اور سرخ وسفید چندن جسم پر چڑھانے اور لمبی دھوتی پہننے اور لمبا مالا جپنے اور لذائذ محسوسات مین مبتلا رہنے سے مرتبہ بھگت کو نہین پہونچتا ہی ۔

دفعہ ۵ ۔ اپنے گھر مین اس طرح پر رہے جیسا کہ اس شعر کا مضمون ہی شعر دنیا مین رہ کے سب سے جدا ہو تو جانیے ؛ عین سلطنت مین گدا ہو تو جانیے ؛ خوبان کم سخنون پہ سبھی ہوتے ہین فدا ؛ معشوق پیر پر جو فدا ہو تو جانیے ؛ ایسی سمجھ والے مرتبہ بھگت کو پہونچتے ہین ۔

نمبر ۲۵ ترکیب عجیبہ جاہل سے عقلمند ہونے کا بیان

دفعہ ۱ ۔ بہت مشکل ہی کہ جاہل عاقل ہو جاوے یعنے تھوڑ کھ سیانا بن جاوے مگر چونکہ اس

کتاب مین ایسے ہی بیانات قلمبند ہوئے ہین کہ جو نہایت نایاب ہین اور بمشکل اور تردد عظیم سے ہاتھ آتے ہین لہذا وہ رمز بھی بیان کیا جاتا ہی کہ جہلا درجۂ عقلا مین فائز ہون وہ یہ ہی۔

دفعہ ۲ - جو کوئی اپنے نتیجہ افعال کو ایشر کے سنکلپ نہین کرتا اور رضا مندے کا متوقع رہا کرتا ہی وے سخت غافل اور نادان ہین جو کہ بامید نتیجہ ملنے کے انکو بہتر جانتے ہین اور انکو نہین پہچانتے یا کہ اُسکے پہچاننے کو فضول اور بے ضرور جانتے ہین وے پورے احمق ہین اور اس حماقت کا سبب یہ ہی کہ انکا دل حد سے زیادہ اپنے زن او ربچہ اور خویش اور اقارت کی محبت اور حواسون اور اندریون کی لذت مین غرق رہتا ہی اور زن اور زمین اور زر کے اسباب کو منتہائے مراتب ہر ایک نعمتون کا جانتا ہی پس جو فعل کرتا ہی برا و زیادہ ہونے اور قائم رہنے اُن اشیایون کے کرتا ہی اور نتیجون کا توقع رکھتا ہی۔

دفعہ ۳ - نہایت غور سے سمجھنے کی بات ہی کہ جسم آدمی کا شہر برمھ یعنے برمھ پوری ہی اور عقل سے اُس مین روشنی ہی اور دل مین جو ایک سوراخ نہایت عمدہ ہی وہ خاص محل آتما کا ہی و متحرک کرنیوالا اور صاحب حکومت ہی اُس سے محبت کر اور رشک نتائج اعمال و کرم وغیرہ کو دور کر کیونکہ یہ سب قیود مجہول مطلق کی حرکات ہین اور وہ برمھ غیر مقید ہی۔

دفعہ ۴ - جب خواہش ہر قسم کی چھوڑ دیوے اور محویت پر ماتما اختیار کرے وہ برمھ کو پاوے اور رو و گیان سے پایا جاتا ہی ریاضت اور اعمال کا محتاج نہین اور وہ دوگانگی سے منزہ ہی اور جب تک دل دوئی سے پاک نہو وہ بہت دور ہی۔

دفعہ ۵ - دل عجیب لطیف ہی یعنے اُسکی خاصیت ہی کہ جسکا تصور کرے اُسکو خواب مین دیکھے پس کسی طرح غیر ممکن نہین ہی کہ آتما کی خواہش جسکو ہو تمام دل کے رجوع کر دینے سے اُسکو آتما نہ ملے۔

دفعہ ۶ - جس طرح جہلا دولت دنیا و لذات محسوسات کو چاہتے ہین ویسے ہی خواہشی ہوتے ہین اور اسی تصور مین مستغرق رہتے ہین پس جو جہالت کو دور کرنا چاہے اور عاقل ہونے کی خواہش رکھے اُسے چاہیے کہ ترک لذات محسوسات کی کر کے محویت پسند کرے بجز وہ ایسا عاقل ہو جاویگا کہ اپنے اچھے دیوانون سے باتین کرے اور انکی خود رفتگی کا عمدہ جز و بن جاوے اور ہے خود رفتہ بھی اُسکو کچھ سمجھین۔

دفعہ ۱ — چونکہ ترک تعلقات دنیوی نہایت مشکل ہی اور یک بیک خواہش حواسون کی چھوٹ جانا نہایت دشوار پس شائقین کو چاہیے کہ واسطے دفع مراتبات بالا استعمال درس کتب ترجمہ ہرچہار بید یعنے الکھ پرکاش و ترجمہ جوگ بششٹ یعنی الکھ امواج و ترجمہ سری کرشن گیتا یعنی گیان پرکاش و آئینہ مذہب ہنود یعنے کتب ہذا کا کرے و بغور مطالعہ کرکے اُنکے جوہر عقل افروز سے اپنے فیض کو پہونچے کاش مضامین ادق مین اُسکے ذہن کی رسائی نہو سکے تو گیانیون کے مقابلے مین ان سب کتابون کے بیانات کو خوب حل کرے پھر عقل کا پتلا بن جاوے۔

دفعہ ۲ — جب آدمی کو اشتغال دنیوی سے فرصت ہو تخمیناً رات کے وقت تنہائی مین بیٹھکر تصفیہ قلب کرے اور اپنے پرمھ سے اپنے سوالات کا جواب طلب کرے یعنی جسقدر اُسنے دن بھر مین کام کیا ہو یا کلام اُسکے حسن اور قبح کو دریافت کرے کہ مین نے کون کون سے کام اور کلام عمدہ کیے اور کون کون سے خراب اور کیا کیا خراب تھے کہ جنکا ترک ضرور ہے اور کیا کیا بر آئندہ کرنا چاہیے کہ جنکو زمانے کے عاقل پسند کرین کیونکہ جو شخص بے دریافت انتہاے کسی کام کے کوئی فعل کرتا ہی وہ مضرت اُٹھاتا ہی اور جو پہلے سے سوچ کرتا ہی وہ منتفع ہوتا ہی ہندی مثل ہی اگر سوچ مت اُسکی۔

دفعہ ۳ — اب توضیح کیجاتی ہی کہ درمیان عاقل اور جاہل اور اُنکے اقسام کی کیا فرق ہی پس سمجھو کہ عاقل دو طرح کے ہین ایک عاقل دوسرا نیم عاقل عاقل وہ ہی کہ جس کام کے کرنے کو مرکوز خاطر رکھے اُسکا اخیر انجام خوب سمجھ لیوے جب سودمند معلوم ہو اقدام کرے اور پرہیز کا دھیان دھرکر اُس کام کو آغاز کرے اور نیم عاقل وہ ہی کہ بلا سمجھے اور دریافت اخیر فعل مرکوزہ کسی کام کو شروع کردیوے اور جب زوال مین پڑے اپنے عقل کی تکلیف کے زور سے حل مشکل کرے جاہل کی بھی دو تفریق ہی اول جاہل دوسرا جاہل مطلق جاہل وہ ہی کہ بلا خیال انتہاے کسی فعل کے اُسکا آغاز کردے اور جب زوال مین مبتلا ہو نکل نہ سکے اور مقید دام بلا ہوجاوے فقط اور جاہل مطلق وہ ہی کہ جو پرمھ کا گیان نرکھتا ہو اور اپنی کوشش اور محنت کو اپنی تقدیر سمجھتا ہو اور پرمیشر کو جو ہر فعلون کا نتیجہ دینے والا ہی فاعل نہ سمجھتا ہو اور شبانہ روز نوع بنوع کی فکر کی دریا مین غوطہ زن رہا کیے بطور مشکل رباعی کہ مراد پرمھ شناسی سے ہی نہ جانتا ہو کاشش جانتا بھی ہو تو اُس طرف

وفیان نہ لاتا ہو الغرض لصفیہ قلب کو بڑا رتبہ ہی بڑا تکلف جا ہل اس ترکیب سے غافل ہوجاویگا اگر حد سے زیادہ جو عقلمند ہو اور پرماتما کے دہیان سے غافل ہو جاہل ہی اور جو غایت مرتبہ کا جامع اور پرمیشر مین محویت حاصل کرے وہ عاقل ہی۔

نمبر ۲۷ بیان عدم اظہار رمز اصلی کہ جسکے اخفا کو عقلا نے جائز رکھا ہی

وفعہ ۱ — راقم اگر جاہلانون کے رمز کو صاف صاف لکھدیوے تو نوع انسان نوع حیوان سے بدتر ہوجاوین پھر چند عقلا حسب رائے سلیم اپنے کاربند رہین گے مگر جاہلا خیال اصلی رمز کے حیوانون کیطرح پر استعمال کرینگے اور ایسی ایسی حرکات نالائقہ کے مرتکب ہونگے کہ جس خوف اور پیش بندی سے عقلائے سابق نے دھرم شاستر بنایا اور نوع بنوع کی خوف اور خواہش شاسترون مین ظاہر کیا ہی وے بالکل شیشہ پر طاق ہو جاوین مصرعہ ہنوز شیشہ بطاق ست و مردمان مستند۔

وفعہ ۲ — جو کوئی آتما کا گیانی ہوتا ہی وہ تمام مخلوق مین اپنے تئین حاوی سمجھتا ہی بدین دلیل کہ وہ آتما سے وصل ہو گیا رہتا ہی پس اپنے کو آتما سے جدا نہین جانتا ہی دبشن اور مہیش اور برمہا بھی اپنے کو جانتا ہی اور عذاب اور ثواب اور دوزخ اور بہشت سبکو اپنا ہی جسم تصور کرتا ہی کیونکہ فی الواقع بہشت اور دوزخ کوئی مقام نہین ہی عقلا نے جہلا کے سمجھانے اور خوف بدافعالی اور رغبت نیک افعالی دکھانے کے لیے یہ دونون نام وضع اور اختراع کر دیے ہین تاکہ عوام جب تک اودیا مین پھنسا رہیگا خوش تر زندگی سے دنیا مین بسر کریگا۔

اب تم سمجھو کہ جیسے گناہ اور ثواب کوئی شی نہین ہی ایک اسم فرضی مثل دوزخ اور بہشت کے ہی دنیا ہی دوزخ اور بہشت کو سمجھو قس علی ہذا دیگر مراتبات کہ جنکی خواہش اور خوف تم رکھتے ہو بے اصل محض سمجھو پرماتما کے جسقدر اشیا نظر آتی ہین سبکو فانی اور بے اصل یعنی محض نقش بر آب مثل خیال اور تماشائے خواب سمجھتے رہو اور پرمیشر کے عشق مین اس طرح پر محو بن جاؤ کہ جس مذاق کی توضیح کیفیت مین منشی بدائع نگار عذب البیان و رطب اللسان رہی۔

وفعہ ۳ — یہ دیوتا جنکی عوام پرستش کرتے ہین ظاہری اور مصنوعی ہین اور دو جو ظاہر اور باطن سب کا پیدا کرنے والا ہی اور حقیقی اور تحقیقی ہی وہ ہر ایک جسم مین حلول ہی اُسکے پانے اور رہنے کے واسطے

گیان اور پریم شرط ہی تم خوب سمجھو کہ کوئی دیوتا یا رشی یا اوتار یا پیغمبر یا اولیا فناشدہ اختیار نہیں رکھتا ہی کہ پرمیشر سے ملا دیوے کیونکہ جو خود مشتوہ ہی وہ کب موجود ہو سکتا ہی اور جب موجود و مجسم نہیں ہو سکتا تو اسکی رہبری کی کیا امید ہی اور شفاعت کی کیا توقع لیس جو اُن سے امید رہبری یا شفاعت رکھتا ہی عقل کا دشمن ہی اور وہ پڑتا تا جیسے کہ مفروض غیر محسوس ہی ویسے ہی علم اور عمل کی قوت سے خود بخود نظر آتا ہی بدین نظر خواہشوں کو ضبط کرنا اور پرماتما میں دھیان لگائے رہنا انسان کو لازم ہی اور اپنے ہر مطلب کو پرمیشر سے طلب کرنا چاہیئے جو کوئی دوسروں سے رفع تمنا چاہتا ہی وہ نہایت عمیق اور تاریک چاہ ضلالت میں پھنسا اور گرا ہوا ہی جیسے کہ راجہ نرگ کہ جسکا قصہ سری مت بھاگوت میں ہی اور کسی قدر بیان نمبری ۱۰ دفعہ ۱۵ اور ۱۶ بھی اس بیان سے متعلق ہی۔

دفعہ ۴ ۔حالت عمل مراقبات سہج سمادہ یا سن سمادہ یا انا ہد شبد کی جو کچھ نظر آوے یا خواب میں دیکھے کسی سے ظاہر نکرے ورنہ عامل کی محنت بالکلیہ ضائع جاویگی اور حصول کمال سے محروم ہو جاویگی۔

نمبر ۲ بیان اٹھ جانے پردۂ غفلت دل انتشکرن

شکم سیری بڑی بلا ہی انسان کو بالکل کاہل اور غافل بنا دیتی ہی اگر انسان کسی قسم کے غلہ سے شکم سیری نکرے اور بجائے خوراک غلہ دودھ پیا کرے تو یہ درجہ اعلے ہی مگر یہ محاورت ہر شخص کا کام نہیں ہی اور اس کتاب میں بالکل منشاے بیان اور پیغمبر سالی عوام کے ہی لہذا وہ ترکیب بیان کی جاتی ہی کہ ہر شخص کے انتشکرن دل سے پردۂ غفلت اٹھ جاوے اور نور لازوال آتما اسکے ہردے میں تابان اور درخشان بنا رہے اور انتشکرن ہر عامل کا اس پرم جوت کی روشنیوں سے منور ہو جاوے پس وہ ترکیب لکھی جاتی ہی۔

دفعہ ۱ ۔دن کو ایک مرتبہ یا دو مرتبہ بفراغت تمام کھانا وے اور شام کو کسی قدر سوکشم بھوجن کرکے ایک پہر کامل آرام کرے اس بعد بیدار ہو کر اپنے پرماتما کے دھیان میں مہارت حاصل کرے اور جب شام کو قبل غروب آفتاب کچھ کھا کر سو رہا کریگا خواہ مخواہ بعد پہر رات یا نصف شب کے اسکی نیند کھل جاویگی اور بمبادا خود بخود نیند نہ کھل سکے تو نیند کھلجانے کی ترکیب بیان نمبری ۴ کے دفعہ میں لکھا ہوا ہی دیکھو لو کاش خلاف منشاء اسکے جو پابندی کریگا اور آدھی رات یا پہر رات

کو کتاب شیکی ربط و عادت ڈالیگا کسی طرح پر یہ پردہ غفلت اُسکے تہ دل سے نہ اُٹھے گا نہایت تجربہ کرکے یہ ترکیب لکھی گئی ہی جسکو شوق ہو آزمالیوے —

دفعہ ٢ — راقم نہایت فراخ پیشانی سے اپنے ہر بشر کے ہر ایک مخلوق کو فہمایش مناسبانہ کردیتا ہی کہ آے غافلان غفلت شعار غفلت اور کہالت کو چھوڑ کر پرم پد پرماتما مین لینا حاصل کرو اور دھیان مین آتما کے اپنی عمر عزیز کو کوشش پانی تہ پل کے بھی جاتی ہی ایسے شغل لطیف مین بسر کرو تاکہ دنیا مین بھلے آدمی کہلاؤ اور پرمیشر بھی تمکو عزیز سمجھے اور برقع غفلت جو تمہارے چہرہ پر پڑا ہے باد صبا رگیان سے اُڑ جاوے —

دفعہ ٣ — نہایت کوشش اور سعی بلیغ کرنی چاہیئے کہ اپنے کسب جائز کا ماحصل کھانے مین آوے یعنی لقمۂ حلال کھایا جاوے اور بدفعلی اور مکاری سے زر حاصل کرنے کا قصد نرکھے کاش اتفاقیہ کچھ ہاتھ لگ جاوے یا کوئی عقل کا اندھا دے جاوے اُسکو خیرات مین بلاتامل صرف کر ڈالے اپنے مصرف کے لیے نرکھے اس تمہید مین شاہ بو علی قلندر نے اپنی مثنوی مین کیا عمدہ توضیح کی ہی اشعار بہر طاعت لقمۂ باید حلال ❊ تا نیفزاید ترا رنج و ملال ❊ لقمۂ شبہہ چو افتد در شکم ❊ قوت او میکند سررشتہ گم ❊ گر خوری یک لقمہ از وجہ حلال ❊ نور تابد بر دل از مہر کمال ❊ گر شوی از لقمۂ شبہہ تغیر ❊ نفس را سازی بفضل حق اسیر ❊ چون بخواہی لقمہ اے نادان آز ❊ نفس گرداند دہان حرص باز ❊ پر تو باید دست گراین حیلہ ساز ❊ دست بہر ظلم گرداند دراز ❊ سری منت بھاگوت اور مہابھارت مین لکھا ہوا ہی کہ وقت مرنیکے بھیکم پتامہ نے دُرپدی سے کہا کہ تجھپر مجبر جودھن نے ظلم کیا اور اس محل مین مین بیٹھا تھا اگر مین چاہتا تو تجھپر کوئی ظلم نہ کرسکتا مگر چونکہ جبر جودھن مکار اور ظالم تھا اور اُسکے ساتھ میری خورش تھی نتیجہ خورش طعام کا یہ ہوا کہ میری عقل اور فراست مین فتور پڑگیا اور امداد خیر سے باز رہا حاصل کلام یہ ہی کہ صحبت مکار اور دانہ مفسدان نہایت ضرر کرتا ہی اور نتیجہ بد دکھلاتا ہی پس عارفون کو چاہیے کہ ایسی صحبت اور ایسی خورش سے محترز رہیں —

نمبر ٢٨ بیان وجہ لاعلمی عام اہل ہنود علم اور عمل بید اور بیدانت سے

بید اور بیدانت کے مضامین نہایت غامض اور بطور معما کے ہین نہایت عقل سلیم اور رخ ذہن ذکا سے

انکا اصل مطلب سمجھ مین آتا ہی اور اب کہ ہند مین علم بہت کم ہو گیا عوام اپنی نادانستگی سے ہزارون مسلمان او بکرشتان ہو گئے اگر زمانہ سابق مین مثل کتب ہذا اور کتا بہائے مترجمہ منشی کنھیالال صاحب الکھدھاری کی دوسری کتابین موجود ہوتین یا اُنکے پڑھانے اور پڑھنے کا رواج ہو تو بلا شبہ کوئی متنفس دوسرا دین قبول نہین کرتا کیونکہ علاوہ نشانہ ہی دوسری کتابون کے عام پر روشن ہی کہ فیضی نے تمامی شاستروں اور دارا شکوہ نے تمامی بیدون کا ترجمہ کر کے متعدد کتابین تصنیف کی ہین اگر اون کتابون کو بھی پڑھنے والے پڑھتے اور دوسری کتابین واہیات فارسی زبان کی نہ پڑھتے اور بجائے انکے اس کا استعمال کرتے تو راقم بیقین کامل بیان کرتا ہی کہ باعث واقف کاری اصول مذہب مقدسہ اپنے زمانہ سابق سے حال تک ہر ایک پڑھنے والے کتابہائے متذکرہ صدر کے ایسے لائق اور واقف کار ہو گئے ہوتے کہ دوسرے مذہبون کو دلائل کتابی سے معقول کر کے رد کرتے اور ناقص سمجھتے اور جن کافرون نے دوسرا دین قبول کر کے ہندو سے کافر بن گئے اُنکے مانع ہوتے اور جن نستان گمراہون نے اپنے اپنے مذاہب کی وحدانیت کا افہام تفہیم کر کے ہمارے ہند کے باشندون کو بہکا کر دوسرا دین قبول کرایا یہ حضرت ہنود ہرگز ہرگز اُسپر توجہ نہین کرتے کیونکہ جسقدر وحدانیت ہمارے مذہب ہنود مین ہی اُسکا عشر عشیر بھی دوسرے مذہبون مین نہین ہی دیکھو بید اور بیدانت جو ہنود کے مذہب کی اصل پوتھی ہی اسمین صرف پرماتما کا دھیان کرنا اور اُسکو واحد اور لاتعین سمجھنا لکھا ہوا ہی اور اُسکے پڑھنے کے واسطے کسی بشر کو ممانعت نہین لکھی ہی اور نہ کسی قوم کی تخصیص کی گئی ہی مگر برہمنون نے مثل پارچۂ خون حیض کے علمون کو چھپایا کہ جو زمانہ قدیم سے واقف کار تھے اخیر نتیجہ اس پوشیدگی کا یہ ہوا کہ اب انکے خاندان مین ہزار دو مین سے ایک کو شاید علم ہو تو ہو ورنہ وہ بھی نہین اور جسطرح کہ زمانہ سلف مین اونمین جو لیاقت کا تھا ویسے ہی اطلاق جہالت کا فی زمانہ اونپر عاید ہوا سخت افسوس کی بات ہی کہ زمانہ قدیم مین تو برہمنون نے بید اور بیدانت کو چھپایا اور زمانہ حال مین حضرت مہتمان مطبع جو قسم ہنود سے ہین کہ جنھون نے کتب مترجمہ فیضی اور دارا شکوہ اور منشی کنھیالال صاحب کو نہین چھاپا اور بعوض اسکے بند گراہ جسکی عدم دستیابی سے ہو رہے جاتے ہین یہ خون اور الزام ان دونون حضرات کی گردن پر سمجھنا چاہیے کاش کسی اہل مطبع کو یہ گفتگو ہو کہ مطبع کارخانہ تجارت ہی اس قسم کی کتابین

گیان سنے بیگیان کے مراتب اعلے پر پہونچے اور صادق الاعتقاد اور نیک افعال ہوا اور بدل
نیکی کرے اور ظاہر آرائی چھوڑ دیوے اس وصف کا موصوف برہمن کہلاتا ہی اور ایسے شخص کی تعظیم اور
تکریم بمفہوم مقبول پر بیشتر کرنی چاہیے اور اُنکی سہوا و خطا سے چشم پوشی کیجاوے نہایت بہتر اور اُسکی
ضرورت کو ہر ایک ضرورت پر مقدم تصور کرنا چاہیے اور نہین تو اُنکے شغل مین نقصان عائد ہوگا
کیونکہ انسان ایک مدت ریاضت یعنے دھیان پر بیشتر کا کرتا رہیگا تب یہ مرتبہ پاویگا اور جو اس
مرتبہ کو پہونچ جاتا ہی حصول معاش کی جانب راغب نہین ہوتا اسکے سامان کی بہم رسانی عوام پر فرض ہی
بلکہ ایسے شخص سے کوئی ناگاہ تقصیر بھی ہوجاوے تو معاف کرنا چاہیے تاکہ دوسرے لوگ اس قدر
چشم پوشی کو ایک اعلے مراتب اوسکا باعث ریاضت سمجھکر اس طریقہ النفس کو اختیار کرینگے پس تعظیم اسکی
عمدہ صفت انسان ہی اگر اس وصف بالا سے کسی ملک اور قسم اور کسی قوم کا آدمی موصوف ہو برہمن
موسوم ہوگا برہمن کا ہونا کچھ نطفہ قوم برہمن اور رحم برہمنی پر منحصر نہین ہی کیونکہ جب کوئی برہمن دوسرا
مذہب اختیار کرلیتا ہی پھر وہ برہمن نہین کہلاتا پس نطفے کا اعتبار نہین ہی بلکہ برہمن ایک درجہ عرفان کا
ہی جو شخص اس درجے کو پہونچے گا خواہ مخواہ برہمن ملقب ہوگا چنانچہ یہ اشلوک شاہد حال اور مقال ہی
اشلوک جنمنی جاتی سوذرہ سنسکاری درج اوتمہ ؛ بید ابیاسی بھیو پرہ برمہ جانات برہمنہ **تشریح**
جیسے چور اور چنڈال ہوجانے کے لیے کسی قوم پر حصر نہین ہی بلکہ طبیعت پر منحصر ہی ویسے ہی برہمن
ہونے کے واسطے عرفان شرط ہی دیکھو صفحہ ۱۶۲ بہار ہندرابن و صفحہ ۲۴۰ ا۔ الکھند پر کاش مین اخیر
اشلوک ادھیار دوم شام بید کا۔

دفعہ ۵ ۔ مردمان اس قوم برہمن کے زمانۂ سلف مین بلاشبہہ عابد ہوتے تھے کہ جسکے باعث
سے یہ لوگ برہمن یعنی شناسندہ برمہ ملقب ہوے اور باعث حصول نتیجہ ریاضت کے عوام اُنکی
قدردانی کرتا تھا جیسا کہ فی زمانہ بھی دستور ہی کہ عوام الناس فقیر اور مرد مرتاض کی قدر
بمرتبۂ غایت کرتے ہین اور افتخار روزگار سمجھتے ہین کیونکہ بیشک یہ مرتبہ نہایت اعلے ہی مگر جس
جس درجے سے یہ زمانہ گذرتا آیا حصول علم و حدیث یعنے برمہ بدیا کا کم ہوتا گیا اور بہ نسبت
متقدمین کے اب متاخرین ہین وہ جو ہر باقی نرہا اور رفتہ رفتہ سلب ہوگیا۔

دفعہ ۶ ۔ لہذہ اُن برمہ شناسون کے خاندان مین جو لوگ ہوتے گئے ریاضت سے محروم

ہوکر اپنے اپنے مطلب حصول زر کے اشلوکین بنا کر حضرات ہنود کو اپنا معتقد بنایا اور یہ اظہار کرنا شروع کیا کہ قوم برہمنون کی قدر پرمیشر کے حضور مین بہت ہی ہیں جو انکو بہت سا دان اور دچھنا دیوے گا وہ مقبول آتما ہوگا چونکہ عوام ہنود جاہل تھے برہمن بچن پرمان انکے کلام کو اپنی بےعقلی اور بےعلمی کے باعث سچ سمجھکر کاربند ہوگیے اور وہ غضب تو تمنے سنا مزید برآن یہ سنیے کہ اس قوم کے دیوتون مین جو افتخار زمانہ اور اہل برہم شناسان شمار ہوئی ہو اب بھی اسی تصور پر معتقد بنا نے ہین اور یہ نہین سمجھتے کہ انکے بزرگون مین جو فخر حاصل تھا وہ کس باعث سے تھا باقی زمانہ جنمین افتخار رہی وہ کس وجہ سے ہی بلا دریافت اور خیال اس وجہ خاص کے اپنے کو مفتخر ہند سمجھتے ہین چاہیے ان مین تمیز آتا اور جیدآتا ہو یا نہو یا علم تک بھی ان نامون کا نہو بعد اس درجے کے جاہل زیادہ ہوتے گئے کہ جنکا مجمع غفیر فی زمانہا ہی سو نظر آتا ہی چشم بد دور بعضے برہمنان عالی خاندان جو صاحب حشمت اور دولت اور لیاقت ہین ایسی اگر سب قوم برہمنون کی ہوتی تو مطعون نہ کی جاتی مگر ان سے زیادہ بلکہ لاکھ گونہ جاہل اور خفیف الحرکت ہین ۔

وقعہ ۔ یہ نفسانیت کہ جسکو اہنکار کہتے ہین اس اجہل فرقہ کے دلون مین اسقدر سمائی ہوئی ہی کہ جسنے انکی عقل پر پردہ ڈالدیا اور جب عقل پر پردہ پڑا خفیف الحرکاتی اور بیہودہ فعلون مین مرتکب ہوکر حصول علوم اور فنون سے قاصر ہوے اور بےعلم اور جاہل ملقب ہوے راقم نے بچشم خود دیکھا ہی کہ قصبہ او ترولیا جو ضلع اعظم گڈھ مین ہی مہینے کنوار سنہ ۱۲۔۔ فصلی مین غول کے غول برہمنون کے جو مور دتلخ سے بھی زیادہ تھے دروازہ دروازہ ایک ایک لوٹہ شربت کے واسطے جان دیتے تھے اور باوجود دکھانے ڈنڈا کنسٹبلان اسٹیشن کے اپنے مقام سے ٹلتے نہ تھے اب تم ہی سمجھو اور انصاف سے غور کرو کہ یہ حرکت لغو اور نازیبا کے کرنے سے کیا حاصل ہی اور کس شاستر اور پوران مین یا کسی بید مین یہ افعال قبیحہ کا کرنا مندرج ہی کاش کسی متقدمین یا متاخرین کا حکم نہین ہی صرف ننگاپنا ہی تو کیون انکو اس قوم کے لائق اور متمول اور باعلم اچھے طریقے نہین سکھاتے اور کیون کوئی پوتھی اردو زبان اپنے دیس کی بولی مین بنا کر چھپوا دیتے نہین تاکہ وے جاہل جو محض حرکات خفیف کرتے ہین باز آوین اور یقین انکو ہو جاوے کہ فعل عمدہ جو عقلا نے مقرر کیے ہین اور افعال حمیدہ بفراغت تمام شکم سیری ممکن ہی اور انکے زن و بچہ کی دستگیری افعال مجوزہ سے بکشادہ پیشانی

[illegible]

ہوسکتی ہی جاہلون پر تو زیادہ حیف ہی کہ وے بے علم ہین مگر پنڈتون پر اون سے بھی زیادہ
حیف کرنے کا مقام ہی کہ ان لوگون نے اپنے زیادتی طمع سے ہندوستانیون کو خراب کردیا
وہ یہ ہی کہ اگر یہ لوگ چاہتے تو برادران ہند مین تلک اور جہیز بے اندازہ اور بے حساب
لینے کا جو دستور ہی اور یہ واہیات قاعدہ ہر شخص کو ناپسند ہی اٹھ جاتا مگر بخواہش اور طمع
فیصد پانچ روپیہ کے اس واہیات رسم کو اُٹھنے نہین دیتے اور انصاف نہین کرتے کہ ہزارون
گھر ہر سال اس رسم قبیحہ کے باعث سے برباد ہوئے جاتے ہین اور جب تک اسکا انسداد نہوگا
ہر سال یہ خرابی لاحق رہیگی آفرین صد آفرین ہی لالہ ہربنس لال صاحب رئیس اعظم شہر شاہجہانپور پر
کہ جنھون نے چاہا تھا کہ اس رواج عبث اور غیر معینہ کو اٹھا کر بجاے اُسکے پانچ روپیہ پر اکتفا کیا جاوے
ہر چند کہ بہت سے صاحبان باعقل اور مصلحت اندیش متفق الراے ہوے مگر جاہلون اور مفتخورون
اور پاجیون کی بے عقلی سے یہ ڈولا اُٹھنے نہ پایا گو لالہ صاحب موصوف کے خاندان مین ہنوز پانچ
ہی روپے کا رواج ہی مگر اس طریقہ پسندیدہ کو تا حالیکہ عوام ہند جاری نہ کرین تب تک خانہ آبادی
ہندوستانیان غیر ممکن ہی مگر حضرات اتقی باعقل سے امید ہی کہ اس امر قبیحہ اور غیر مستحسنہ کے
اُٹھانے مین ساعی ہون کہ جس سے بہتری عوام ہند متصور ہی اور بچشم غور دیکھو کہ زیادہ تلک
اور جہیز لینے سے آج تک کوئی متمول نہوا بلکہ جسقدر لیا اسکا اضعافاً مضاعفہ خرچ کیا پس ایسے فعل سے
کیا فائدہ ہوا جس سے لیا گیا وہ مقروض اور خانہ ویران ہوگیا اور لینے والا متمول بھی نہوا یعنے
ایسے فعل کے کرنے کا ماحصل کچھ نہین ہی بجز اسکے کہ خانہ ویرانی اُسکا نتیجہ اور اپنے قرابتمند کو
تباہ کرنا اسکا ثمرہ ہی فقط فقیر کو بجز اسقدر کہنے کے اور کیا ہاتھ ہی جسکا خون اُسکی گردن اور جسکا فعل
اُسکے ساتھ ہی الحذر الحذر —

دفعہ ۱۵ — دیکھیے جہالت کتنی بُری شے ہی کہ جب سے یہ فرقہ خرافات پرست شناسی اور
وشت خواند بید اور بید انت سے محروم ہوے اور کسی قسم کے علوم کے حصول کی لیاقت باقی
نرہی تب سے اسقدر جہالت دامنگیر ہوگئی کہ اُنکے ذہن سے لطافت انسانی اور کثافت شیطانی
اور قدر جامۂ بشریت اور تنفر طریقۂ شیطانیت کی تمیز نرہی یعنے بہتیرون کو دیکھا گیا ہی کہ اونے اونے
باتون پہ باعث جہالت اپنا جان کھو کر شیطان ہوگئے کہ جنکی چوری جابجا بابت دیتے ہین

آتی ہین —

دفعہ ۹ — طرفہ تو یہ کہ جب کوئی برہمن خسر و دشمن کسی وجہ بے وقوفی آمیختہ سے اپنے کو ہلاک کر ڈالتا ہی اُسکے ہم قوم چہ جاہل اور چہ عالم اُسکو برہم کہتے اور پوجتے اور پوجواتے ہین حالانکہ یہ نہین جانتے کہ برہم کسکا نام ہی اور وہ مرتبہ کسکو ملتا ہی ہرچند کہ بچشم خود وے لوگ دیکھتے ہین کہ فلان شخص جو باعث کم عقلی اور جہالت کے اپنے کو ہلاک کیا شیطان ہوکر عوام کی تکلیف دہی کر رہا ہی جیسا کہ مثل مشہور ہی شیطان جان نہین مارتا حیران اور عاجز کرتا ہی تسپر بھی یہ عقل کے دشمن اس حرکت ناشایستہ کو حرکت نازیبا نہین سمجھتے اور اُسکی تقلید اگر خوف انگریز بہادر نہوکرنے مین اُٹھا نرکھین اور انکا تخیل یہ رہتا ہی کہ یہ شیطان نہین ہی بلکہ ایک حصہ علیحدہ ہوکر برہم ہوگیا اُسپر دلیل یہ ہی کہ ایسا نہ سمجھتے تو برہم کیون کہتے اور کتنے پیپل کے درخت پر چڑھکر بیٹھ کر تورتے اور الٹا لٹکتے ہین ہرچند کہ اس مین پنڈتون اور دیگر لائق برہمنون کا قصور نہین ہی پر وے بھی کیا کرین جاہلون اور جانبازون سے کسی کا بس کچھ نہین چلتا مگر آئندہ سے اگر حضرات اس قوم کی احتیاط کرین اور مرتکب اس حرکت ناشایستہ کے ہون تو افغان ہند نہ کہلاوین —

دفعہ ۱۰ — برہمنون نے فی الحقیقت اپنے ہم قوم کی پرورش کے لیے بہت سے رسومات حضرات ہند پر ایسے مقرر کر دیے ہین کہ بڑی دقت اور کاوش سے اُنکا انسداد ہوسکیگا پھر ایک تقریبون مین جو اس فرقے نے اپنے دچھنا لینے کے لیے رسومات اور مقامات قائم کر دیے ہین اگر ان اوقات پر ادا نہ کیا جاوے تو وے ابلہ فریب سمجھاتے ہین کہ نادہندون کا بھلا اور انجام بخیر ہی نہوگا اگر اُنکی ہرزہ گوئی محض لاطائل اور لغو سمجھ لیجاوے کان لنترانیون سے کیا شدنی ہی صرف یہ رسومات ابلہ فریبی کی براہ حرفت اور رفت لائی قوم مذکور کی ہی اسکے ادا اور غیر ادا سے دہندہ کا کچھ نقصان یا نفع نہین ہی تو کوئی شخص ایسا نہین کرتا مگر جو لوگ اسکو خوب سمجھتے بھی ہین خواہ مخواہ طریقہ آبائی کی پابندی سے مستعمل کرتے ہین اور جب یہ سمجھ لیا جاوے کہ کرنا فعل کا پرمیشر پر ہی اور وہ اپنے دچھنا سے خوش ہوتا ہی کچھ لڈوون اور معورت بازون کے دینے سے اُسکی خوشی ممکن نہین ہی تو

یقین باور کر دکر نے الاصلہ کچھ اسکا بڑا نہو کیونکہ اسی دیتے کا ماحصل کچھ نہین ہی جیسے ٹھگ
ٹھگ مسافرون کو ٹھگتے ہین ویسے ہی یہ قوم عوام ہند کو عقل سے خارج سمجھکر چلتے ہین اب
تمکو نظیر بدیہی مین اصل حقیقت کو کھولتا ہون خوب سمجھو مثلاً مسلمان یا انگریز ہمارے ہندوؤن
مین قوم کمینہ اس طریقے سے شادی نہین کرتے کہ جس طریقے سے مالدار ہنود کو برہمن گمراہ
بناکر کراتے ہین تو پس غور اور تصفیہ کا مقام ہی کہ اس طریقے قدیم موجدہ عقلا سے سابق کو اگر
کچھ اصلیت سے تعلق ہوتا تو بہ نسبت اُنکے اس طریقے کے پیروکاران کو زیادہ فروغ ہوتا
حالانکہ یہ امر یقینی ہی بلکہ غور سے دیکھو کہ جنکی شادی بڑی دھوم دھام اور مجمع عام پنڈتون
مین ہوئی انمین اکثر کتنے لاولد اور بیوہ اور رنڈوا ہوگئے اور حق تو یہ ہی کہ علم جوتش بھی پنڈتون
نے اپنے حصول زر کی نیت سے بنایا ہی کاش یہ علم صحیح بھی ہو اسکے ادراک غوامض معقولات
تک زمانہ حال کے پنڈتون کو لیاقت ہی نہین ہی دیکھو جواب نمبر ۱۲ کتاب کاشف دقائق مذہب
ہنود کا تفصیل و دیگر قلیل الاصل فرقہ کے اکثر حضرات مین دم بازی اور دھم دھم فریبی نہایت مرتبہ
کی سمائی ہی کہ جنکی تشریح بدرجہ غایت مطول ہی ازانجملہ ایک تازہ واقعہ جو خاص اس فقیر
حقیر کی سرگذشت ہی سننے کے قابل ہی واضح ہو کہ اس فقیر کے دو لڑکے ایک سری کشن سچتا نند سہاے
بعمرہ اور دوسرا سری کرشن اچھوتا نند سہاے مرحوم کو پرماتما نے عطا فرمایا تھا ایک روز
میرے صاحبان خانہ نے ان لڑکون کا زائچہ مجھکو واسطے بنوانے زائچہ مشرح کے دیا مین لیکر
تامل مین ہوا تب وے میرے تامل سے قیافہ لڑا کر کہنے لگے کہ ہم جانتے ہین تم ان باتون کو محض
فضول اور منافی سمجھتے ہو لیکن قاعدہ اور دستور خلائق کو کیا کرو گے ضرور ہی کہ لڑکون کا
زائچہ بنوا لین کیونکہ سب کی رائے عام ایسی نہین ہی کہ جیسی خاص تمھاری ہی بلکہ مشہور ہی کہ برہم
گیانی اور عارف کم ہوتے ہین اور جاہل اور مقلد گذشتگان زیادہ بلکہ ایسے اشخاص سے
زمانہ بھرا ہوا ہی فقط خیر ناچار بجبر دل ریش بر جان درویش دونون کاغذون کو اپنے پاس
رکھ لیا۔ اتفاقاً پنڈت شیو چرن دت ساکن جلال پور پرگنہ اکبرپور ضلع فیض آباد کہ جسکی
شناسائی منشی لال رگھوبنس سہاے صاحب سب انسپکٹر پہرولا سے رہی اور اُن سے بندے
کو بھی زیادہ تر نیاز حاصل تھی قصہ کوتاہ تحریک اُنکے دونون کاغذات بالا کی نقول بتمہید اس

امر کے کہ کاش علم جوتش کچھ صحیح ہو یا پنڈتوں کے کہنے اور گنتی میں کچھ ثبات ہو دیدیا اور اُس نے
اُسی وقت دو روپیہ شگون کا لیا ۳ - اب طرفہ یہ سنیے کہ کئی مہینے گذرنے پر اُس کو بر گنبش نے
ایک زائچہ سری کرشن اچھوتانند سہاے میرے چھوٹے لڑکے کا دیا اور بڑھ کر سُنایا علاوہ اور بہت
توصیفات اُسکے کے اس لڑکے کی عمر اسّی برس کی تبلائی الحاصل سخنان تملق کو پڑھکر آٹھ دس روپیہ
اور جٹ لیا ۴ بندہ مطمئن تھا کہ اب وہ لڑکا آفات زمانہ سے بموجب تحریر اس بہو تُرف روزگار
اور سراسر نا واقف اسرار پروردگار کے محفوظ رہیگا ۵ - اب غضب پر مشیر کا دیکھیے کہ چھ سات
مہینے زائچہ لینے کے بعد وہ لخت جگر ظاہر اپیرون میں پھنسیوں کے نکلنے کے عارضے سے مانند سری
کرشن جی کے عالم بقا کو چلدیا ۶ - اس فقیر نے تو بموجب قول گوسائیں تلسی داس کے گرہ سوت بتنا
آدسوار قدرت کر ہونہ نیہہ انہیں تے چہ انتہہ تو ہی بچینگے یا ورنہ تجواہیں تے منکچھ بیواد سرتیہ
عمل کیا کیونکہ عارف کا کام دنیا سے دلوں کو نا پایدار اور اُسکے کارخانے اور لذائذ کو غیر ثبات
سمجھنا ہی قانع اور رضا بر مرضی پر ماتما ہونا ہے - بدین نظر کہتا ہوں کہ پنڈتوں کے دم بتا سے
مین نہ آؤ ورنہ یہ چلنے سے باز نہ آوینگے اور تم جانے سے روک نہ سکوگے ۷ - ایسا ہی ایک
دفعہ ۱۲۸۰ھ مین کہ جب راقم بعہدہ محرر اولی انکم ٹکس شہر بنارس مین نوکر تھا منشی لالہ
جگا دھاری لال صاحب سر رشتہ دار کشنری بھی ایسے ہی واقعہ جانکاہ مین مبتلا ہوے تھے اور
بسبب لکھدینے زائچہ پنڈتان مشہور شہر بنارس کے دھوکھا اٹھایا تھا بیان کرتے تھے پس سمجھو کہ اُس
جٹوفرقے نے ہزاروں گھر جھوٹ اور فضول کہکر خراب کر دیے تسپر بھی ہنوز حضرات ہند اُنکا
پیچھا نہیں چھوڑتے بلکہ بعض حضرات ہند انکا پیر دھو کر چرنامرت لیتے ہیں اور سعدی کے قول پر
عمل نہیں کرتے شعر نا اہل گر بزند چون تیر باش ٭ نیامیختہ چون شکر شیر باش ٭ فقط ۹
حاصل تحریر یہ کہ صاحبان ہند حضرت چالاک سے نہایت ہوشیار اور ان گور گنیشوں سے
بدرجہ غایت کنارہ کش اور بیدار مغز رہیں ورنہ دھوکھا کھاتے اور جاتے ہمیشہ رہینگے اور
یہ فرقہ جٹو ہمیشہ چلتے اور دھوکھا دیا کرینگے پس ہر بشر کو لازم ہی کہ کسلئے کام اپنا بلا استفسار ان
بکر الطان آتما کہ صرف پرماتما کا دھیان دھر کر اور اپنے کو فاعل سمجھکر کیا کرے تب یقینی ذاتی رکھو
کہ ایسے کرنیوالوں کا کام ہمیشہ انجام بخیر ہوگا اور جو اس طرح پر عامل ہوگا اسکے کسی کام مین ہرگز ہرگز

ملہ منقولہ
نقل ہے کہ نا لائق نے مجھسے ایک مرتبہ پوچھا کہ تم جانتے ہو کہ روپیہ کس واسطے بنایا گیا ہے [illegible] ارشاد ہوا کہ روپیہ واسطے امتحان دیانت اور خیانت اور آزمائش عقل و [illegible] زمانہ کے بیہودون [illegible] دیکھو کہ سابق [illegible] نام و [illegible] ہون کہ [illegible] پکا فہم [illegible] کبھی باتین [illegible]

[illegible]

نقص واقع نہوگا اور انجام کا بوجھا ذمہ پرمیشر کے رہیگا کہ جو نتیجہ دینے والا اور انجام بخیر کرنے والا ہر کام کا ہی دیکھو دفعہ ۴ و ۵ بیان نمبری ۱۴ کا۔

۱۱۔ نکتۂ ثالث۔ اب ایک اور کیفیت سنیئے کہ اس قوم کے بعض ایسے کوتاہ اندیش اور خودغرض ہین کہ صرف بدین نظر کہ کوئی مخلوق اُنکی اطاعت سے باہر نجاوے اپنے کو اشرف اور دوسرون کو خادم یعنے شودر قرار دیا ہی جیسے کہ قوم کایست کہ یہ برن پنجم اور اشرف اور رفیع تمامی موجودات کے ہین کہ جنکی شان مین مہادیوجی نے اپنی پوتھی تصنیفی موسومہ رودرجامل تنتر مین پنج برنا کرکے لکھا ہی اور مہاپوران اور پدم پوران اور پوتھی پیدایش خاص سری چترگوپت جی مین یہ روایت بتوضیح تمام مندرج ہی ایسے برن شریف کو وے حضرات ناواقف شاستر اور پوران نے سودر کرکے مشہور کیا ہی اور دلیل اپنی یہ پیش کرتے ہین کہ بید مین صرف چار برن اور چار اسرم مندرج ہی اسکے سوا جو ہین وہ داخل برن اور آسرم نہین ہین بجواب اُنکے مین بھی کہتا ہون کہ فی اصلہ بید مین چار برن اور چار آسرم مندرج ہی مگر تم لوگ یہ سمجھو کہ ظہور اور برنہاے پنجین کس کس درجے سے ہوا جب تمھارے ذہن مین تدریج ظہور برنہاے اور آسرم ہاے پنجگانہ آجاوے شک رفع ہوجاوے ۱۲ مختصر یہ ہی کہ پہلے چار برن اور چار آسرم ظاہر کیے گئے اور اُسی کے ساتھ چارون بید نمایان کیے گئے اور جب برن پنجم کایست اور آسرم پنجم کرل قدرتاً ظہور سے نمود ہوے تب رودرجامل تنتر مہادیوجی نے تصنیف کیا کہ جنکی فضیلت مفصل اُس مین درج ہی ۱۳۔ اب تکو مفصل سمجھاتا ہون کہ رودرجامل تنتر اور پدم پوران وغیرہ سے واضح ہوتا ہی کہ ظہور جناب چترگپت جی صاحب بعد گذرجانے ایک چوکڑی جگ کی ہوئی ہی یعنے اولاً ظہور خلقت شنبھو منو اور ست روپا سے ہوئی جب اِن خلقتون کی رفتہ رفتہ زیادتی ہوئی اور اس عرصے مین ایک چوکڑی جگ گذر گیا اور باعث کثرت خلقت انتظام ملکی اور سیاست مدنی مین نہایت تفرقہ اور ابتری ہونے لگی تب برہما مراقبے مین بیٹھکر پرماتما کے دھیان مین لین ہوے اور دعائین مانگنے لگے کہ یا پرمیشر انتظام خلقت کیونکر ہوگا اور یہ مجمع عظیم بے دانش کیونکر راہ راست پر چل نکلے گا چونکہ پرمیشر ہر قلب مصفا مین جلوہ گر ہی

برہما کی استدعا کو قبول فرما کر ایک شخص نہایت حسین اور خوبرو اور کشیدہ قامت اور بالیاقت
کو خواہش خاص اور نور دستور عام سے ظاہر کیا کہ جیسے پہلے برہما کو ظاہر کیا تھا بلکہ انکو بھی اس
خوبی اور لطافت سے ظاہر نہ کیا تھا اور ایک قلمدان قلم کا جیسے جواہر نگار پر بہار مع ایک
تختہ کاغذ زرفشان مرصع کار کہ جنکی صفائی اور نفاست اور چمک بیجھے ادا نہیں ہو سکتی کیونکہ
وہ دست خاص پرماتما سے ملے تھے برہما کے مراقبے کے روبرو اسطرح پر نمایان فرمایا کہ
جیسے سورج کو صبح کے وقت واسطے روشنی خلائق اور رفع تاریکی کے نمایان کرتا ہی بفور طلوع
پرجلت ہونے اس مجسم نور کے کہ جو رسول پرماتما تھے دیدہ دل برہما وا ہو گئے اور چشم ظاہری بھی
کھل اٹھی برہما نے بفور نگاہ نہایت محظوظ ہو کر نام انکا چترگپت رکھا اور بجسم برن کایست سے
موسوم کیا اور اشرف المخلوقات اور مفخر موجودات اور منتظم کائنات کا خطاب دیا بعدہ انتظام
سلطنت دنیا انکے تعلق فرمایا اور سمجھا کہ پرمیشر نے میری پرارتھنا پر اسی کام کے واسطے اپنا نائب
اور رسول بھیجا ہی ہم زمان بعد رفتہ رفتہ انکے حسن و جمال بے تمثال کا شہرہ ایسا پھیلا کہ سورج
دیوتا جو چھتریون کے خاندان کے موجد اور سوسرمان رکھیشر جو برہما کے بیٹے اور برہمنون کے
خاندان کے سرتاج تھے اپنی اپنی ایک لڑکی کی شادی جناب چترگپت جی صاحب سے
جو ہمارے برن پنجم کایست کے موجد تھے کر دی کہ زوجگان رسول پرماتما سے جسقدر اولاد دین
ظہور میں آئین تشریح انکی یہ ہی طفلکی سورج سے چار فرزند ۱ سوریج دھج ۲ سری باست ۳ سکسینہ
۴ کلسرشٹ اور طفلکی سوسرمان رکھیشر سے آٹھ فرزند ۱- ماتھر ۲- نیگم ۳- کرن ۴- گوڑ
۵- اشٹ ۶- ایٹھانا ۷- بہٹناگر ۸- بالمیک - آپ نہایت تحقیق و غور سے ذہن لڑانا چاہیے
کہ جس بزرگ زمانہ اور نور مجسم پرماتما جناب موصوف کی شادی برہمنون کے سرتاج اور چھتریون کے
خاندان کے موجد اور مورث اعلے نے اپنے سے اشرف اور اعلے سمجھ کر اپنی اپنی لڑکیون سے
کیا کیا وے لوگ اگر سودر سمجھتے تو اپنے لڑکیون کی شادی کیون کرتے اور طرفہ یہ کہ جنکی بارات مین
تمامی دیوتا موجود تھے کیا وے نالائق ہوتے پس اس سے بھی ظاہر ہی کہ برن پنجم کایست چار و برن سے
افضل اور اعلے ہی کیونکہ ابتدا سے درمیان خاندان برہمن اور چھتریون کے یہ رواج ہی کہ وے
لوگ اپنی اپنی لڑکیون کی شادی اعلے تر اپنے خاندان سے سمجھکر کرتے ہین چنانچہ انکے بزرگوان نے

اسلئے اور اشرف اپنے سے سمجھکر جناب موصوف کی شادی کی کہ جنکی اولاد مین گوڑ و رون خاندان
کایستھون کے پردۂ زمین پر نہایت خوبی سے قائم ہین ۵ ۔ اب اُنکے خاندان کے حضرات بے علم اور
ناواقف روایات مندرجۂ پوران ہاے مصنفۂ بزرگان قدیم اس برن پنجم کایست کو جو منتظم مہمات
دنیوی ہین سودر کہین تو بجز اسکے کہ اُنکی حماقت اور نالیاقتی اور بے علمی کا باعث سمجھا جاوے
اور کیا کہلا سکتا ہی ۔ ۶ ۔ اگر اس قدیم طریقے کے مطابق کایست لوگ اپنی اپنی شادی برہمن اور
چھتری کے خاندان مین کرین تو از روے پدم پوران جائز ہی اور کسی طرح نازیبا نہین دیکھو کاشف
دقائق مذہب ہنود مین جواب نمبر اول کا ۔ ۷ ۔ زان بعد جناب محتشم الیہ دفتر مین پرمیشر کے
سررشتہ دار اور پیشکار کی طرح پر منتظم دفتر ہوے اور ہر ایک شخص کے اعمال نیک اور بد کا نتیجہ
عطا فرمایا بلکہ جو براہ معذرت پیش آوے اُسکے جرم کو معاف کرا دینا اُنکو تا بقاے دنیا اور عقبے
پرمیشر نے تفویض فرمایا ۔ ۸ ۔ اب براہ غور اور انصاف کے دیکھو کہ کسی جوگیشر یا پیغمبر کو ایسا درجہ
میسر نہین ہوا بلکہ جتنے پیغمبر یا جوگیشر کہ جنکا ہونا ثابت ہوے سب بعد انتقال قدمبوسی جناب موصوف
سے سرفراز ہوتے ہین اور دست بستہ حاضر ہوکر اپنے اعمال نامہ کو سنتے ہین اور اپنے اعمال کا
نتیجہ پاتے ہین بدین نظر اس رسول پرماتما کو تمام پیغمبرون اور کل مخلوق سے معزز اور مشرف
سمجھنا چاہیے کہ سب کے وہ محاسب ہین ۔ ۹ ۔ لہذا اُنکا مختصر منکشف کر دیا جس مین ہر بشر اس قوم
برہمن کی عقلمندی سے واقف ہوجاوے اور حضرات کایست اپنے کو برن پنجم سمجھین اور جو اُنکو سودر کہے
وہ کافر اور منکر ہی بلکہ نکیر کا برادر ہی ۔

دفعہ ۱۲ ۔ نفس ناطقہ سابق کی خود غرضی اور عوام ہند کی گمراہی دیکھکر نہایت طیش کھاتا ہی اور
فہمائشانہ چند سطور لکھتا ہی کہ اے حضرات برہمنان عوام ہند کو ناحق کیون بھٹکاتے ہو اور بے وقوف
بناکر اُنکے نذر اور زمین کو کیون دغابازی سے لیتے ہو کیا تم لوگ یہ نہین سمجھتے کہ مکاری اور
فریب دہی کی سزا سرکار انگریزی مین نہایت سخت ہی بلکہ مجموعہ تعزیرات ہند کی تشریح دفعات
۴۱۵ و ۴۱۷ ۔ کو بغور دیکھو اور سمجھو ورنہ ایک روز خواہ مخواہ دستر کا کھایا جاؤ گے کیونکہ جب عوام
پنجاب تمہاری ابلہ فریبی سے واقف ہوجاوینگے ماحصل اسکا یہ ہوجاویگا کہ تمہاری قدر نظر ہند سے
بحذف فا فاجر ہوجاویگی ورنہ باواز بلند کہا جاتا ہی کہ اب سے بھی اپنا اپنا ہوش اور عقل

سنبھالو اور عوام کو بہکانے اور ادچک اور بھیانک باتون کے سنانے کو مسدود کر کے حسب ہدایت
بید کے جو ہنود کے واسطے ذریعہ برہمہ شناسی ہی حتے الامکان سیکھو اور سکھلاؤ ورنہ جتھارتھ باتون کے
کہنے سے دریغ نکرو اور جسقدر تم لوگون سے ہو سکے عوام کو طریقہ نرگن یعنے برہمہ شناسی کے
قاعدے بتلاؤ —

دفعہ ١٢ — پرتما پوجن کے باب مین چند دفعات لکھنے کا قصد تھا مگر بخیال چند قلم انداز کیا
اور سمجھانا اُسکا او پرمعائنہ اور مدعا فہمی تر ستھون ادھیاے سکھ ساگر کے جو ہم اسکند مین لکھا ہی
یعنے مہادیو جی نے سری کرشن جی سے بار بار کہا کیا ہی چھوڑا اُس داستان طول کا لکھنا فضول
سمجھکر خلاصہ اُسکا صرف اس قدر لکھہ دیتا ہون کہ جس پرماتما کی کوئی صورت اور شکل نہین ہی
اور جسکی بارگاہ ملنے تک پہونچنا بھی کسی پرتما پوجن سے نہیں ہو سکتا صرف وہان تک کی منزلت
کے واسطے سنت گرو کی دیا اور سنتون کی صحبت یعنے ست سنگہ کافی ہوتی ہی ۔ ٢ ۔ پس اے
میرے دوستو بلا تامل پرتما پوجن کو چھوڑ کر اسکی پوجن کرو کہ جسکی پرتما ہین ہی صرف اُسکی
قدرت سے تمامی کارخانہ نظر آتا ہی بلکہ جسقدر ہو سکے آہستہ آہستہ تصفیہ قلب کی رو سے اس راہ
کج کو چھوڑ سیدھے دھیان پرماتما مین لین ہوتے رہو دیکھو دفعہ ٣ بیان نمبر ٢ کا —

دفعہ ١٣ — پرماتما کی نصیحتیں اور فرمان اپنے گوش ہوش سے سنکر راہ راست پر چلو اور
اپنے بزرگون کے اُن طریقون پر نہ چلو جو اب ناپسند ہین کیونکہ پُرانی چال اور ڈھرے پر
چلنے کا کام انسان کا نہین ہی بلکہ اُنکا ہی جو بھیڑ پر و جھا لیے لیک لیک چلتے ہین —

دفعہ ١٤ — ذرا غور سے دیکھو کہ پرمیشر نے جو عقل سلیم اور جوہر ذہن دکا اور فکر فراست رسا ہر ایک
بشر کو عطا فرمایا ہی وہ کس مصلحت سے ہی یعنے وے کس مرض کی دوا ہین اب مین تمکو سمجھاتا ہون
یعنے یہ سب جوہر اس لیے عطا ہوے ہین کہ انسان عمدہ عمدہ باتین اختراع کرے اور بہ نسبت
پیرو کاری قدیم جو نقص دیکھے اپنے ہمعصران کو متفق الراے کر کے رفع کرے اور جو طریقہ نفیس
اور صحیح معلوم ہو تو وہی اختیار کرے اور ابلہ فریبون اور مکارون کے دام فریب مین نہ پھنسے
اور اگلیون کی بنائی اور اختراع اور ایجاد کی ہوئی باتون پر جو برخلاف اصل مخوف اور مرعوب
ہین غافل اور پیرو کار نہ بنے —

دفعہ ۱۵ ۔ مدانتم کی تحریرات کو جو بحکم پرماتما ہین تمام صاحب عقل اور بیدانتی اور ہر ایک مذہب کے عقلا ضرور پسند کرینگے گو نادان اور جہلا اور بے علم مزخرفات سے یاد کرینگے تو کیا پروا مگر جو کہ نفس ناطقہ کے قول کو بیدون کے ریچون اور شرتون سے تصدیق کریگا وہ نہایت عمدہ فرایاویگا اور رسومات آبائی کے طریقہ پر جو غور کرتا رہیگا ضلالت کے سمندر سے نکلنا اُسکا دشوار ہوگا ۔

دفعہ ۱۶ ۔ زمانہ سابق مین اجرا سے پرتھا پوجن کا نہ تھا ہر ایک دھیان پر ماتما کی مکت پدوی کو پہونچتا تھا اگر اب کے لوگون کو بید کی پستک فوراً نہ ملے تو ترجمہ ساگر ترجمہ سری مت بھاگوت جو ہر ایک جگہ موجود ہی اسکے ایکادش اسکند کے اخیر ادھیاے مین صاف لکھا ہوا ہی کہ نرگن روپ پرمیشر کا دھیان دھرو دیکھو پس پابندان کرم کانڈ اہل ہندون کے واسطے سری مت بھاگوت سے زیادہ معتبر کوئی کتاب نہین ہی لہذا ہر فرد بشر کو چاہیے کہ پرمیشر کے نرگن سُروپ کا دھیان دھرے اور اُسی مین محو ہو جاوے کیونکہ جو پابند کرم کانڈ اور برہمن بچن پرمان ہاین وے اصلی منزل مقصود سے بہت دور ہاین ۔

دفعہ ۱۷ ۔ جو برہمن ہونے کی خواہش رکھے اُسکو لازم ہی کہ خواہش دنیا اور عقبےٰ کو بالکل چھوڑ دیوے کہ یہ لوازمات اگیان یعنے جہل اور اودیا کے ہاین اور جب اگیان سے تخلصی اپنی کرلیوے تب علم بید جو سراسر معقولات سے آراستہ ہے اور برہم بدیا اور عین سبزور ہے حاصل کرے اور جب علم حاصل ہو تو دلائل عقلی سے تحقیق کرے پھر شبہہ وہم اور خیال کو دفع کرے ازان بعد آتما کا دھیان دھر کر اُسمین محو ہو جاوے ۔

دفعہ ۱۸ ۔ جب برہم شناسی کا مرتبہ کامل ملجاوے تب عین برہم ہو جاوے اور جب تلک اس راہ سے کمال نپاوے تب تک سخن آرائی اور لاف زنی سے کچھ حاصل نہین ہوتا کیونکہ یہ مقام حال ہی نہ مقام قال پس جو خواہش کو چھوڑ اور علم کو حاصل کر برہم مین محویت حاصل کرے وہ بہہ انتی اور برہم گیانی اور برہمن ہی زبان درازی اور لاف زنی اور لسانی اور باپ دادا کی فضیلت اور برہمنیت جتانے سے کچھ فائدہ حاصل نہین ہوتا اور نہ کچھ کمال ملجاتا ہی مصرعہ اندرین راہ فلان ابن فلان چیزے نیست ۔ دیگر بند گی باید

پہیر ... کی غلطی زیست وہ ہندی شکل ہی ذات پانت پوچھے نہین کوئی ہرکو بھجے سو ہر کا ہوئے —

نمبر ۹ بیان دنیا داری با قرینہ اور تعین اوقات اور اشکال تولد اطفال

اس کتاب مین بہت سے مقام پر یہ لکھا گیا ہی کہ اپنے زن اور فرزند مین رہکر خوش قسمتی سے دنیا بسر کرے اسکی وضاحت ذیل مین کیجاتی ہی کیونکہ جوگ وریاضت مانع گرہستی نہین ہین ہر ایک گرہست فراغت سے دنیا کا کام بھی کرے گا اور پرمیشر کے نور مین لین بھی ہوتا رہے گا —

دفعہ ۱ — ہر بشر کو چاہیے کہ جب ہوش سنبھالے علم حاصل کرے خصوصاً وہ علم کہ جسکا رواج اور قدر بیش حاکم وقت کے ہو کیونکہ وہ ذریعہ رزق اور نافع دفع حیرت اور جہالت کا ہی اور جیون جیون بلوغ ترقی پاتا جاوے بڑھہ بدیا کے حصول مین زیادہ ساعی ہو اور اچھے اچھے عالم اور فقیہ اور رہروان مرتاض سے ملاقات رکھے اور انکی صحبت سے نور پرماتما حاصل کرے —

دفعہ ۲ — والدین کی رضا جوئی اور اپنے مرشد کی فرمانبرداری اور اپنی بی بی کی دلجوئی مرکوز خاطر رکھے اور جب پرمیشر استطاعت بخشے محتاجان اور بے نوایون کی خبرگیری اور اپنے آل و اطفال کے حفظ حقوق مقدم سمجھے —

دفعہ ۳ — جب شادی ہوجاوے بہ نظر قائم رہنے انتظام پرمیشر کے حسب طریقہ ذیل استعمال کرے کہ نسلاً بعد نسل ایفائے خاندان اور نام و نشان کا ہوا کرے اسکے پڑھا کرے استادان قدیم کے تجربات کی کتابین کہ جو فائدہ دینگی اسکی عقل اور قوت مدرکہ کو اور استعمال مین مین رکھے بید اور انکے ترجمون کو —

دفعہ ۴ — یہان سے بیان تولد اطفال کے ضمیمے لکھے جاتے ہین جو کوئی دن کے وقت عورت سے مجامعت کرتا ہی وہ اپنے پران کو خشک کرتا ہی اور جو شب کو لذت جماع اٹھاتا ہی اسکو کچھ نقصان نہین پہونچتا ہی —

دفعہ۵ ـ شب کے وقت صحبت نہایت مفید ہی اُسکا نطفہ بشرطیکہ کوئی وجہ مانع نہو ضائع
نہین جاتا اور بچہ اولاد اس سے ظہور مین آتی ہین خوش قرینہ ہوتی ہین ـ
دفعہ۶ ـ جو کوئی بعد پاک ہونے عورت کے حیض سے کہ جسکی چار روز کی میعاد مقرر ہی ۱۶ روز
تک کہ ایام انعقاد نطفہ کے معین ہین صحبت کرے تو اس قرینے سے کہ قریب نصف شب اور بعد
اختتام پہر رات ہر ایک قسم کے تفکرات سے طبیعت کو صاف کرکے بکشادہ پیشانی و بخوشدلی ایک دفعہ
لذت ہم بستری سے مسرور ہو کہ وہ داخل برہمچرج ہی اور مثل عبادت کے کیونکہ سبب ازدیاد خلق
خالق کو یہ سعی ہی نہ واسطے حصول لذت کے ـ
دفعہ۷ ـ اگر بعد فراغت حیض کے اپنی زوجہ سے ہم بستر نہو اور بہ احتیاط نہ اُٹھاوے
وہ داخل گناہ ہی کیونکہ ایک شخص منتظر کی عدم برآری مدعا ہی کہ مدار عصمت اور قناعت کا
اوسی پر ہے ـ
دفعہ۸ ـ ایام حیض مین عورتون سے مجامعت سخت ممنوع ہی اور اس حالت کے جماع سے
مرد و زن کو ایسے ایسے عارضے سخت ہو جاتے ہین کہ جنکی دوا مین حکما سے زمانہ ہمیشہ پریشان رہتے
ہین اور ایک قسم کی گرمی ایسی منجر ہو جاتی ہی کہ جو قوت مدرکہ اور فہم اور ذکاوت ذہن پر پردہ
ڈالدیتی ہی پس علے ہذا دیگر امراض بھی ایسے سخت ہو جاتے ہین ہر چند آدمی کو اختیار اسکی کم ہوتی
ہی مگر پرہیز ضرور ہی بدین نظر شاسترون مین ممانعت ہی کہ ایسی حالت مین عورتون کی شکل نہ
دیکھی جاوے ـ
دفعہ۹ ـ واضح ہو کہ ایک پکھ کے ۱۶ یوم ہوتے ہین تو جس پکھ کے شروع مین حیض ہوتا ہی
باستثنا چار یوم حیض کے ۶ و ۸ و ۱۰ و ۱۲ و ۱۴ و ۱۶ کے رات کو ہم بستر ہونے سے فرزند پیدا ہوتا ہی
اور ۵ و ۷ و ۹ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۵ کی شب کو جو جماع کرے دختر پیدا ہوتی ہی ـ
پس انسان کو جب طریقہ بالا استعمال کرنا چاہیے باقی ماندہ عطا سے نتیجہ باختیار پرمیشر ہی بقول شخصے
نہین گھر مین داتا کے ہی کچھ کمی وہ مگر اُسپہ شاکر رہے آدمی ـ
دفعہ۱۰ ـ جو رات واسطے پیدا ہونے لڑکے کے مقرر ہی عورت کو چاہیے کہ اُس رات کو اپنے معمول سے
غذا کم کرے تا کہ نطفہ عورت کا کم پیدا ہو اور مرد کا غالب رہے اور فرزند جوانمرد اور تندور آور ہو

اگر اسکے خلاف وقوع مین آویگا لڑکا تو ضرور پیدا ہوگا مگر صفات اور عادات زنانہ اُسمین بطور تاثیر کر جاوینگی اسی طرح پر مرد کو اُن راتون مین لحاظ چاہیے جو ایام پیدائش دختر مقرر ہین ورنہ دختر بعادت مردانہ پیدا ہوگی—

دفعہ ۱۱ - اگر دونون کے نطفے طاق یا جفت راتون مین برابر پڑجاوین فرزند حیز یا مخنث پیدا ہو یا دختر بصورت حیز یا عقیمہ کے ظاہر ہو—

دفعہ ۱۲ - اگر عورت اُن ۱۶ راتون مین بحالت خواب تصور مجامعت کرے یا مجامعت کرتے ہوے مرد کو اپنے ساتھ دیکھے اور اسی تصور مین انزال کرجاوے اُسکو حمل رہجاویگا کاش بچہ نہ جنے تو ایک مضغہ گوشت کا برآمد ہوا اور جو وہ بھی برآمد ہوا اُسکا پیٹ اونچا ہوجاویگا اور جب تک وہ گوشت شکم سے برآمد نہوگا امید پیدا ہونے اولاد کی نہین ہوتی ہی—

دفعہ ۱۳ - اگر خون حیض عورت کا مرد کی منی سے زیادہ ہو دختر پیدا ہو اگر مرد کی منی نطفہ عورت سے زیادہ ہو لڑکا پیدا ہو اور جب کہ مرد کا نطفہ اور عورت کا دونون مقدار مین برابر ہون مخنث پیدا ہو—

دفعہ ۱۴ - اگر وقت مجامعت اور قیام نطفہ کے اپان باد کا زور ہو تو اوسکے دو حصے ہوکے توام پیدا ہوتا ہی—

دفعہ ۱۵ - مجامعت کی حالت مین مرد یا عورت متفکر یا اندوگین ہو یا دل منتشر ہو یا کسی قسم کی اضطرابی اُنکی طبیعت مین آگئی ہو اس صحبت کے ثمرہ مین کوئی جنے مگر کسی قسمون کے عیوب سے ایک عیب ضرور ہوجاویگا جیسے اندھا یا بہرا یا دیوانہ یا لنجا یا ضعیف القوہ دیکھو دفعہ ۲۸۴ و ۲۸۵- الکمہ پرکاش اور صفحہ ۲۵ سوم گیان ساگر کو—

دفعہ ۱۶ - ہر مذہب اور ہر فرقہ مین ممانعت غیر عورتون سے مجامعت کی ہی اور جن عقلمندون نے اس امتناع کو جس مصلحت سے جائز قرار دیا ہی نہایت مشکل سے اُسپر عبور ہو سکتا ہی وہ یہ ہی کہ ہر فرد بشر کے لیے حسب قدرت ایزدی تعین پیدائش فرزند اور دختر کی رہا کرتی ہی اور اس نطفہ کا حال کہ جو پیدائش اطفال کے لیے معین کیا گیا ہی کسیکو علم نہین ہو سکتا ہی وہ نطفہ جس بطن یا بچہ دانی مین پڑیگا وہان پر لڑکا خواہ مخواہ پیدا ہوگا بدین تجربہ اکثر دیکھا گیا

کہ بہتیرے عیاش جو طوائفین یا دیگر عورتین بالائی رکھے ہوے ہین اُنسے متعدد لڑکے پیدا ہوے اور گھر کی زوجہ سے کوئی اولاد نہوئی وجہ اُسکی یہی ہی کہ وہ نطفہ پیدایش اطفال جو زوجہ کی کچہ دانی مین پڑنے کو تھا دوسرے کے رحم مین جاتا رہا اور بی بی کا رحم خالی ہوگیا تو پس کہان سے اولاد پیدا ہو جہان وہ نطفہ گریگا وہان اپنا اثر دکھلاویگا بدین نظر ضبط شرط ہی اور زناکاری اور عیاشی سے امتناع اور ضبطی شہوت کی ہدایت ہی۔

دفعہ ۱۰ – علم سرودہ مین جس مقام پر کہ فضیلت اور دا وصاف نفس راست اور چپ کے لکھے ہوے ہین وہان پر لکھا ہوا ہی کہ اگر جین رو انکی نفس راست مرد اور زن کے خط مابہ الاختلاط اُٹھایا جاوے تو بلاشبہہ فرزند ارجمند اپنے ظہور سے آغوش والدین کو مسرت بے اندازہ بخشے اور بحالت اجراے نفس چپ جب طرفین کے اگر نطفے قیام گزین ہوجاوین تو دختر پیدا ہو اور بحالت روانگی سکھمنا کہ عبارت اجراے ہر دو نفس سے ہی کاش قیام نطفے کا ہو تو حضرت مخنث پیدا ہون یا نطفہ ضائع جاوے اور خوف اسقاط حمل بھی رہا کرتا ہی قس علیٰ ہذا بحالت عدم مطابقت ہر دو نفس زن اور مرد کے احتمال وقوع انھین واردا تون کا ہی کہ جو بحالت اجراے نفس سکھمنا کے درج کیا گیا ہے۔

دفعہ ۱۱ – اکثر راقم نے بچشم خود دیکھا ہی کہ بہت سے حضرات کہ جنکو پرمیشر کی نامہربانی سے مسرت اولاد نصیب نہین ہی وے آن گسائون اور درخورت بازون کی التجائین کرتے ہین کہ جو خود براے نان شبینہ محتاج اور ہر حال مین دست نگر دوسرون کے ہین اور بہتیرے دیوتون کی منتین ملتے ہین اور درگاہون مین مزارات سے لڑکا پیدا ہونے کی توقع تمنا چاہتے ہین اب مین تم ہی سے پوچھتا ہون کہ یہ خفیف الحرکاتی عقلمند اور شریف کی ہین یا بیوقوف اور رذیل کی یہ مین نہین کہتا کہ اولاد کے پیدا ہونے کی فکر نہ کی جاوے مگر یہ کہتا ہون کہ بحسن قرینہ کرو تاکہ دوسرے ارباب روزگار نہ ہنسین کیونکہ سوکھیت اور راہ جیت کے گھر پر مین نے دیکھا ہی کہ اچھی اچھی نہایت خوب صورت جوان عورتین اپنی بے وقوفی سے جاتی ہین اور بعض مقام پر شب کو بھی رہتی ہین اب اے برادران ہند تم انصاف کرو کہ یہ فعل عمدہ ہی یا بد اگر بد ہی تو تدارک اور انسداد کرنا چاہیئے اب مین تمکو وہ طریقہ بتلاتا ہون کہ جو پسندیدہ عقلا اور رجسکا ہی وہ یہ ہی

کہ اون لوگون کے پیدا ہونے مین بجز پرماتما کے اور کسیکو اختیار نہین ہی کیونکہ جو کچھ وہ چاہتا ہی کرتا ہی وہی ہر شخص کو لڑکا دیتا ہی اور ہر غریب کو امیر اور ہر امیر کو غریب بناتا ہی مگر ہر شخص کو اوسپر یقین ہی نہین ہی لہذا وہ اپنے حصول مطلب سے کنارے ہی پس ہر شخص کو چاہیے کہ اپنی ہر ایک التجا کو پرماتما سے چاہے اور ہمیشہ بصدق دلی اور بصفائی قلب اپنی دعا مانگے اور استدعا میں کرنے سے غفلت نہ کرے اور بحالت جلد نہ بر آنے مدعا کے اوس سے آزردہ بھی نہو کیونکہ معبود اوگا ہر ایک شخص کا امتحان لیتا ہی ازان بعد اوسکی التجا کو مقبول کرکے اسکا نتیجہ عطا فرماتا ہی بہر حال تمامی عرض اپنی اوسی مالک حقیقی سے اظہار کرنا چاہیے اور تابع قدرت اور مرضی اوس پاک بے نیاز کے رہنا چاہیے۔

نمبر ۳۰ بیان رستگاری مقلدان منقول اور پابندان قواعد قائمہ نامعقول خلاف بید و توضیح مراتبات بیخودی و مدارج اتصال خداوند حقیقی

دفعہ ۱ ۔ نفس ناطقہ الہام دے رہا ہی کہ سخت افسوس ہی اون لوگون پر جو کرم کانڈ اور اوپاشنا کے پابند اور واہیات رسومات خلاف بید کے مقلد ہین کیونکہ اونکے تعلقات فضول محض اور مجہول مطلق ہین۔

دفعہ ۲ ۔ جیسے مالا کا جپنا و پاٹ کا کرنا کام اون نامحرمون کا ہی کہ جو اپجا جاپ کی قدرت سے محروم ہین اور اوس شغل لطیف سے محض کور۔

دفعہ ۳ ۔ جون مین گھوسنا انکو زیبا ہی جنکو بیٹھنے سے آرام نہ ملتا ہو اور اپنے جامہ کو ناحق کی تکلیف دینے سے عار نہ سمجھتا ہو اور بید اور بیدانت کے پڑھنے یا آتما کے دھیان دھرنے اور پرنو کے شغل کرنے کا مذاق نہ جانتا ہو۔

دفعہ ۴ ۔ ترکال اشنان انکو زیبا ہی جو اپنے دل کی صفائی کی ماہیت سے بے بہرہ مطلق ہو اور دل کے صفا کرنے کی قدرت نرکھو سکتا ہو۔

دفعہ ۵ - گلے مین سالک رام کی مورت باندہ کر گھومنا اسکا کام ہی کہ جو اپنے مالک حقیقی کو اپنے پاس حاضر نہ جانتا ہوا ور پرماتما جو ہر گھٹ بیاپک ہی اپنے جسم کے اندر اور باہر کے موجود رہنے کی حقیقت سے اُسکے لاعلم مطلق ہو۔

دفعہ ۶ - خانہ آباد کو چھوڑ کر جنگل مین بھٹکنا اس نادان کا کام ہی کہ جو اپنے گھر مین کسی جھونپڑے مین نہ بسکتا ہو کہ جیسے اشتہاری اور بائی نہین رہتے یا جنکو فراغت سے خورش اور پوشش کا ٹھکانا ہو نہ ملے ڈھونڈوا پھیرے کہ جنکا قصہ مشہور ہی صرف کھانے کے واسطے گھر چھوڑدیا ہو کیونکہ جوگیشر کو صرف ترک تعلقات دنیوی دل سے چاہیے نہ جسم سے دیکھو دفعہ ۱ور ۲ بیان نمبری ۲۳ کو۔

دفعہ ۷ - خلوت مین بیٹھنا اور بھوندبرون مین رہنا کام ایسے محبوسان محسوسات کا ہی کہ باہر نکلنے سے اتنے ڈرتے ہون کہ کنسٹبلان وارنٹ گرفتہ محسوسات فی الفور پکڑ لیوینگے اور ضبطی حواس اور دل کی نکر سکتے ہون۔

دفعہ ۸ - زیادہ تران قسم کے مقلدون کا بیان منشی گردھاری لال صاحب نے اپنی کتاب گیان ساگر مین نہایت خوبی سے لکھا ہی جسکو دیکھنا ہو وہان دیکھ لیوے یا شرح ہر صفحہ ۹۸ کے ویسے ہی رائے منشی بندرابن صاحب نے بہار بندرابن مین لکھا ہی وہ یہ ہی کہ مسجد طیار کرانا کام کام بادشاہون کا اور روزہ رکھنا اور راداے رکعت اور نماز پڑھنا کام گنہگاربدون کا ہی اور حج کرنا کام مسافرون کا اور روٹی کھلانا کام دردمندون کا اور پرہیز کرنا کام بیمارون کا اور غسل کرنا کام ناپاکون کا اور گلے مین قرآن لٹکا کے گھومنا کام بارکشونکا اور عبادت کرنا کام امیدوارون کا اور گوشہ مین رہنا کام قیدیون کا اور خوف و رجا مین پھنسے رہنا کام لڑکون کا اور عاشق ہونا کام عیاشون کا اور خدمت کرنا کام سعادت مندون کا اور بیخود ہونا کام مردون کا ہی فقط پس اے میرے دوستو اب تک جو تم لوگ بغیر ہادی گمراہ تھے تو خیر گذشتہ را صلواۃ آیندہ را احتیاط یعنی اب نفس ناطقہ کا حکم ہی کہ اس زمانہ کل جگ مین زیادہ تردد اور محنت کرنا کچھ ضرور نہین صرف پرماتما مین من لگائے ہوئے بیخود ہونے کا مرتبہ حاصل کرو اور جب تم ترک تعلقات خودی کو چھوڑ دوگے بیخودی خود بخود حاصل ہو جاویگی جیسے دوئی دور ہونے سے وحدانیت آجاتی ہی ویسی ہی خودی دور ہونے سے بیخودی ہو جاتی ہی۔

خودی کا چھوڑ دے سب کارخانہ — نظر آوے تجھے رب یگانہ
خودی کو چھوڑ دے گر دل سے مطلق — تو ہو جاوے گا نور پاک مطلق

شعر مندرجہ الکھ امواج

جب خودی مجھسے دور ہو جاوے — حق کی سوگند یہ حرف آئین ہم
خودی جب تک ہے تیرے دلمیں دلبر — نظر آوے تجھے وہ دوست کیونکر
خودی کو چھوڑ کر کوشش نادان — نہ غافل ہو کسی دم اس سے اے جان
چھوٹے گی یہ خودی جب تیرے دل سے — نظر آوے گا وہ خوشنود ہو کے
تجھے ہے اس خودی کا عارضہ سخت — اگر یہ چھوٹ جا ہو جاوے تو مست
دوا ہے اس خودی کے چھوٹنے کی — سدا آثم کے محویت میں ہو جی
سمجھ تو غور کر یہ جو خودی ہے — نہیں دیتی ہے کرنے راہ کو طے
اگر چھوٹے تو یہ راہ خمیدہ — پہونچ جاوے جو ہے منزل حمیدہ
اگر عاشق بدل ہو آشنا پر — خودی فوراً چھوٹے اے ماہ پیکر
ریاضت جس قدر ہیں خوش سلیقہ — مقدم سب سے ہے چھٹنا خودی کا

رباعی

خود را شکن کہ بت شکستن این است — بگذر ز خودی کہ قید رستن این است
در گوشۂ خاطر عزیزان جا کن — ورنہ ہمہ جا گوشہ نشستن این است

از خودی و از دوئی بگذر شتاب
تا کہ خیزد از میان دل نقاب

تمام شد
حصۂ اول

پرپاتمانیمہ

آغاز حصۂ دوم معروف بہ آئینۂ روشن ضمیری

نمبر ۳۱ طریقہ پیدا ہونے روشن ضمیری کا عامل کے وجود مین کہ جس سے صاحب کمال اور روشن ضمیر موسوم ہوتا ہی

دفعہ ۱ ۔ کون کون سے عجائبات اور غرائبات قدرت ایزدی لکھے جا دین اور کیا کیا طلسمات کارخانہ الٰہی شائقین کو دکھلائے جا دین ۲ جس مقام پر فہم و فراست فرشتے اور کیلیشر اور منیشر کی حیران ہی اور ہر ایک اُسکی باریکیون کے دریافت پر معترف بقصور اور پریشان ہی پھر اُس مقام کی باتین کتا اس مشتے خاک سے کب ہو سکتا ہی اور دکھلانا مقتدرات عجائب غیبی اس ہیچ میرز سے کیونکر ظہور مین آسکتا ہی مگر ہان عقل کل اس طرح پر راے زن ہی کہ جس کام کے انجام پر بشر اپنا دل بالتمامہ رجوع لاوے گا ماحصل دلدہی اور نتیجہ اجتماع خاطر بے شک ایک نئے قسم کا جلوہ دکھلا دیگا کہ دیکھنے والا اُسکا مستانہ اور مخمور نشہ شراب ایزدی ہو جاویگا ۳ مگر یہ درجہ کب میسر ہوتا ہی اور یہ مرتبہ کیونکر ہاتھ آتا ہی کہ جب ذہن ذکا ادراک معقولات اور فہم رسا غوامض محسوسات سے ہمیشہ ایک قسم کا ربط اور ضبط رکھا کرے اور تصفیہ اور تخلیہ سے صفائی بطون کیا کرے تب تو البتہ روز بروز عجائب اور نفائس مظہرات جیو آتما اور پرم آتما دیکھا کرے ۔

دفعہ ۲ ۔ انسان بسبب عدم حصول علم مابعد الطبیعۃ و ماقبل الطبیعۃ یعنے برہم بدیا اپنے جسم کے حالات سے کہ مراتب عنصر کثیف مین کس کس درجہ تک رہکر مدارج عنصر لطیف پر کس طرح پہونچ جاتا ہے

نہین جانتا اور بسبب عدم ادراک دقائق معقولات یعنے بے علمی بید اور بیدانت اور کتب شاسترے ترجمہ منشی کنہیا لال صاحب الکہدھاری کہ جنکو فی زمانہ آچارج مذہب ہنود سمجھنے تو بجا ہی اور جو کچھ وصف انکی شان مین لکہا جاوے زیبا ہی اور بوجہ عدم دریافت مضامین دیگر کتب تصوف مترجمہ فیضی اور دیگر فقراے ہند اور ہر ملک کینیات اور تفریحات ماورا اقتدارات آتما اور جیو آتما یعنے نفس حیوانی اور نفس روحانی کہ جنکو عرض اور جوہر کی طرح تناسب لفظی ہی فائز نہین ہوسکتا مگر بہ نظر فیض رسانی عوام جسقدر کہ بیچراان کی معلومات ہی انکو ان صحائف پر نظر کرکے صاف دل ہوجاتا ہی ورنہ یہ سب معلومات علمی فقیر کے وقت تصور مین باعث بے قیدی اپنا اپنا علیحدہ ہی سالہ اور سامان موجود کرکے نقصان ہوتے ہین اور تار تصور کی جنبش دیدینے مین نہایت مستعد یان ظہور مین لاتی ہین - لہذا حکم پرماتما یہ ہی کہ انکو پابزنجیر کرکے ان صحائف قرطیس مین مقید کردو کہ بہ تعمیل اسکے اس نسخہ آئینہ روشن ضمیری کی تصنیف مین یہ فقیر آمادہ ہوا -

دفعہ ۵۸ - یہان سے بیان روشن ضمیری کی جاتی ہی - واضح ہو کہ روشن ضمیری دو قسم پر منقسم ہی اول قسم کا بیان شرح آئینہ تصوف مین بہ نمبر ۵ اندرج ہی دوبارہ تشریح بوجہ طوالت تحریر سمجھکر قلم انداز کیا دفعہ نمبر ۵ امین دیکھو دوسری یہ کہ جو طریقہ دھارنا سے حاصل ہوتا ہی کرچکا مذکور آئینۂ تصوف کے بیان سن سادہ نمبری ۴ و بیان توضیح صفائی قلب نمبری ۶ مین کیا گیا ہی اب مفصل بیان اسکا یہ ہی کہ طریقہ ریاضت مین دھارنا ایک قسم کی ریاضت کا نام ہی اور وہ نہایت مختصر اوقات اور تھوڑی تھوڑی مشق روزمرہ سے حاصل ہوتا ہی اور اسکی بھی دو قسم ہین اول یہ کہ عامل طریقہ دھارنا سے خود مشاقی بہم پہونچاوے اور دوسرے یہ کہ دوسرے شخص کو بٹھاکر اسکو مظہرات ایزدی دکھلاوے -

دفعہ ۵۹ - صورت اول اور دوم مین فرق اس قدر ہی کہ طریقہ اول مین جو جو عجائبات نظر آتے ہین اسکو عامل خود دیکھ سکتا ہی اور طلسمات قدرت پر بیشتر کو دیکھکر خود مسرت سے اندازہ حاصل کرتا ہی اور شکل دوم مین عامل معائنہ قدرت اور عجائبات سے محروم رہتا ہی مگر معمول اوتہ اس درجہ کو پہونچ جاتا ہی کہ جس مقام سے واپس آنے کی اسکی طبیعت نہین چاہتی اور اس عالم غیر متغیر تک آنا فانا اسکی رسائی ہوجاتی ہی اور اسکے بھی چار درجے ہین کہ جنکا مفصل حال دفعہ ۶ آئینہ بیان ہوگے

ہر قوم

بیان شکل اول دفعہ ۵ ۔ جو کوئی اپنے پر آپ عمل کرے اُسکی شکل یہ ہی کہ تخلیہ مین بیٹھکر چراغ کی ٹیم یا کسی اور چیز پر جو اپنی آنکھ سے اُونچے مقام پر رکھی جاتی ہی خوب نظر جما کرے یعنے ٹکٹکی باندہکر گھنٹے دو گھنٹے تک برابر اُسکو دیکھا کرے اور نہایت ضبط اس امر کا رکھے کہ پلک آنکھون کی گرنے نہ پا دے اس ترکیب کی مشق سے رفتہ رفتہ آنکھون کی تپلیان یعنی مردمک چشمہا اندرون پردہ لیا رہتا کے اولٹ جاتی ہین اور جب تپلیان اولٹ جاتی ہین عجائب اور غرائب مظہرات پر ماتما دیکھنے مین آتی ہین وجہ یہ ہی کہ جسم انسان مین ہر سہ عالم کی کیفیت بھری ہوئی ہوتی ہی پس شائقین سمجھ سکتے ہین کہ یہ بیان منتہا مراتب غائب بینی اور پیشین گوئی کا ہی ۔

دفعہ ۶ ۔ الغرض مردمک چشمہا یعنے تپلیون کا اولٹ جانا عجیب خاصیت سے بہرہ ہی کہ جسکی شرح نہایت طول سے پُر اور معمور ہی اور جسنے اس کیفیت کو دریافت کیا وہ مظہر نادرات روزگار ہوا پھر اُسکو بمقابلہ اس شغل لطیف کے دوسرا کوئی فعل عمدہ نہین معلوم ہوتا ۔

دفعہ ۷ ۔ دستور یہ ہی کہ جب تپلی اولٹتی ہی اس حالت مین جس جس قسم کی کیفیتین کہ جتنی منظور ہوتی ہین یا جس جس امور یا اسرار کا دریافت مرکوز خاطر ہوتا ہی بعینہ وہ تمام مافی الضمیر نظر آتا ہی ناظر یہ سمجھتا ہی کہ چشم ظاہری سے دیکھتا ہون مگر وہ سب مظہرات قوت باصرہ کی تاثیر سے دکھلائی پڑتے ہین دیکھو دفعہ ہم بیان نمبری ہم کا ۔

دفعہ ۸ ۔ اکثر یہ کیفیات حالت نیم خوابی مین کہ جسکو خواب شیرین بھی نامزد کرتے ہین عائد ہو جایا کرتی ہی اور مسلمانون کے مذہب مین محمد کا جانا معراج کے ذریعے مین جو مشہور ہی وہ بھی انھین تپلیون کے اولٹ جانے کا باعث تھا باقی رہا یہ امر کہ رمز نہایت مخفی رکھنے کے قابل ہی لہذا کسی نے آج تک اسکی شرح مفصل نہین کی اور دوسرے یہ کہ بہتیرون کو اس کیفیت کی مطلق خبر بھی نہین ہی باقی دینداری اور لسانی ادر تھی ہی حقیقت واقعی اسی قدر ہی ۔

دفعہ ۹ ۔ حالت شیرین خوابی کا نام ثریا ہی کہ جسکا مشرح بیان نمبر ۱ مین رقم پا چکا ہی یہ حالت پیشتر ہوشیاری پیدا کر لیتی ہی اشرف طبیعہ انسان اُسکے امتیاز اور غور مین رہے کچھ پیغمبر ولی اور برگزیدہ اور جو کچھ ہیں پر منحصر نہین ہی اور جو بشر کہ اس غور مین ہمیشہ رہتا ہی عمل ثریا مین نہایت لطافت اور

حظ حاصل کرتا ہی کہ جسکی شرح طول عمل ہی صرف اسکا مذاق اُسی عمل کی تاثیر واقع ہونے پر معلوم ہوتا ہی تحریرات کے مطالعے سے وہ لطف نہین ملتا ہی ۔

دفعہ ۱۔ اِس حالت مین انسان غیب کی باتین سنتا ہی اور امورات شدنی او رغیر شدنی کو ظاہر مین دیکھتا ہی اور ہر قسم کے کمال کا مجموعہ ہوجاتا ہی ۔

نمبر ۳ بیان شکل دوم قواعد پیدا کرنے روشن ضمیری کا دوسرے کے اِن کہ جس سے تمامی مخلوقات کی کیفیتین بلا تردد وہ دیکھ سکے

دفعہ ۱۔ پیشتر بیان ہوچکا ہی کہ دوسرے پر بھی عمل غائب بینی کے اثر اور روشن ضمیری کے آثار پیدا ہوسکتے ہین چنانچہ قواعد اُسکے ذیل مین لکھے جاتے ہین اور ملک فرانس مین ہر ایک ڈاکٹرون کے استعمال مین بکثرت اور دوسرے شائقون کی مشق مین المضاعف ارزان رہتا ہی بمصداق اسکے نسخہ طلسم فرنگ شاہد ہی اور وہ کتاب قابل معاینہ ہی بشرطیکہ جسکو زیادہ شوق معاینہ تجربات علم مقناطیسی کا ہو ۔

دفعہ ۲۔ قبل عمل کے لازم ہی کہ عامل کی طبیعت اپنے کام پر خوب جمی ہو اور اُسکا ارادہ مصمم قائم ہو اور کسی طرح کا غل اور شور اُس مکان مین یا قرب مین اُسکے نہوتا ہو اور مقام عمل مین کامل خاموشی ہو اور آمد و رفت بھی کسی کی وہان نہو ورنہ خیالات عامل اور معمول کے اُس طرف متوجہ ہوجائینگے تو موجب نقص عمل کا ہووےگا ۔

دفعہ ۳۔ جسپر یہ عمل کیا جاوے ضروری ہی کہ وہ عمل کے ہونے پر راضی ہو اور عامل کے عمل ہوجانے کی نیت سے اپنی طبیعت کو جمائے رکھے ۔

دفعہ ۴۔ عمل کے بار اول معمول نازک مزاج چاہیے رفتہ رفتہ حالت کثرت مشق عمل سے ہر شخص پر عمل چل جایا کریگا ۔

دفعہ ۵۔ اگر معمول عمل کے آثار کو روکے یا اپنی طبیعت کو خوب شے پیشین نظر پر نہ جماوے تو اُسپر عمل کا اثر ہرگز نہوےگا ۔

دفعہ ۶۔ بوتل پہلودار یعنے کرسٹل کا اثر نازک طبع آدمی پر ضرور ہوتا ہی اور مقناطیس اصلی کا اثر

جو عامل اپنے ہاتھ مین لیے رہے خواہ مخواہ ہوتا ہی۔

دفعہ ۷۔ بعض معمول پر عمل بار اول بلکہ کئی مرتبہ مین بھی نہین ہوتا عامل کو چاہیے کہ ہمت نہ ہارے اور عمل کے چل جانے کی نیت سے ہمیشہ مشق عمل کی کرتا رہے پس یقین ہی کہ اُسکا عمل بہت جلد مؤثر ہوگا۔

دفعہ ۸۔ یہ عمل خلوت مین یہ تنہائی یعنے بجز عامل اور معمول کے کوئی دوسرا نہ رہے کرنا چاہیے کیونکہ خلوت ضرور ہی اور جلوت ممنوع۔

دفعہ ۹۔ اکثر ایسا ہوتا ہی کہ عامل اور معمول بہت قریب نہون فقط اس قدر چاہیے کہ طرفین کی آنکھ خوب لڑے اور پلک نہ گرے۔

دفعہ ۱۰۔ اس بیان مین دو تفریق ہی اول یہ کہ ایک شخص کو بٹھا دے اور اپنی آنکھ جما کر اُسکی جانب دیکھے اس قدر کہ سوا ے عامل اور کچھ نہ کرے اور دوسرے یہ کہ عامل بعد تعمیل شرائط بالا اپنا ہاتھ معمول کے چہرے سے پیر تک اوتارے اور دم کرے حاصل مدعا دونون ترکیبون سے ممکن ہی فرق اس قدر ہی کہ صورت اول مین عامل کا اختیار معمول پر کچھ نہین رہتا اور دوسری صورت مین معمول عامل کا تابع اور حکم پرور رہتا ہی اور اسمین پانچ درجے ہین اول ظہور غائب بینی دوم غائب بینی بشرکت عمال سوم غائب بینی مع پیشین گوئی چہارم سکوت پنجم سکوت اعلےٰ مع سلب حواس۔

دفعہ ۱۱۔ اب تمکو رمز اصلی سے واقف کرتا ہون کہ عمل مقناطیس حیوانی مین معمول کے چہرے پر ہاتھ گذرانا جاتا ہی وجہ اسکی یہ ہی کہ دونون ہاتھون کے سرے دو قطب ہین اور سر اور آنکھین اور منھ نقاط ماسک کہ جہان یہ روشنی مجتمع ہوکر بھری رہتی ہی یہی وجہ ہی کہ ہاتھون کے گذرانے اور نظر یکسو جانے سے عمل مقناطیسی کا بہت فوری اثر ہوتا ہی۔

دفعہ ۱۲۔ عمل بالا مین اکثر حالت دم بھی کیا جاتا ہی کیونکہ آدمی کے منھ مین ایک قسم کی کیفیت بھری رہتی ہی کہ جسکا نام اوڈائل زبان فرانس مین ہی اور ہر ایک جسم مین نصف جانب اثر ایک قطب کا اور جانب دیگر اثر دوسرے قطب کا ہوتا ہی پس بدین وجہ نظر جما کر دیکھے اور معمول کے سر اور پیشانی کے قریب منھ رکھکر دم کرنے سے بہت اثر ہوتا ہی۔

دفعہ ۱۳ ۔ جس شخص کو معمول بنانا چاہی چاہیے کہ اُسکو اس ڈھنگ سے بٹھاوے یعنے اُسکا پشت سر شمال کی طرف ہو اور اُسکا چہرہ جنوب کی طرف اور دونوں پیر اُسکے دکھن کی سمت کو پھیلے ہوئے ہوں تو بمقابلہ دوسری نشست کے یہ نشست عمدہ اور سریع التاثیر ہی ۔

دفعہ ۱۴ ۔ جس شخص کو حسب طریقۂ بالا بٹھا کے پرمیشر کی قدرت دکھلانے کی نیت سے معمول بنادین چاہیے کہ اپنے دونوں ہاتھ معمول کے چہرے سے پیر تک اُسکے اوتارین مگر جسم معمول کا عامل سے چھونجاوے مگر جسقدر ممکن ہو عامل معمول کے جسم کے قریب تر رہی ۔

دفعہ ۱۵ ۔ اکثر اوقات بجاے سر اور چہرے اور شکم کے عامل اپنا ہاتھ معمول کے پہلو کی طرف سے اوتارے اور معمول عامل پر اور عامل معمول پر نظر جما کر دیکھے کچھ عرصے تک ہاتھوں کو معمول کے قریب گذرانے کا شش مقناطیس مصنوعی بھی عامل کے ہاتھوں مین ہو تو اور بھی فائدہ عمل بہ جلدی تمام نمایان ہو

دفعہ ۱۶ ۔ اونچے مقام پر عامل معمول کے مقابلہ قریب ہو کر بیٹھے اور اُسکے انگوٹھوں اور انگلیوں کو لیکے انگوٹھوں اور انگلیوں مین پکڑ کے نرم نرم دبائے اور جمکر اُسکی آنکھوں کی طرف دیکھے اور تمام دل اپنا اُسکے اوپر جما دیوے اور معمول کو بھی چاہیے کہ وہ بھی مطابق طریقۂ بالا کے عمل آور ہو اور جب عامل دیکھے کہ کچھ کچھ اثر معمول پر ہونے لگا تو اپنے ہاتھوں کو پیشانی سے چہرے اور سینے کی طرف نیچے کے رخ حرکت دیا کرے اس ترکیب کے اثر سے یقین ہی کہ پاؤ گھنٹہ یا آدھ گھنٹہ مین اثر مقناطیسی جلد غالب ہو جاوے اور لحاظ رکھنا چاہیے کہ عامل اپنے دست راست مین معمول کا دست چپ اور دست چپ مین اُسکا دست راست پکڑے رہے کیونکہ مقابل بیٹھنے مین ایسا ہی ہو جاتا ہی اس گرفت مین بھی ایک کیفیت نادر ایسی بھری ہوئی ہی کہ جو مثل تار برقی کے صدہا مقامات طے کر کے عامل اور معمول کے دل اور روح مین سلسلہ یکتائی پیدا کر دیتی ہی وہ یہ ہی کہ ترکیب ہاے بالا کے کرنے سے ایک قسم کی تاثیر بطونی عامل کے دست راست سے نکلکر معمول کے دست چپ مین جاکر اور اُسکے بازو کے چپ پر چڑھ کے اور سینے مین گذر کر اور پھر بازو اور دست راست مین سے اوتر کر عامل کے دست چپ مین جاکر بازو کی راہ سے عامل کے سینے مین پہنچکر اسی تدریج سے معمول کے جسم مین چلی جاتی ہی کہ جس سے حلقۂ موج پورا ہو جاویگا مگر نہایت احتیاط چاہیے کہ عامل اور معمول کا ہاتھ زیر اور زبر ہونے نہ پاوے یعنے جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہی ویسا ہی رہے ورنہ اندیشۂ نقص

ہوکر معمول کو غش اور تشنج ہو جاویگا بلکہ نہایت تیزی سے اثر نمایان ہوگا کہ جسکی برداشت معمول سے بہت دشوار ہوگی ۔

دفعہ ۱۷ ۔ جس شخص پر عمل کرنا منظور ہو اُسکے ہاتھ مین کوئی چیز دیدیوے اور اُسکو کہدے کہ اُس چیز کی طرف نظر جماکر خوب دیکھتا رہے اس طریقے کی عمل آوری سے بھی کچھ دیر کے بعد خواب آجاویگا اور غائب بینی طاری ہو جاویگی ۔

دفعہ ۱۸ ۔ ایک ترکیب دوسری یہ ہے کہ آنکھون کے ذرا اوپر کی طرف اور پیشانی کے ذرا اونچے رُخ کسی شے رکھی ہوئی کو معمول دیکھا کرے تھوڑے عرصے مین یقین ہے کہ تنی ہوئی نظرون کے باعث سے خواب غائب بینی بہت جلد جاوے ۔

دفعہ ۱۹ ۔ کوئی چیز معمول کی آنکھون کے سامنے مگر آنکھون سے اونچی رکھی جاوے اور معمول اُسکو دیکھا کرے اور مزید بران عامل اپنی نظر بھی اُسپر جماوے اور وہ شے جسکو معمول دیکھا کرے طرف عامل اور بالاے سر عامل رکھی ہو اس قرینے سے جو نشست کرے کیفیت غائب بینی اور روشن ضمیری بہت جلد پاوے ۔

ترکیبین شناخت اشخاص قابل العمل

دفعہ ۲۰ ۔ مخفی نرہے کہ جن لوگون کی طبیعت مین سخت تنفر کسی چیز یا جانور سے دیدہ یا غیر دیدہ یا شنیدہ ہوا کرتا ہے ۲ اور جو کہ نازک مزاج یا بیمار یا مستورات حاملہ قریب التولید گی یا بچہ کم سن یا مردم تندرست یا مستورات نازک ہر قسم کے ہون اتنے اشخاص قابل العمل ہین کہ جنکی امید کامل ہے کہ نور پر باثر بلا تکلف دیکھین گے اور وہ ہمہ تاثیر بھی ان پر کر پاکر کے اپنا درشن دکھلاوے گا ۔

دفعہ ۲۱ ۔ ایک دوسری ترکیب اور ریچھے اور طبیعت کو خوش کیجیے اکثر اوائل مشق مین عامل کو چاہیے کہ پانچ چار آدمیون کو بٹھالے اور اُن سے کہے کہ وہ اپنے ہاتھ اس طرح پہ رکھین کہ ہتھیلیان اوپر کی طرف ہون بعدہ عامل اپنے دست راست کی انگلیون کے سرون کو اوپر سے نیچے کی طرف حرکت دیوے اور انگلیان برابر ہون خواہ ایک دوسرے کے پیچھے ہون لیکن معمول کے جسم کو چھونا نہ چاہیے مگر جسقدر ممکن ہو عامل معمول کے جسم کے قریب تر رہے اور

منکشف کرتا ہون کہ متعدد مرتبہ بطریق بالا انگلیون کے حرکت دینے سے غالب ہے کہ ان اشخاص مین
بعض کو ذرا گرمی اور بعض کو ذرا سردی اور بعض کو ایسا کہ کوئی سوئی چبھوتا ہے اور بعض کو گدگدی
اور بعض کو اپنا جسم سن ہوا معلوم ہوگا پس جن پر یہ اثر منجملہ آثار مرقومہ بالا معلوم ہو سمجھنا چاہیے کہ اُنپر
عمل مقناطیسی نہایت عمدہ ترین صفت سے ہوگا اور ظہور اور وقوع مراتبات روشن ضمیری اور
غائب بینی اور پیشین گوئی کی نہایت خوبی سے اُنپر طاری ہووینگے ۔

دفعہ ۲۲ تفریق خواب معمولی اور مقناطیسی در توضیح رفع عارضہ شب بیداری

شائقین پر مخفی نرہے کہ خواب مقناطیسی مین حواس باطنی بیدار ہوجاتے ہین اور حواس ظاہری معطل
رہتے ہین اور خواب معمولی تو ہر شخص پر ہر روز عائد ہوتا ہے اسکی شرح کیا ضرور ہے ۲ مگر جسکو نیند
نہ آتی ہو اگر اُسکو پانی مقناطیسی پلا دیا جاوے تو غلبہ خواب کا ضرور ہوجاوے گا اور ماسوا اسکے
دوسری ترکیب نہایت عمدہ ہے کہ ایک کمرے مین روشنی ذرا فاصلے پر رکھکر ایک روشن
چیز اپنی آنکھون کے اوپر کی طرف اس طرح رکھین کہ اُسکے دیکھنے کے واسطے آنکھون کو احوال
مانند ضرور رہو پس بالتخصیص مفہوم کر لینا چاہیے کہ اُسکو نہایت شیرین اور لطیف خواب آجاویگا ۔
دفعہ ۲۳ شناخت آثار عمل ۔ جسوقت یہ عمل اپنا آثار دکھلاتا ہے آنکھون کی پلکین جھپنے
لگتی ہین اور جھکی جاتی ہین اور اگر پلکین کھلی بھی رہین تو اکثر حالتون مین گویا آنکھون کے اوپر
ایک پردہ سا آجاتا ہے اور جس شخص پر عمل کیا جاتا ہے اسکی نظر سے عامل کا چہرہ اور اور اشیا
چھپ جاتے ہین بعد اُسکے نیند سی آنے لگتی ہے اور تھوڑی دیر کے بعد غلبہ نیند کامل ہوجاتا ہے
ازان بعد جب وہ جاگتا ہے گہری سانس لیکر اور ناگاہ اور اپنی شیرین خوابی کا مداح ہوکر عامل کا
شکرگذار ہوتا ہے اور اکثر وقت معلوم ہونے آثار مندرجہ دفعہ ۲۱ کے بعد فوراً خواب آجاتا ہے ۔
دفعہ ۲۴ ۔ اس علم کا نام مقناطیس حیوانی جو رکھا گیا ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ روح دو قسم کی ہے
اول حیوانی اور دوم روحانی ہندی زبان مین پہلے کا نام جیو آتما اور دوسرے کا نام پرماتما
ہے کہ جسکو نفس ناطقہ اور روح زندگی بھی کہتے ہین ۲ ترکیب باب مندرجہ بالا سے جیو آتما تفریح
بہرسہ عالم کا کرتا ہے رفتہ رفتہ شتابی سے اس مرتبہ جیو آتما سے گذر کر پرماتما کی تفریحات کے مدارج بھی

دیکھتا ہی اور جب معمول اس مرتبہ اعلےٰ کو پہونچتا ہی جمیع کمالات اور جامع ہر ایک صفات کا ہو جاتا ہی کہ جس درجے کے پہونچنے کے لیے رکھیشر اور منیشر اور جوگیشر اور پیغمبر اور ولی متر صد اور خواہشی رہتے ہین —

دفعہ ۲۵ — ایک رمز نہایت تہ انگیز اور اسرار عجیب خیز کو بلا تحاشا لکھ دینے کے لیے الہام ہوتا ہی کہ جسکے عمل سے شائق صاحب کشف اور کمال بن جاوے اور وقوع پیش بینی اور پیشین گوئی بحالت بیداری خود بخود بلا عمل مقناطیسی ہو جاوے وہ یہ ہی کہ جب آدمی حالت فکر اور غور کامل مین ہوتا ہی اور اُسی غور کے دریا مین خوب ڈوب جاتا ہی تو اُسکے دل پر ایک قسم کی کیفیت نادر ایسی طاری ہو جاتی ہی کہ اُسکو واقعات آیندہ کی کیفیتین اُسکے تصفیہ قلب کے باعث سے معلوم ہو جاتی ہین فقط اس سے متیقن ہوتا ہی کہ پرماتما نے غور اور سوچ کو جو غایت مرتبہ کو کیا جاے کہ جس سے اجتماع دل اور حواس کا ہوتا رہتا ہے بڑا درجہ اور شرف عطا فرمایا ہی اور حد درجہ کی طاقت بخشی ہی وجہ خاص یہ ہی کہ جب تعمق غور کا اخیر درجہ ہو جاتا ہی اُس حالت مین دل منور ہو جاتا ہی اور باعث کمال محویت غور کے خودی اُسوقت اُسکے جسم اور دل مین باقی نہین رہتی لہذا وہ اپنے جسم مین اور تخت گاہ دل پر کہ جو مقام اجلاس پرماتما ہی اور پرماتما کہ محیط ہر مقام اور ہر مقام کہ مشرف اور منور اُسکے نور سے ہی تمامی امر ملحوظ اور ہر ذرہ ذرہ مثل آئینہ کے جو لوح محفوظ اور جو ہر نفس ناطقہ کی وسعت مین معلق رہتا ہی اُسکو نظر آنے لگتا ہی پس سمجھنے کی بات ہی کہ جوگیشرون کو اسی مرتبہ مین پہونچنے سے پرماتما کے نور منور کا درشن ملتا ہی اور شائقین کو جو واقعات آیندہ کی کیفیتین اور حالات معلوم ہوے تو کیا عجیب ہی گو آدمی کو ایسی امید نہین رہتی ہی کہ اُسکو کیفیات غیر مترقبہ نظر آجاوینگے مگر وہ حالت پیشتر کی کرنیا اور اجتماع دل کے نتیجے کا باعث ہی کیونکہ اُسکی بڑی شان ہی کسی نے انتہا نہین پائی اور اُس سے جماؤ طبیعت کو غایت مرتبہ کا اثر بخشتا ہی —

دفعہ ۲۶ — اس کتاب مین بہ نظر اختصار عمل مقناطیسی کی بالکل کیفیتین جیسا کہ طلسم فرنگ مین مفصل درج ہین تشریح اُنکی نہین کی گئی مگر تھوڑا سا بیان وقوع کیفیات ذکر ذیل مین لکھتا ہون پہلے یہ کہ ایک آدمی کا اثر دوسرے آدمی پر فاصلہ سے ہوتا ہی دوسرے یہ کہ ایک آدمی کو دوسرے

آدمی کے ارادے اور مرضی اور حواس اور حافظہ اور مدرکات اور حرکات اور سکنات پر بحالت خواب بھی اس طرح پر حاصل ہوتا ہی کہ معمول ہوش مین رہے اور عامل کی تلقین کا اسپر اثر ہوا اور اس طرح پر بھی کہ معمول خواب مقناطیسی مین ہو اور عامل کی طرف سے تلقین ہو خواہ نہو تیسرے یہ کہ حالت خواب مقناطیسی ایک خاص حالت ہی اور اسمین معمول کو ایک خاص قسم کا وقوف حاصل ہوتا ہی چوتھے یہ کہ اس حالت مین معمول کو ایک نئی قوت ادراک حاصل ہوتی ہی اور اس قوت کے ذریعے سے وہ اشیا قریب اور بعید کو بلا ذریعہ حواس ظاہری کے دیکھ سکتا ہی پانچوین یہ کہ اکثر معمول کو ایک خاص شرکت اور آدمیون سے ایسی ہو جاتی ہی کہ اُسکے ذریعے سے اُنکے خیالات اُسکو دریافت ہو جاتے ہین چھٹے یہ کہ اس شرکت اور غائب بینی کی قوت کے سبب سے معمول فقط واقعات گذران نہین بلکہ واقعات گذشتہ اور آیندہ معلوم کر لیتا ہی ساتوین یہ کہ معمول اپنے جسم کے اندر کا حال اچھی طرح جان لیتا ہی اور بیان کر سکتا ہی آٹھوین یہ کہ اس عمل کے ذریعے سے حالت سکوت اور حالت سکوت اعلی پیدا ہو سکتی ہی نوین یہ کہ بسبب اثار عامل مقناطیسی خود بخود بھی پیدا ہو جاتے ہین اور یہ حالت عمل مقناطیسی کے تاثیر کی بنیاد ہی دسوین یہ کہ فقط انسان کے جسم کے ذریعہ سے ہی نہین بلکہ [illegible] اشیار کے ذریعے سے بھی عمل مقناطیسی [illegible] شلاٹ [illegible] کی تاثیر پیدا [illegible] اور [illegible] ہو [illegible] واضح ہو کہ اگر [illegible] اور یہ علم مقناطیس [illegible] پاوے تو انسان [illegible] سے گذر کر حضرات [illegible] مین لیجاوے اور دوزخ اور بہشت دیکھے اور مردون کی ارواح سے [illegible] کرے اور اُنکا پیغام لاوے اور دوزخ [illegible] دکھلاوے اور [illegible] پہونچاوے اور قلب گردانی کی کیفیت بھی نہایت خوبی سے دکھلاوے —

نمبر ۳۳ بیان اُس کیفیت نادر اور غیر مشہور کا کہ جس سے پریما تما فی الفور ملجاوے اور لطف یہ کہ کوئی ریاضت شاقہ یا سہل الاصول معینہ اوستادان قدیم بھی نکرے

[illegible]

دفعہ ۱ - اس کتاب میں بہت سے مقامات پر قسم قسم کی ترکیبیں لکھی گئی ہیں کہ جنکی تاثیر
بد برکات اور عملیات سے وصل پیدا ہوتا ہوا اور دوئی درمیان دل سے نکلجاوے مگر وہ ترکیب
کہیں نہیں لکھی گئی کہ جسمیں پرمیشر فی الفور ملجاوے اور بلا تحاشا پردۂ دوئی دل سے اٹھجاوے
اور کسی قسم کی ریاضت شاقہ یا سہل الاصول نہ کی جاوے اس کتاب کے بیانات پر کیا
خاتمہ ہے نقر اسے زمانہ سابق نے بھی بہت سی کتابیں تصنیف کی ہیں مگر کسی پوتھی یا کتابون
میں اس طریقے کی توضیحات نظر نہ آئیں اور نہ کوئی فقیر یا گرہست یا برمھ گیانی یا عاقل یا عالم کسی
مذہب اور فرقہ کا ایسا ہے کہ جو اس قسم کی توضیح سکے یہ دم مارے یا اس بیان مجمل پر سر ہلاوے
اس بحث کو عارف اگر سنے سن ہو جائے اور اس رمز کو دنیا دار اگر سنے غش کھا جائے پرمہنس
کے کان میں اگر اسکی بو بھی پڑے سکتے میں آجاے برمھ گیانی کے کانون میں جو یہ شبد پہونچے
بلا مبالغہ بیہوش ہو جائے۔

دفعہ ۲ - راقم جب پہلی دفعہ لکھتا ہی تھا اور قلم اپنا رکتا نہ تھا تب تک نفس ناطقہ بول اٹھا
کہ اے منشی جے دیال سنگھ تمنے تو غضب کیا یہ بیان کیا ہوا گویا مٹے کے پوچھانے کا نیمہ نصب کیا
تحریر تمہاری چیستان کی مصری کی ڈلی ہے یا مسلم معما یا پہیلی ہے تب فقیر نے عرض کی کہ اے عقل
کل میری آپ سے کیا چھپایا ہے جبکہ اپنا افشا اسرار غیب سے ہر ایک کو جتاتا ہے اس فقیر کے ذہن
میں ایک شعر دیوان ناصر علی کا ولولہ کر رہا ہے اور بلاغت مضمون اسکی محویت پر ہا تھا ایسی رسے
رہی ہے کہ بندہ خود بخود ہو رہا ہے عالم استغراق میں ہوش کھو رہا ہے کہاں طاقت گفتار ہے
جبکہ شراب محویت سے سرشار ہے یہان تک سنکر تو فرصت ملی پھر خمار نشہ نے [illegible] ندی تو
سلب اختیار حالت بیہوشی میں یہ شعر زبان سے نکل آیا گویا تقدیر عوام نے اسکی کرپا سے نیاز رکھا
بابا شقشقہ [illegible] بکشش سے روم چون برق در آغوش بیتابی * دران ساعت کہ شوقش می برد از
کف عنان خم زا * جب اتنا راقم نے اس شعر کو سن لیا تب مدہوش کو ہوش میں لا کر اسکی توضیح [illegible]
کا ارشاد فرمایا اور کہا کہ جس نے سر جو میں تو ڈوب رہا تھا اس سے عوام کو مطلع کر کیونکہ نقل
مشہور ہے کہ حلوا بہ تنہا نہ بایست خورد لہذا بہ تعمیل ارشاد قالب المقلوب از تعداد
عشق باشندہ اسکے عقدہ لاینحل کو حل کرتا ہون گویا آئینہ سعادت کو اپنی اولاد میری [illegible]

پیش شائقین بیدریغ وصرتا ہون۔

دفعہ ۳ توضیح شعر مذکورہ عشق مین بیخود ہوجانا یعنے پریم آتما مین بہیل اور جوش محبت پرماتما مین اپنے دل کو بالکلیہ مگن کرلینا وہ یہ حالت ہی کہ جسوقت وہ یکایک طاری ہوتی ہی انسان اپنی خودی سے بیخود اور اپنے ہوش وحواس سے بیخبر یعنے ایسا سرشار اور سرمست پریم پرماتما ہوجاتا ہی کہ دین اور دنیا کے جمیع افعالون اور امیدون اور خواہشون کی تمنا کی خبر کچھ اسکو نہین ہوتی اور اس حالت مین بجز اپنی آتما کے دوسرے کی یاد اور سدھ بدھ بالکلیہ بھول جاتی ہی جب وہ حالت انسان پر طاری ہوتی ہی پرمیشر خود بخود ملجاتا ہی کیونکہ پرمیشر سے مل جانے کے واسطے ترک دوئی اور خودی ضرور رہی اور اس حالت مین انسان دوئی اور خودی چھوڑکر ہمہ تن وجسمہ سرشار پریم آتما ہوجاتا ہی تو قاعدہ یہ ہی کہ جبکہ کمال خواہش مین انسان بدرجۂ غایت محو ہوجاویگا اور دنیا ومافیہا کی کیفیات سے خبر کچھ بھی نہ رکھے گا اُس دم آتما اُسکو خود بخود مل جاویگا۔

دفعہ ۴۔ اس قسم کی نظیرین بہت سے قصہ جات پوتھی بھگوت وال مین مندرج ہین دیکھ لو اس مقام پر لکھنا موجب طوالت عبارت ہی اور راماین کانڈ راماین مین دیکھو کہ سر بھنگ رشی اور سیتا بچھن من نے جس وقت سنا کہ مہاراج سری رامچندر جی سوامی واسطے درشن دینے کے تشریف لاتے ہین تو انھون نے غلبۂ شوق سے اپنے کو مہاراج مہاراج کے حضور اس طرح پر حاضر کیا اشعار مندرجہ راماین مصنفہ منشی جگناتھ پرشاد صاحب سے جو آند رام عابد نے کیا گوش پر رہا اسکو نہ تن من کا ذرا ہوش بصد بیتابی وشوق تمنا ہوا پا بوس شاہ عالم آرا وہ دور عشق سے آخر تن زار [illegible] اٹھا بر رنگ شعلۂ نار [illegible]۔

دفعہ ۵ ۔ اے عوام ہند اگر تمھاری قوت [illegible] اپنی تاثیر کے ظہور مین لانے سے تمھارے ساتھ دریغ نہ کرے تو ایسا پریم ظہور مین لاؤ کہ اسی کے ساتھ محویت بھی حاصل ہوجاوے اور جب پریم آتما مین مگن ہوکر خواہش دنیاوی آدرس مین ہوجاؤگے تو تمکو خود ایسی کیفیت

دوسرے دور حاصل ہوجاویگا کہ بار ثانی تعلیم اوستاد یا ہدایت مرشد کی چنداں ضرورت نہوگی اپنے ہی تصور میں تم خود دست رہا کر دوگے اور تمھارا چہرہ اور جسم ایسا منور ہوجاویگا کہ دیکھنے والے دیوانے بنجاوینگے بقول شخصے مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔

نمبر ۳ بیان نظر آنے جسم لطیف کا آئینۂ جسم انسانی مین مع توضیح کیفیت ہائے ہمزاد و معاینۂ بدیہی بیراٹ سروپ

دفعہ الف۔ استدلال کل سے نفس ناطقہ الہام دیتا ہے کہ بہت سے مقامات مین اس کتاب کے لکھا گیا ہے کہ اپنے کو آپ دیکھنا یہ اعلے درجہ ریاضت کا ہے مگر کسی بیان مین توضیح اسکے دیکھنے کی نہین کی گئی و نہ کسی صاحب کمالون نے اپنے اپنے گرنتھون مین اسکی تشریح کی ہے پس نمبر فرض ہے کہ اوس رمز مخفی سے عوام کو خبردار کردوں اور نقاب عدم ادراک کا جو اچھے اچھے بگیانون کے دلپر پڑا ہوا ہے اپنی فصاحت بیانی سے اوٹھا دو لہذا بتعمیل فرمان دو غیب اس فقیر کو وہ رمز مخفی کہ جسکی تشریح مین تمامی دیوتا اور رکھیشر عقد اللسان ہوگئے گو جانتے رہے ہون پر اظہار نہ کرسکے اظہار کرنا لازم آیا بدین نظر بصراحت تمام اون جمیع قواعد مجتبہ کو ضبط تحریر مین درلاتا ہون گویا آئینہ خانہ کمالیت کا پیش نظر شائقین رکھتا ہون کہ جسکے شرف مطالعہ اور استعمال سے جسم لطیف کو اپنے جسم کثیف کے اندر شائقین دیکھ لیوین اور بیراٹ روپ نارائن کے بلا تکلف درشن سے مشرف ہو ہوین اور ہمزاد جو ایک دوست اپنا ہمیشہ ساتھ رہتا ہے اور کوئی ناواقف اوسکے کوائف سے آگاہ نہین ہے فقیر آگاہ کردیتا ہے اوسکی جگت یہ ہے۔

دفعہ ب۔ شائق کو چاہیے کہ صبح کے وقت میدان مین کھڑا ہوکر سورج کی طرف پشت اور پچھم جانب رخ کرے اور اپنی گردن پر خوب نظر جما کر دیکھتا رہے قبل اٹھنے کے پلک کرے اوسی نظرون سے آسمان پر نظر کرے تب اوسکو مثل اپنا جسم پاکر سے اوپر آسمان پر نظر آویگا پہلے سیاہ یا سندلی رنگ نظر آئے گا نہایت بدیہی رونق پر کئی قسم کا رنگ دیکھ پڑیگا یعنے شائق اور پوشش نوع بنوع سے رنگہائے گونا گون نہایت صاف اور خوب نظر آوینگے اور غوامض قدرت نارائن کما حقہ دیکھ سکین گے مخفی

نرہے کہ اسی سروپ آتمانی کو پراٹر روپ نارائن کا شاستروں مین لکھا ہوا ہے ۔
وقت ۴ ۔ حسب ترکیب بالا بجائے ۔ سبع بمقابلہ سورج یا چراغ کے بیٹھکے یا کھڑا ہو کر پشت
اپنی کرکے سایہ اپنی گردن عکس افتادہ کا کرے اور حسب قاعدہ مندرجہ دفعہ ۲ نظر جما کر دیکھے اور بعد
اپنی آنکھ اُس سرعت سے بند کرے کہ اثنار بند کرنے مین پلکین گرنے پاوین پھر متوجہ ہو کر غور
کرے کہ کیا شے نظر آتی ہے تو حالت غور مین اوسکو اپنا ہی جسم لطیف مسلم دیکھ پڑے گا رفتہ رفتہ
مشاقی سے عامل کا جسم آئینہ کے مانند ہو جاویگا یعنے جسوقت اپنا چہرہ دیکھنا منظور ہو گا بغیر بند کرنے
آنکھون کے دیکھ لیا کریگا جسطرح سے کہ آئینہ مین اپنی شکل دیکھ لیتا ہے اور اب سالکن تالاب مین
اپنی شکل مجسم مع الروح دیکھ لیا کرتا ہے ۔
دفعہ ۵ ۔ واضح کردینا اس رمز کا بھی ضرور ہوا کہ اس عمل کی حالت مشق مین علی الدوام مشاقی
چاہیے ناغہ ہونا موجب نقصان عمل ہی یعنے ایک روز کے ناغہ ہونے مین بھی تا حالیکہ کامل
مدرکہ اور [illegible] نہو وہ تاثیر باقی نرہیگی اور وہ اثر و کیفیت اصلی جاتی رہیگی ہر چند کہ وہ بھی بعد
مشاقی کامل کچھ عکس دیکھ سکے گا مگر وہ خوبی باقی نرہیگی جو حالت مشاقی کامل بلا ناغگی مین حاصل ہوتی
دفعہ ۶ ۔ جب سایہ اپنا خوب نظر آنے لگے تو چاہیے کہ اوپر سے اوتارتے ہوئے اپنے قریب
مقابلے مین اوس سایہ کو لاوے جب چندے اس مین بھی مشاقی ہو جاوے تب اُس سے باتین
کرنا شروع کرے وہی سایہ ایسی ایسی لطافت اسرار غیبی ظاہر کریگا کہ عامل کو پھر کسی ضرورت کے انجام
کے لیے کچھ تردد کرنا نہ پڑیگا جب یہ درجہ مشاقی سے ہاتھ آجاتا ہے تب وہی سایہ ہمزاد موسوم ہوتا ہے
دفعہ ۷ ۔ یہ عکس جسم انسانی ہمزاد سے موسوم ہے قاعدہ اسکا یہ ہے کہ ہر فرد بشر کا
خیرخواہ اور امان بخش دیار ہوتا ہے اور ہر ایک مقام خوف جان مین نہایت معاون اور
مددگار ہو کر جان بچاتا ہے اور ہمیشہ فرمانبرداری مین حاضر رہتا ہے اور ہر ایک حکم کو
مثل خادم بجا لاتا ہے ۔
مختصر امتحان ہمزاد ایک چھوٹا سا امتحان اس ہمزاد کی فرمانبرداری کا یہ ہے کہ وقت خواب
کے تعین گھنٹہ کا کرکے ہمزاد سے کہدیوے کہ اے ہمزاد شفیق حال میرے فلان وقت مجکو تم بیدار
جگا دینا اس قدر کہکر خود سو رہے جب وہ وقت آویگا ہمزاد اس خوبی سے بلا تکلف جگا دیگا کہ اوسکو

معلوم ہوویگا کہ مجھکو کسی نے جگا دیا ہے یعنی نیند ٹوٹی ہوئی معلوم ہوگی باقی اوسکے سیکھنے کا اختیار
بدست مختار ہے —

دفعہ ۶ — بعد تحریر دفعات بالا مجھکو ایک کتاب بڑے تردد اور کاوش سے دستیاب ہوئی
کیفیت اوسکی یہ ہے کہ ایک منسک پنڈت کہ جو نہایت مرتبہ کا جید علم تھا اور بار بار اقرار کرتا تھا کہ اپنی پوتھی
موجودہ کو لاؤنگا اور بہ ترجمہ اوسکا کرادونگا مگر خوبی وقت سے اثنا درستی چند کتب بدا سکے وہ انجل
روزگار ایک مقدمہ فوجداری مین ماخوذ ہوا اور میرے روبرو جب آیا نادم اپنی بدعہدیوں کا ہوا
قطع کلام بڑی ناچاری اور دقت اور تشدد مین آکر ایک پوتھی موسومہ کال گیان کو حاضر لایا اور دفعات
ذیل کو لکھوایا پس اسی قرینے سے سمجھو کہ سابق زمانہ کے برہمن بھی اسی پر تو پر علم کو چھپاتے تھے کہ جسکا
نتیجہ یہ ہوا کہ تمامی علم قدیم جو ہندوستان مین مروج تھے مفقود ہوگئے دیکھو دفعہ ابیات نمبری ۲۰ و

دفعہ ۷ — جب کہ کسی شائق کو معائنہ کرنا اپنے سروپ کا شوق ہوا اور ولولہ اشتیاق سے دل بذوق ہو
اوسے چاہیے کہ آغاز مشق کا اپنی تاریخ پورنماشی کاتک کو بعد گذرنے پہر رات کے کرے جیسا کہ دفعہ ۲
مین لکھا ہوا ہے اور قبل اسکے کچھ استعمال اس معائنہ کا نکرے بعدہ چاہیے کہ چہرہ روز اپنا مسلم جسم اور
سولہ روز اپنی ناک وزان بعد تین دن اپنا سایہ وبعدہ دو روز اپنے مسلم جسم کو ملا کر سنے باگراں کے
بلا ناغہ دیکھا کرے جب اس طرح پر مشاقی ہم پہونچا لیوے تعمیل مراتبات دفعہ ۲ مین مشغول ہو اور
جب سایہ فراغت سے نظر آنے لگے تو اپنے بدن کو لرزش دیکر دیکھے اگر با وصف لرزش معاینہ
صورت فلکی مین قیام پایا جاوے اور کسی قدر نور برستا بھی نظر آنے لگے تو سمجھے کہ مراتب تصفیہ درست ہو گیا

دفعہ ۸ — بار اول سینہ و سر دوم آن بعد جسم کلان نظر آویگا یا ہے بالکل جسم نظر آکر غائب ہو جاویگا —

دفعہ ۹ — جب کوئی عضو مثل چشم وغیرہ حالت عمل مین نظر نہ آوے تو اوسیہ ملین نزار جاکر معاینہ معوز
تیالکونی کا کرے یہ عضو مفقود ہوا شکمہ دیکھنا پڑیگا —

دفعہ ۱۰ — جبکہ سر اور چشم اوس شکل مین نظر نہ آوے تو سمجھے کہ ناظر دو مہینے مین رحلت کر جاویگا
اگر بائین ہوجا دیکھنہ نہ پڑے تو سمجھے کہ چھوٹا بھائی اوسکا بہت جلد مرا ہی ملکہ بتا ہوگا اگر دہنی ہوجا
نظر و دنی کی بصارت سے مفقود ہوجاوے تو تصور کرے کہ برادر کلان عنقریب ملک عدم کو چل دیگا —

دفعہ ۱۱ — اگر حوالی نہ دیکھ پڑے تو فرزند کا غم ہو اور اگر ران نظر نہ آوے زوجہ کے انتقال کا

ماتم و اندوہ ہو۔

دفعہ ۱۳ ۔ کبھی کسی حالت مین جو اپنا سایہ نظر آکر غائب ہوجاوے اور پھر نظر آوے اور غائب ہووے یعنے کئی مرتبہ جب ایسا ہی تماشا ہوا یا جب کہ صبح کے وقت سورج کو دیکھکر اپنا سایہ دیکھے اور اس شکل آسمانی مین اندر سینہ یا جگر ایک سوراخ معلوم ہو اور اس سوراخ کے اندر ماہتاب نظر آوے تو سمجھنا چاہئے کہ رنج و ملال کا سامنا ہو یا نزول کسی آفت ناگہانی کی اوسکے خاندان مین ہو۔

دفعہ ۱۴ ۔ شکل آسمانی مین جو مسلم بدن اپنا دکھلائی دیوے تو مفہوم کرنا چاہئے کہ بہ نسبت پیشتر کی کر پاسے ہر طرح کی آسایش اور مسرت اوسکو ہوویگی۔

دفعہ ۱۵ ۔ اگر شکل فلکی موٹی چھوٹی یا پتلی یا لمبی نظر آوے تو بالیقین سمجھنا چاہئے کہ گردش فلکی ایک قسم کی ابتری اوسکے کامون مین ڈالیگی اور آٹھ مہینے گذرنے پر ناظر بیچارہ الفت دنیا سے دستکش ہوکر اپنے پرماتما کے مالک کو سدھاریگا یعنی اپنی اصل مین جا ملے گا۔

دفعہ ۱۶ ۔ عامل اس عمل کا بجز ایک دھوتی مختصر کے کوئی اور کسی قسم کی پوشاک نہ پہنے تو جس رنگ کی دھوتی وہ پہنے گا ویسا ہی صورت فلکی رنگین نظر آیگی اور دونون پیر اور دونون ہاتھ کشادہ کرکے کھڑا ہوکر دیکھے مگر چند روز مقام محفوظ مین اپنا عمل کیا کرے۔

دفعہ ۱۷ ۔ کتاب اعجاز عیسوی مین لکھا ہوا ہے کہ جب اس قسم کے استعمال کا ذوق ہو تو چاہئے کہ بوقت طلوع آفتاب صحرا مین جاکر پچھم رخ سیدھا کھڑا ہو کہ بدن کو جنبش نہو بعدہ دونون ہاتھ زانون پر رکھے اور کوزہ پشت ہوکر اپنا سایہ دیکھکر آسمان پر نظر لے جاوے۔

نمبر ۵۳ بیان دریافت اوقات حیات اور ممات یعنے جنّن اور مرن ہر ایک فرد مخلوقات

دفعہ ۱ ۔ بہت مشکل ہے کہ انسان کو اپنے مرنے کے اوقات سے اطلاع ہو اور اپنے اور دوسرون کی رحلت کے ایام سے واقفیت ہوجاوے مگر اس دقیقہ اہم کو بھی حل کر دینا بحکم آتما اپنا ہی کام ہے لہذا جس قدر اپنی معلومات مین اس قسم کے بیانات ہین بلا تکلف لکھتا ہون۔

دفعہ ۲ - جب انسان مشق عمل معائنہ ہیئت آسمانی مین اپنا سر نہ دیکھے سمجھ جاوے کہ دو مہینے گنتی کے دن منجملہ حیات مستعارہ کے باقی ہین -

دفعہ ۳ - جب شعاع شعاعہ خورشید نظرون سے دکھائی نہ دیوے اس روز سے اپنے سلسلہ حیات کے بقایا کو ایک ہی سال سمجھے -

دفعہ ۴ - جب آئینہ جلی مین اپنا منھ نظر نہ آوے پندرہ روز قیام اپنی زندگی کا تصور کرے پس دھیان پرماتما کا دھر کر اپنی عاقبت کو سودہ کرے -

دفعہ ۵ - جب اپنی ناک نظر نہ آوے اپنے کو اس دار فانی مین تین روز کا مہمان مفہوم کرے -

دفعہ ۶ - تیل اور پانی اور آئینہ وغیرہ اشیاء جلی مین جب چہرہ یا کوئی عضو چہرے کا دیکھ نہ پڑے تو پانچ روز کا اپنے کو مسافر سمجھے -

دفعہ ۷ - جبکہ خوشبو اور بدبو مین تمیز باقی نہ رہے بالیقین سمجھ لیوے کہ اپنی حیات مستعار مین تین روز اور باقی ہین -

دفعہ ۸ - جب دم دہن کی راہ سے برآمد ہونا شروع ہو چند ساعت کا قیام اپنی زندگی چند روزہ کو تصور کرے -

دفعہ ۹ - جب کسی روز برابر رات و دن دم راست جاری رہے تو بالیقین جانے کہ حیات بقیہ تین سال تک اور مژدہ زندگی غیب سے آتا ہے -

دفعہ ۱۰ - چار روز یا آٹھ روز یا اس سے زیادہ اگر دم چپ برابر روان رہے تو یاد رکھے کہ اسکی حیات دیرپا مدار بلکہ المضاعف ہونے کے لیے یہ الہام ہے -

دفعہ ۱۱ - واضح ہو کہ باستثنائے دفعہ بیان ہذا کے اور سب بیان علم سرودہا سے لکھے گئے ہین باقی ایک ادھ بیان دریافت وقت موت کا منشی کنھیا لال صاحب الکھدھاری نے اپنی کتاب الکھ پرکاش مین جو ترجمہ چار دن بید دن کا ہے کہ جسکے ترجمہ مین منشی صاحب موصوف نے نہایت محنت اور جانفشانی فرمائی ہے گویا دین ہنود کی اول کتاب جو غائب ہو گئی تھی اور جسکے اخفا سے حقیقت واقعی منکشف نہین ہو سکتی تھی اور نہ کسی کو بھروسا اس امر کا تھا کہ کوئی شخص بیدون کو ترجمہ کریگا اور بلا اعانت غیرے اپنے زر ما سویہ کو جو واجبی طریقے سے حاصل کیا ہے برادران ہند کے رفاہ اور

آگاہی کے لیئے طبع کرنے مین صرف کریگا اسکو جناب ممدوح نے ظاہر کیا اور پردہ تاریکی نادانی و غفلت کا
عوام کے دلون سے اُٹھا دیا پرمیشر اُنکو عمر طبعی عطا فرماوے کیونکہ وہ اچارج عہد کلجگ کے ہین
کوئی یہ نہ سمجھے کہ مین نے جو اکثر مقام پر منشی صاحب موصوف کا تذکرہ لکھا ہی شاید کچھ واسطہ ہی حلفاً
کہتا ہون کہ مجھے اور آنجناب سے دیدار بھی نہین صرف اُنکی کتابہاے مترجمہ کے مطالعہ سے اُنکے
کمالات ظاہر ہوتے ہین جیسا کہ مثل مشہور ہے مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید - ہر شخص کو
انصاف شرط ہی کون ایسا نالائق یا بیوقوف ہی کہ جو اُنکی کتابہاے مترجمہ کو دیکھے اور اُنکی لیاقت اور
ہمت کا مداح نہو حق تو یہ ہی کہ اگر اچارج صاحب ممدوح کسی ہند کے بادشاہون کے عہد مین ہوے
ہوتے اور یہ تالیفات اُنکی ملاحظہ قدردانان سے گذرتین تو محتشم الیہ کی قدر بیاس جی سے کم نہوتی
مگر آفرین صد آفرین ہی اُنپر کہ بعد بید ابیاس جی کے جنھون نے چارون کی توضیحات سے بلا تکلف
عوام ہند کو واقف بنایا اور برادران ہند کے حال پر کیسی مہربانی فرمائی ہی کہ اگر ہم احسان فراموش
نہون تو اُنکے احسان سے کبھی سبکدوش ہو نہین سکتے کیونکہ اچارج موصوف نے اُس درخت کو پانی
مہربانی کا دیکر تازہ کیا ہی کہ جو خشک مطلق ہو چلا تھا اگر برادران ہند اُنکا احسان نہ مانین تو یہ
احسان فراموشی ہی ۲ اُس کتاب کی مرت لامکول بنگھار مین ایک منتر لکھا ہی وہ یہ ہی - اُوم ستیم
پرم برمھ - پرش - کرشن پنگل - اُور وہ لنگ - بروچھم - بشن روپ نمونمہ فقط جو کوئی اس منتر کو ہر روز
صبح اور دوپہر اور شام کو پڑھے تو جسقدر اُسکے گناہ کبیرہ و صغیرہ ہین سب معاف ہو جاوین اور جسکے
وردمین یہ منتر رہیگا جب اُسکی موت قریب آویگی ہو جب تفصیل ذیل الفاظ منتر کے اُسکی یاد سے جاتے رہینگے
لفظ اول ۶ مہینے پیشتر لفظ دوم ۵ مہینے پیشتر لفظ سوم چار ماہ پیشتر نمبر ۴ مین تین مہینے پیشتر نمبر ۵ مین
دو مہینے قبل نمبر ۶ مین ایک مہینے پیشتر نمبر ۷ مین ۱۵ یوم پیشتر نمبر ۸ مین تین روز پیشتر لفظ نہم [illegible]
دفعہ ۱۲ - کال گیان پوتھی مین لکھا ہی کہ اگر مریض کے قارورے کے شیشے مین روغن تلخ ملاوے
اور وہ دونون ملکر زرد ہو جاوین تو یقین واثق کرنا چاہیے کہ وہ مریض دس مہینے کا مسافر دنیاے
فانی ہے -
دفعہ ۱۳ - اگر تیل یا گھی یا آئینہ مین چہرہ یا مسلم بدن نظر نہ آوے تو گیارہ مہینے دم واپسین کا شمار
جانے اس بحث مین اختلاف بیان درمیان مصنف علم تنفس اور کال گیان کے ہی کہ دیکھنے والون کو

بمقابلہ دفعہ ۱۰ و دفعہ ۱۱ کے معلوم ہوجاویگا باقی ماندہ صحت کی گفتگو یہ عند التحقیق حضرات محقق کو خوب معلوم ہوجاویگا فقیر کو نوبت تصدیق اور تحقیق کی ہنوز نہیں پہونچی ہے۔

دفعہ ۱۴ - اگر پانی میں منھ اپنا دیکھے و زبان سیاہ اور چہرہ سرخ نظر آوے تو عنقریب اپنے چراغ حیات نیم شبی کو چراغ سحری سمجھے۔

دفعہ ۱۵ - اگر زبان یا ناک یا ابرو نظر نہ آوے تو اپنے سدھارنے میں توقف نہ سمجھے۔

دفعہ ۱۶ - اگر ہالہ ماہتاب نظر نہ آوے تو بلا تکلف پرماتما میں دھیان لگا کر اپنے کو اُسی نور میں ملنے کے لیے پرمیشر سے پرارتھنا کرے۔

دفعہ ۱۷ - باقی ماندہ اور بیان اس قسم کا دفعات ۱۱ و ۱۲ و ۱۵ بیان نمبری ۳۴ میں قلمبند ہوچکا ہی کافی ہیں دیکھ لو۔

دفعہ ۱۸ - حاصل کلام اس بیان سے یہ ہی کہ جب آدمی کو خوف مرگ غالب ہووے گا تو پرماتما کے دھیان میں بدل و بہمہ تن مصروف ہوگا یعنی گمراہ اور بغیر تمتع کافی اُٹھانے کے نہ مریگا اور آتما کے پرتو جمال کے دیدار کے لیے کوشش کافی کریگا اب غور کر کے سمجھو کہ موت کو یاد رکھنا ایسا جوہر ہی کہ آدمی بد فعلی کی جانب متوجہ نہیں ہوتا ہی اور پرماتما کے دھیان میں اپنے تصور کو خوب مستقل رکھتا ہی یعنی جو صاحبان ذی شعور اپنے ہر دم کو دم واپسین سمجھینگے وے ہرگز ہرگز متوجہ جانب اعمال قبیحہ کے نہ ہوینگے۔

ضرب المثل قصہ ہی کہ ایک فقیر کامل کے حضور میں بہت عورات حسین اپنے اپنے اظہار غرض کی نیت سے جایا کرتی تھیں حضرات بد وضع بھی پہونچنے لگے از انجملہ ایک عورت نہایت جمیل پر ایک عیاش بدل فریفتہ ہو کر جہت اتصال اپنی غرض کو اس مرتاض سے ظاہر کیا قصہ مختصر فقیر نے اُسکے باپ کو طلب کر بعد فہمائش مناسبانہ دونوں کے یکجا رہنے کی تمنا کو پورا کرا کے اُس مغلوب الشہوۃ سے کہدیا کہ تم کل کے پندرہویں چڑھتے مر جاؤ گے جب وہ بدشعار اپنے گھر گیا اور فقیر کا کہنا اُسکو یاد آگیا تب اُسکو خوف مرگ اسقدر غالب ہوا کہ بالکل شہوت اُسکی غائب ہوگئی اور اپنے اعمال قبیحہ کو یاد کر کے کانپنے لگا اور حواس خمسہ نادرست ہوگئے ہرچند وہ عورت ہمراہ رفتہ اُس سے بناز و ادا متکلم اور مستدعی جماع ہوتی تاہم یہ مارے خوف مرگ کے باتیں نہ کرسکا اور حظ ہم بستری کی کیا گفتگو ہی قصہ کوتاہ صبح ہوگئی اور وقت معینہ مرگ کامل آگیا بلکہ گذر بھی گیا تب یہ خوف زدہ بیخوف ہو کر مع اُس عورت کے

فقیر کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ واہ صاحب مین تو آپکو نہایت سچا جانتا تھا اور درویش کامل کر کے مانتا تھا
کہ جس صدق بیانی کے تصور سے مجھے تمام رات ایک قیامت معلوم ہوئی فقیر نے کہا کہ تو نے سنا نہین ہے ایک
شاعر کا قول ہے ٹھکانا کچھ نہین اس زندگی کا ہستو یارو یہ دم آیا نہ آیا ہ آدمی بلبلا ہے پانی کا ہ کیا ٹھکانا ہے
زندگانی کا ہ اور اصلی غرض اپنی اس کہنے سے یہ تھی کہ صاحب ذی عقل اس رمز کو بخوبی سمجھینگے مرتکب بد افعالی
نہ ہووینگے جیسا کہ تو بد فعلی سے بچ گیا فقط چنانچہ اسی قدر سمجھانا اُس فقیر کا اُس شخص کو ہدایت کامل ہو گئی اور
وہ محترز بد افعالی اور زناکاری کا ہو گیا فقط اسی طرح سے اے میرے دوستون تم سمجھو کہ مصرعہ خبر سر یہ
گھڑی اجل نہ ہونا غافل ہ ایک اوستاد کا قول ہے شعر جان بجانان دہ وگرنہ از تو بستاند اجل ہ خود تو
منصف باش اے دل این نکو یا آن نکو ہ یعنے ایک ہی دیکھو کہ ایک دفعہ ہیضہ کی آمد مین شہر کا شہر
غارت ہو جاتا ہے کیسے کیسے جوان پردۂ زمین سے اُٹھ جاتے ہین پس کسیکو اسکا علم نہین ہے کہ وہ وقت کب
آویگا بجز اُسکے کہ جو ترکیبات مندرجہ سے دریافت کر لیوین ہ یہ بھی لکھدینا ضروری ہے کہ پیشتر کی مرضی
پر آجتک کسیکو علم نہ ہوا ــ

نمبر ۱۳ خاتمہ کتاب کمالات انتساب مع نصائح شائقین برہمہ بدیا

دفعہ ۱ ــ این خاتمہ کتاب ہے جو کہ بید اور بیدانت کا لب لباب ہے بعد ختم ہونے کتاب ہذا کے
نفس ناطقہ نے پڑھوا کر سن لیا اور نہایت بشاشت اور مسرت مین آکر تمام عالم کو محیط کر لیا اور ویسے ہی
دعاے محیط نسبت کتب ہذا کے دی ہ شکر صد شکر ہے کہ اس نالائق کی تحریر کو آتما نے پسند کیا
اور دعاے ترقی مذہب ہند جو اصل اپنی غرض تصنیف سے ہے بوفور توجہ عطا فرما کر اس طرح پر
فرمایا ہ مدت دراز سے اس ملک ہند مین ظلمات بے علمی نے چھا لیا تھا اور رلیقان روزگار
نالائقون نے باعث انقلاب زمانہ کے پابہ زنجیر کر کے باشقت سخت قید کر رکھا تھا اور ہر ایک محبوس
اس زندان سے رہائی غیر ممکن جانتا تھا کیونکہ برہمہ بدیا یعنے تحصیل مضامین بید اور بیدانت
بدرجہ غایت مشکل تھا اور پرماتما کے دھیان کے قواعد سے متمتع ہونا نہایت دشوار اور ہر شخص واسطے
بند و بست رہائی کے اس زندان بلا سے اپنا استحقاق نہین سمجھتا تھا بدین وجہ اس طرف تبدیلی نہین
ہو سکتا تھا اور اپنے کو سخت جبر کردہ شدہ جانتا تھا ہ اور تیری آرزو دربردہ بہت روزون سے

تھی کہ سورج برہمہ ودیا جو تیرے ہردے مین تابان ہے آسمان گیان پر روشن کرے تا کہ تاریکی زمانہ دور ہو جاوے اور ایک پردۂ ظلمات جو عوام ہند کے دلون پر نا واقفیت برہمہ ودیا کا پڑا ہوا ہے اٹھ جاوے۔ لہذا تیری خواہش مجکو یہین نے ویسی ہی الہام اور تلقین کر کے مجھسے یہ کتاب تصنیف کرائی ہے اور تو نے مبادرت کی آفرین صد آفرین ہے تیری ہمت اور جرات پر کہ جو کام کسی سے ہونے کے قابل نہ تھا اُسکو تو نے نہایت خوبی سے کیا۔

وقعہ ۲ — اب مین حقیقت واقعی آغاز تصنیف کتب ہذا کی لکھتا ہون کہ اوائل تصنیف مین بندہ کو چندطرح کا پس و پیش اور نوع بنوع کی تشویش رہا کرتی تھی اور باعث رفاقت بعض جہلا ے زمانہ طبیعت ششدر مین رہتی تھی کہ اسی بابین مین آلکھ پرکاش اور الکھ امواج اور گیان پرکاش اور گیان ساگر اور بہار بند راین میرے معاینہ سے گذرین بدین نظر زیادہ نزدل دل پر ہوا اور اس کتاب کی تحریر مین اشہب قلم اپنا بھی شیر ہوا ہر چند کہ احباب زمانہ کو آتنا شوق نہین ہے کہ اس فقیر کی ہمنشینی مین شریک یا تصنیف کتب ہذا مین معاون ہون مگر شکر صد شکر ہے کہ پرماتما کے حکم کی تعمیل اس عاصی سے اسقدر ہوئی کہ جنکے بیانات کی فہرست شروع کتاب ہذا مین لگائی گئی ہے۔

وقعہ ۳ — ایک روز بحالت تصفیہ قلب مین اسی امر کا تصفیہ ہوا کہ لبقان زمانہ کی ہیئت تو امداد کرتا تھا کہ جس استعانت کے ماحصل کا نتیجہ یہ ہے کہ بہتیری کتابین عقلا سے سابق نے تصنیف کین اور اس نالائق خلائق کو جو سر دفتر نالائقین ہے سبنے فائدہ کیونکر بنظر دیگر ہے کہ جدا رتکاب تصنیف نہین کر سکتا تب نفس ناطقہ بول اُٹھا کہ جس خلط اور مادہ و حسن ترکیب اور حسن صورت اور شکل سے پہلے زمانے کے لوگ پیدا ہوتے تھے اور جیسے انتشار اور کرم اور گیان کی اندر پال انکی ہوتی تھین ویسی ہی تیری بھی ہاین پس قاصر اور کاہل تصنیف کتب علم آتما سے نہو کیونکہ زنار کے رکھنے والے اور تیلیون کو بغل مین دبانے والے اور نوع بنوع کے تلک اور چھاپا کے لگانے والے اور بھلی و بُری دسا اور جوگنی اور مہورت کے بتانے والے اور تہوار اور جاترا کی دچھنا کے لینے والے اور مُردون کے کفن کے کھینچنے والے اور اُنکے دفن کے بالعوض کھانے والے اور مریدون کے بچون سے بھیکھ منگوا کے آپ غبن کرنے والے

اور آئین کو برباد کیا لیکن صاحبان دانش اور باعقل کی رائے ہے کہ یہ بظاہر دشمن ہین مگر
دشمن اصلی اور غارتگر دین اور ایمان و سب بدخواہان ہند ہین کہ جنہون نے چھتیس[۳۴] قوم کے
مردم سے پینتیس[۳۵] قوم کے مرد اور عورت اور چھتیسون[۳۶] قوم کی عورتون کو تحصیل علم اور ادب سے باتین
مزخرفات اور لااوبالی و حکایتین لن ترانی سنا کے باز رکھا اور مردون کو واسطے کثرت مناکحت اور تماش بینی
کے مجاز کیا اور جاہل سناسیون اور ناخوانده برہمنون اور بیراگیون کو سر جھکانا اور چیلا بننا اور
نیک نام آدمیون کو گرو اور پروہت بنانا رواج دیا اور نوع بنوع کے اشلوکین اور کتابین بناکر اور احمقان
زمانہ کو سناکر اپنا مطیع بنایا اور بید اور بیدانت اور شاسترون کو چھپاکر اُسکے پڑھنے اور حصول المعلومات
سے اُنکے محروم اور غیر مستحق قرار دیا کہ جس بے علمی کے باعث ہندوستانیان ناواقف تجربات اور
تنگ عقل اور از خود رفتہ ہوگئے اور سلطنت ہند برباد ہوگئی باوجود این ہمہ ہمان بچگان افعی کس رسوخ کے
ساتھ بغل مین بٹھاکر شیر و شکر باصرار رکھتے ہین۔

وقعہ — نہایت حیف ہے کہ صاحبان ہند طریقہ آبائی کے ایسے پابند ہین کہ سخن معقول باوجود
سمجھ اعلے اور عقل اور دانش کے پسند نہین کرتے اور لیک لیک چلے جاتے ہین کیونکہ اندھے
اگر آنکھ والے کا ہاتھ پکڑین تو زیبا ہے اور آنکھ والے جو اندھون کا پیر پکڑتے اور جھک کر
نمسکار کرتے ہین یہ کیونکر مقتضاے عقل اور دانش ہے کیونکہ جن لوگون کے باعث اور اصلی
فساد سے ہند کی سلطنت جاتی رہی اُنکو پھر شیر و شکر کی طرح ملا رکھنا ہرگز ہرگز مصلحت نہین
اور اس قوم بدخواہ ہند کا مفصل حال نسخہ کاشف دقائق مذہب ہند اور گیان پرکاش مین لکھا
ہوا ہے دیکھ لو۔

وقعہ — یہی وجہ خاص معلوم ہوتی ہے کہ جو جہلا بہشت کی نعمتون کی خواہش رکھتے اور دوزخ کے
عذابون سے ڈرتے ہین اور مستحقون کا حق غیر مستحقون اور مفت خورون اور دم بازون کو دے کر
اگلے جنم مین امید آسایش کی رکھتے ہین سخت خرد دشمنی کا غلبہ ہے کہ جو اس جنم کی نعمتون کی قدر نہ کر
اگلے جنم کی امید پر دم بازون کے دم مین آجاتے ہین اور جب یہ امر تیقن ہوچکا کہ دم بازون کی
گفتگو اور اُنکے کلام کہ جو بنظر پرورش برادران اور ہم قومان اُنکے ہے اور بنظر مآل اندیشی پیشتر سے
بنا رکھا ہے غیر ثبات اور واہیات ہے تو پہر کس گواہی اور کس اعتبار پر وہان پر پانے کو بھروسا

رکھتے ہین جو لوگ بے دست اور پا ہین اُنکی پرورش متمول اور مالدارون پر بطور شہد لازم ہی
اور جو حضرات کہ اپنی جورو اور بچون کو تباہ اور خویش اور اقربا اور ہمسایون کے حق کو تلف کرکے چند روز
کو بامید موہوم اور خوف اور خواہش بے اصل کے دیتے ہین وہ بڑے بھاری دام حماقت مین
پھنسے ہین اور اس وقت کی آسایش کو مثل راجہ ہرچند کے کھوتے ہین۔

دفعہ ۷ ۔ عوام سمجھتے ہین کہ اس وقت مین مکر اور فریب اور ٹھگی پیدا ہوئی ہی قدیم زمانے مین
نہ تھی مگر یہ مفہوم اُنکا غلط ہی کیونکہ جو درخت اب سرسبز اور شاداب ہی اُسکا تخم پہلے سے کاشتکارون
گندم نما اور جو فروش نے بو رکھا ہی ہنوز ہنود کی قوم کے درخت کی جڑ ہری اور سرسبز ہی گو
کہ ڈالی اور پتی مع پھل اور پھول کے خشک ہوگئی اگر کوئی شائق پانی دیوے جیسا کہ منشی کنہیا لال صاحب
الکھدھاری و منشی گردھاری لال صاحب مولف گیان ساگر و منشی رائے بندرابن صاحب مولف
بہار بندرابن و مصنف کتب نے دیا ہی یقین ہی کہ یہ درخت پھر ڈالیان نکالے اور پہلے پھولے اور
پھلے سے زیادہ سایہ دار و خوشنما دیکھنے مین آوے۔

دفعہ ۸ ۔ پنڈتوں اور سراوگی میر شکارون کو کچھ زر نقد دے کر مرغان مبتلاے دام بلا کو چھڑوا دیا
کرتے ہین اگر یہ لوگ اُنکے حرکات پر نظر نہ کرین تو وے تکلیف دہی چڑیون کی از خود چھوڑ دیوین ایسے
ہی مفت خورون کو محنت کرنے والے مفت نہ دیوین تو وے بھی حرام خوری سے باز رہین اور
محنت اور مشقت کرنے کا ارادہ رکھین اور ابلہ فریبی اور دم بازی اور مفت خوری کا نام نہ لیوین اور
پرماتما کے دھیان مین مشغولی حاصل کرین تاکہ اُنکی قدر اور منزلت صاحبان باعقل ہند کے نزدیک زیادہ
ہو اور جس فخر خاندانی کے اظہار سے اپنے کو مفتخر سمجھتے ہین اُن مین قائم ہو اور اُنکو اُسپر عبور ہو اور
وہ صفت حلول کرے کہ جو نہایت مرتبہ کو رونق بخشے۔

دفعہ ۹ ۔ چونکہ خیرات کرنا اور بخشش دینا محتاجون اور بے علمون کو اپنا کام ہی لہذا ہدایات بالا
بطور بخشش اُن سب علمون اور [illegible] کے واسطے لکھ چکا ہون کافی اور بس ہی کہ جنکے ذکر دفعہ ۱ سے
لغایت دفعہ ۸ بیان نمبری ۲۸ کے لکھا ہوا ہی۔

دفعہ ۱۰ ۔ اس کتاب کی تصنیف سے اصلی غرض اپنی یہ ہی کہ برادران ہند اصول مذہب ہنود سے
واقف ہوجاوین اور سمجھین کہ آتما پرستی اور توحید جو کچھ ہی فقط مذہب ہنود مین ہی اور جن ترکیبون سے

پرمیشر ملتا ہی یا شائقین اُسمین پیوست ہوجاتے ہین اسی مذہب مین ہی اور دوسرے مذہب والے اُن پیغمبرون کی شفاعت کے بھروسے پر ہین کہ جنکے دفن گاہون مین اگر تلاش کرو تو ایک ہڈی کا نشان بھی نہ ملے گا اور اس مذہب مین سوائے پرمیشر کے جو ہر ایک شفاعت کنندگان مذہب کا شفیع ہی اور کسی سے شفاعت چاہنا یا اپنا مالک سمجھنا نہین لکھا ہی پس ہر طرح سے ثابت ہی کہ یہ مذہب ہنود قدیم اور نفیس ہی اور دوسرے مذہبون مین ہزارون نقص ہین کیونکہ دوسرے مذہب دو ہزار یا پانچ برس کے اندر جاری ہوگے ہین اور یہ مذہب اعلیٰ ابتدا سے ظہور آفرینش سے ہی۔

دفعہ ۱۱ مجھکو اچھے اچھے لوگون کی صحبت بکثرت رہا کی فاما جسکو دیکھا بیان کرنے علم جوگ مین نہایت بخیل پایا اور اس علم کی کتاب بہت کم نظر آئی اور جو دیکھنے مین آئی کمال غامض اور بزبان مشکل دیکھی چونکہ ہر شخص لائق پر فرض ہی کہ عوام کی بہتری اور خیر خواہی مین کوشش کرے اور قلم او قدم اور درم سے دریغ نہ کرے بدین لحاظ جو کچھ کہ میرے خزانۂ دل مین جمع تھا اور علما کی صحبت اور کتب بینی سے خزانہ ہاتھ آیا تھا بے دریغ شائقین کے نذر کیا اور جو کچھ مین نے نوکری سے زر حاصل کیا تھا عوام کی بہبودی کی نظر سے طبع کرانے کتاب ہذا مین بلا پس و پیش صرف کرتا ہون اگر حضرات باعقل اس کتاب کو بغور ملاحظہ کرینگے میری محنت اور ہمت کے مداح ہونگے اور خود انکو شوق ہوگا کہ وہ بھی بندے کی طرح محنت اور ہمت کو گوارا کرین۔

دفعہ ۱۲ مخفی نہ ہے کہ اس کتاب کی کتابت مین عبارت آرائی نہین کی گئی کہ جو ہر شخص مثل فسانہ عجائب کے پڑھے بلکہ صاف صاف تحریر جاری ہے یہ کتاب جاری بھی نہ رکھی گئی گو کہ جہلا اور عیب چینان روزگار بہت سے عیبون سے مجھے یاد کرینگے پھر کیا پرواہ ہی کیونکہ اُنکی عادت جبلی ایسی ہی ہی باقی عقلا اور نیقان زمانہ سے دو امید رکھتا ہون پہلے یہ کہ جس مقام پر سہو اور خطا ملاحظہ فرماوین قلم انصاف سے اصلاح دیوین کیونکہ تمامی فرد مخلوقات سہو اور خطا سے بھرا ہوا ہی صرف بے عیب ذات پرمیشر کی ہی دوسرے یہ کہ صاحبان ذی عقل راقم پر زبان طعنہ نہ کھولین کیونکہ اسی خوف سے لیقان روزگار ہزارون بہ بس سنے گویائی کو ہمیشہ پر فوقیت دیتے رہے اور اسی تصور مین یہان سے ملک عدم کو جاتے بھی رہے لیکن کوئی اپنی تالیف نہ چھوڑ گئے اور یہ فقیر حقیر محض بلا اعانت احدے اس کتاب کی تالیف مین کمربستہ ہوا ہی پس لازمۂ بشریت ہی کہ ہر شخص داد میری تالیف کی دیوین تاکہ دوسرے صاحبان لیاقت کی بھی طبیعت بڑھے اور آئندہ وقتاً فوقتاً ترقی مذہب ہنود اور تشریح بدرجہ بدرجہ کو رونق دیوین ورنہ

ہر شخص خواندہ قصد تصنیف کتب ہائے مذہبی کا رکھیگا پس کم ہمت اور پست حوصلہ ہو جاویگا اور
اپنی اصل غرض یہ ہی کہ ہر شخص کا شوق روز بروز بڑھتا جاوے اور مذہب ہنود کہ جسکا مدار اُس
بید کے ہی مطابق طریقہ بید جاری ہو اور رونق پکڑے۔

دفعہ ۱۳۔ فرض کیا کہ ہر قوم کے جاہلون کے گمان مین یہ سہم حقیر اور تحریر نفیر اسراپا کاسۂ عیب سے
پُر ہی مگر عقلا اور فقرا کے تصور مین ضرور یہ ہنر و پران ورہی گو آج کوئی قدر دان نہو مگر امید ہی
کہ کل ضرور ہوگا کیونکہ قدر ہر دم بعد مردن مشہور ہی تم غور کرو کہ خالق ازل نے میرے دل کو
جو اس کتاب کی تصنیف کی جانب متوجہ کیا وہ خالی از حکمت نہین اور یہ ممکن نہین کہ اُسکی کوئی
حرکت لغو یا الہام اُسکا فضول یا کوئی فعل اُسکا خالی از مصلحت ہو۔

دفعہ ۱۴۔ جب تمہید دفعات ملحقہ تصور کرو کہ پرماتما نے مجھکو صرف واسطے رفاہ برادران ہند کے
پیدا کیا ہی کہ جسکے باعث ایسا بار عظیم یا محنت شاق اپنے پر اُٹھا کر اس زبدہ ریاضت اور مجموعہ
کمالیت کی تالیف مین کہ جو بید اور بیدانت کا لب لباب اور تمامی شاستروں اور پورانوں
مختص جوگ شاستر کا عمدہ انتخاب ہی مصروف ہوا اور لطف تو یہ کہ اس کتاب مین اصول مذہب
ہنود اور خوبی وحدانیت پرماتما کمال نفاست سے تشریح کی گئی ہی اور دوسرے یہ کہ مدار
انسانیت اور خوبی پیدائش ہر فرد بشر اور پرماتما شناسی کے ہی اُسکی توضیحات بھی نہایت خوبی سے
کی گئی ہی یعنی اپنی دانست مین کوئی بیان جو قابل تحریر اپنے معلومات مین تھا حتے الوسع اُٹھا
نرکھا اور پھر چاہا تھا کہ اور بھی معلومات اپنی جو آیندہ ہو درج کتب ہذا کرون مگر یہ تصور آیا کہ
کہ حیات مستعارہ کا کچھ اعتبار نہین جسقدر لکھ چکا ہون اتنی ضخامت عقلا اور شائقین کے لیے
کافی اور بس ہی اور جہلا کے واسطے ہزارون کتاب کافی نہین ہوتی ہین **مقولہ سعدی**
نہ محقق بود نہ دانشمند ٭ چارپاے بروکتابے چند ٭ اور وجہ ثانی یہ ہوئی کہ اسی اثنا مین
خطوط دوستون کے متواتر آنے لگے کہ کتب تصنیفی جلد چھپوا دیجیے اور مجمع غفیر اگیانیون کو اپنے
نور فیض سے منور کیجیے بدین نظر قلم کو روک لیا اور انجام کا بوجھ پرماتما کو تفویض کیا کیونکہ اپنا
مقولہ یہ ہی **شعر** بندہ نہین جاویگا کسی کام کے نزدیک ٭ ٹھیک یہ ہی کہ یا بندہ سبھی کام کرین ٹھیک ٭
اور حسب قول نظامی اس مخزن گیان کو ختم کیا اور سجدہ شکر اوسکا بجا لا کر اس شعر کو پڑھ سنایا ٭ پیرم

بتو مایۂ خویشتن را، پو تو دانی حساب کم و بیش را، اس شعر کو سنکر نفس ناطقہ باغ باغ مخلوظ اور مسرور ہوکر پھول اٹھا اور بکمال مسرت اور بشاشت مین اگر یوں اٹھا کہ جو کوئی بصدق دلی اور بعقیدہ تمام جن جن مطالب کے حصول کی غرض سے ایک سپندارہ روز بلاناغہ دو مرتبہ روزانہ کے حساب سے پڑھیگا اپنے دامن مقصود کو گلہاے مراد سے پر پاویگا اور پرماتما اس سے ہمہ نوع راضی اور خوشنود رہیگا کیونکہ اس آئینۂ کمال کے ہر بیانات سے اس کی ادکاری ہوتی ہے بدین نظر شائقین کی بہر شکرانہ سے گزاری ہوتی ہے نقطۂ زان بعد فقیر نے سلام کیا اور بالخیر و نہایا بسلامت کا جواب ملا اب خاتمہ کلام ہے دوستون کو یہ پیغام ہے شعر بو علی قلندر تو مباش اصلا کمال این ست و بس تو درو گم شو وصال این ست و بس تا تو ئی کے یار گردد یار تو، چون نباشی یار باشد یار تو، فقط فقیر کہتا ہے اور تم لوگ بھی کہو۔ پرماتما نمہ پرماتما نمہ پرماتما نمہ

تقریظ رنجیتہ کلک جواہر سلک بلبل فصیح الصوت تخص فصاحت و بلاغت حاکم کشور معنی پروری شہسوار معرکہ سخنوری شاعر بے نظیر و سہیم رشک فردوسی و کلیم منشی انوار حسین صاحب تسلیم

سپاس بقیاس خدایرا ازورست و منت بمنتہا کبریائی را نوشتر کہ مخترع بدائع عجیبہ است و مبدع صنائع غریبہ کارفرمای بلندی و پستی ست و چہرہ آرا ے نیستی و ہستی معبود تمام خلقت ست و مسجود مردم ہر ملت گاہی شمع انجمن ست و گاہے گل چمن ست در ہر رنگ جلوہ طراز و بہر آہنگ نقش پرداز اگر مسجد ست یا دیر ست خالی از جلوۂ غیر ست اگرچہ رونق درون و برون ہمانست الا از بحث چند و چون برکران بے شریک و بے انباز و از حاجتمندی بے نیاز از آشوب تہمت نسل و فرزند مبرا و موجودگی او از آلودگی جسم نا آشنا از لوث اقسام آلایش پاک و باہمہ چونہا نشان در ہر رگ تاک پیچیدہ ہزار عالم از و پیدا او در مخلوق جلوہ پرد ہویدا صفات ذاتش احدیست و ذات صفاتش بے والد و ولد ہر کرا در وحدانیتش شک ست انسان نیست مگر سگ ست صفاتش او بر ذات او عادل گواہ و کلمۂ توحید ترزبان برگ گیاہ نہ آغازش را ابتدا نہ انجامش را انتہا دریاے

مانس دیپکا وشنگا سمادھان مع ایکارتھ کوش ۔
نہایت صحیح عمدہ چھاپہ ۔
ایضاً ۔ جلی قلم مع چھیپک و تصویر جلی ۔
ایضاً ۔ مع چھیپک نرد جو بہت سے پریوں سے مقابلہ کی گئی ہو
کوئی دوہا چوپائی رہنے نہیں پایا بہت شدھ ۔
رامائن تلسی کرت ۔ کے ساتوں کانڈ علیحدہ ۔
۱ ۔ بال کانڈ ۔ ۲ ۔ ایودھیا کانڈ ۔ ۳ ۔ آرنیہ کانڈ
۴ ۔ سندر کانڈ ۔ ۵ ۔ کشکندھا کانڈ ۔
۶ ۔ لنکا کانڈ ۔ ۷ ۔ اُترا کانڈ ۔
رامائن شبد ارتھ کوش ۔ مہاراجہ بنارس کا
بنوایا ہوا ۔
رامائن کا اتہاس ۔ مولفہ رگھوناتھ داس کب ۔
رامائن مانس دیپکا ۔ مولفہ [illegible] کب ۔
رامائن گیتاولی ۔ تلسی کرت ۔
رامائن گیتاولی سٹیک ۔ مولفہ بیجناتھ جی ۔
بنے پترکا ۔ مع تلک بابو شیو پرشاد ۔
بنے پترکا ۔ مولفہ بابو موہن لال ۔

پران

دیوی بھاگوت ۔ بھاشا بارھوں سکندھ ۔

کتب ویدانت

جوگ بسشٹ بھاشا ۔ پہلا بھاگ ۔
مرتبہ پیارے لال ۔
ایضاً ۔ دوسرا بھاگ بسلسلہ [illegible] ۔
پربودھ چندرودے ناٹک ۔
تصنیف برج باشی داس جی کی ۔

کتب کاویہ

سور ساگر ۔ کلام سورداس جی کا ۔
کرشن ساگر ۔ مصنفہ رادھا کرشن ۔
بشرام ساگر ۔ مولفہ رگھناتھ داس مہنت ۔
پریم ساگر ۔ مصنفہ لالجی کب ۔
برج بلاس ۔ مع تصاویر مصنفہ برج باسی داس
ایضاً ۔ خرد ۔
کرشن پریا ۔ مولفہ منگلی پرشاد ۔
بیجک متاولی ۔ معہ بھاشا [illegible] مصنفہ [illegible] سنگھ
انیک ارتھ ۔ مصنفہ نند داس ۔
چھند ور تو کل ۔ مصنفہ [illegible] داس ۔
کب کل کلپ ترو ۔ مصنفہ بھوشن چنتامن ۔
رس راج ۔ مصنفہ رام جی کب ۔
ست سئی سٹیک ۔ تصنیف بہاری لال ۔
سبھا بلاس ۔ مرتبہ پنڈت رام رتن ۔
تلسی شبد ارتھ پرکاش ۔ مولفہ
گوپال داس کب ۔
بیجناولی ۔ مصنفہ بابو جگناتھ
پریم رتن ۔ مصنفہ رانی رتن کنور جدھ راجہ
شیو پرشاد ستارہ ہند ۔
جنگل بلاس ۔ مصنفہ رام سنگھ ۔
چیتن چندرکا ۔ مولفہ کاشی راج کب ۔
بارہ ماسہ ۔ بلدیو پرشاد ۔
منوہر لہری ۔ تصنیف لالہ رام لال جی ۔
گنگا لہری ۔ تصنیف چترامن جی ۔
جمنا لہری ۔ تصنیف گوپال کب ۔
جگت ہنور ۔ تصنیف منشی موہن لال [illegible]